e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۶۲) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۲۸-نومبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۷/جمادی الثانی-۱۴۴۸ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 62 Saturday , November 28 2026 Pages -8

دہلی جل بورڈ معاملہ: ہائی کورٹ نے جاری کیا نوٹس

نئی دہلی: دہلی جل بورڈ میں مبینہ بے ضابطگیوں سے متعلق معاملے میں عام آدمی پارٹی کے (عآپ) رہنما اور دہلی حکومت کے سابق وزیر ستیندر جین کی ضمانت منسوخ کرنے کے لیے انسداد بدعنوانی شاخ (اے سی بی) نے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ اے سی بی کی درخواست پر ہائی کورٹ نے نوٹس جاری کرتے ہوئے ستیندر جین سے جواب طلب کیا ہے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 22 دسمبر کو مقرر کی گئی ہے۔ دراصل، دہلی جل بورڈ کے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (ایس ٹی پی) کے ٹینڈر میں مبینہ گھوٹالے کے الزام میں اے سی بی نے ستیندر جین کو 18 اگست 2026 کو گرفتار کیا تھا، تاہم 3 ستمبر 2026 کو انہیں ضمانت مل گئی تھی۔ اب اے سی بی نے ٹرائل کورٹ کے اسی فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ اے سی بی نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ ٹرائل کورٹ نے 3 ستمبر کے اپنے حکم میں ستیندر جین کی اچانک اور عجلت میں کی گئی گرفتاری پر تنقید کرتے ہوئے اہم حقائق کو نظر انداز کیا۔

ایم اے بیبی کا وزیر اعظم کو خط، چاروں لیبر کوڈز واپس لینے کا مطالبہ

نئی دہلی (یو این آئی) مارکسی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری ایم اے بیبی نے چار لیبر کوڈز کو واپس لینے اور یکم سے 3 دسمبر تک مجوزہ مزدوروں کے پارلیمنٹ مارچ کے اہم مطالبات پر غور کرنے کے لیے جمعہ کو وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھا ہے۔ خط میں مسٹر بیبی نے 20 نومبر کو فکی (ایف آئی سی سی آئی) کی صد سالہ تقریبات میں وزیر اعظم کے خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صنعت کاروں سے یہ پوچھنا کہ کیا انہوں نے ملازمین کی تنخواہوں یا تعداد میں اضافہ کیا ہے اور یہ کہنا کہ ان کی بھوک اتنی بڑی ہے کہ انہیں کتنا ہی دیا جائے، کبھی پوری نہیں ہوتی، گزشتہ 12 برسوں کی حکومت کی پالیسی کے مرکز میں موجود تضاد کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کارپوریٹ انڈیا کو دی گئی ٹیکس چھوٹ کا فائدہ مشترک نہ کرنے کے بارے میں وزیر اعظم کی بات درست ہے۔ خط کے مطابق، بنیادی کارپوریٹ ٹیکس کی شرح 30 فیصد سے گھٹا کر 22 فیصد کر دی گئی۔

الہٰ آباد ہائی کورٹ نے 'یوپی پی سی ایس 2025' پریلمس کا ریزلٹ کیا رَد

پریاگ راج (ایجنسی) اتر پردیش پبلک سروس کمیشن (یو پی پی ایس سی) کے 'پی سی ایس ابتدائی امتحان 2025' کا ریزلٹ رَد ہوگیا ہے۔ الہٰ آباد ہائی کورٹ نے اس امتحان کے اعلان کردہ نتائج میں ترمیم کرا کے نئے سرے سے جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس فیصلہ کے بعد پہلے جاری کی گئی میرٹ لسٹ میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ نئے ریزلٹ میں امیدواروں کی کامیابی کی صورت حال بھی بدل سکتی ہے۔ حالانکہ امیدواروں کو یہ بات ذہن میں رکھنی ہوگی کہ ہائی کورٹ نے ابتدائی امتحان دوبارہ کرانے کا حکم نہیں دیا ہے، بلکہ پہلے ہو چکے امتحان کی بنیاد پر ترمیم شدہ نتیجہ جاری کرنے کو کہا ہے۔ یہ معاملہ 'ریزرو' (محفوظ) زمرے کے ان امیدواروں سے متعلق ہے جن کے نمبر 'غیر محفوظ' یعنی جنرل زمرے کے کٹ آف سے زیادہ تھے۔ اس کے باوجود انہیں 'غیر محفوظ' زمرے کی میرٹ لسٹ میں جگہ نہیں دی گئی تھی۔ عرضی گزاروں کا کہنا تھا کہ ان کے نمبر 'غیر محفوظ' زمرہ کے کٹ آف سے زیادہ ہونے کے باوجود سروس کمیشن نے انہیں میرٹوریس ریزرو کیٹیگری (ایم آر سی) کے تحت اوپن زمرے میں شامل نہیں کیا۔ اس معاملے میں سنجے کمار اور 3 دیگر امیدواروں نے الہٰ آباد ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی تھی۔

اتر پردیش میں 28 آئی پی ایس افسران کے تبادلے

لکھنؤ، 27 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے پولیس محکمہ میں بڑے پیمانے پر ردوبدل کرتے ہوئے 28 سینئر آئی پی ایس افسران کے تبادلے کر دیے ہیں۔ حکومت نے نئی تعیناتیوں کی فہرست جاری کر دی ہے۔ ان تبادلوں کے تحت 3 بڑے پولیس کمشنریٹ کے پولیس کمشنروں کو تبدیل کیا گیا ہے۔ موہت اگروال کو پریاگ راج کا پولیس کمشنر، جے رویندر گوڑ کو گوتم بدھ نگر (نوئیڈا) کا پولیس کمشنر اور لکشمی سنگھ کو غازی آباد کا پولیس کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس

حد بندی بل منظور کرانے کی حکومت کی تیاری تیز

شرد پوار کی پارٹی بل کی حمایت کرے گی، ڈی ایم کے اور وائی ایس آر کانگریس سے بھی مشروط حمایت دے سکتی ہیں، مرکزی وزیر کرن رجیجو نے لوک سبھا کی نشستوں میں اضافے کی تجویز پر اپوزیشن سے بحث میں حصہ لینے کی اپیل کی، خواتین کے لیے 272 نئی نشستیں مخصوص کیے جانے کا امکان

نئی دہلی: (ایجنسی) پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیے جانے کے بعد انتخابی حلقوں کی حد بندی بل کو لے کر بحث تیز ہوگئی ہے۔ خصوصی اجلاس 30 نومبر سے شروع ہونے جارہا ہے۔ اس سے قبل مرکزی حکومت نے حد بندی بل کے تحت لوک سبھا کی نشستوں میں 50 فیصد اضافے کا فارمولہ تیار کیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی نے ذرائع کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے۔ مجوزہ فارمولے کے مطابق لوک سبھا میں ہر ریاست کی موجودہ نشستوں میں یکساں طور پر 50 فیصد اضافہ کیا جائے گا اور ریاستوں کے درمیان نشستوں کا موجودہ تناسب برقرار رکھا جائے گا۔ اس سے جنوبی ریاستوں کا یہ خدشہ دور ہوسکتا ہے کہ آبادی کی بنیاد پر حد بندی ہونے کی صورت میں اتر پردیش اور بہار جیسی زیادہ آبادی والی ریاستوں کی نشستوں میں نمایاں اضافہ ہوجائے گا، جس کے نتیجے میں پارلیمنٹ میں جنوبی ریاستوں کی نمائندگی کم ہوسکتی ہے۔

حکومت نے اس بل کی منظوری کے لیے دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کی کوششیں بھی شروع کر دی ہیں۔ این سی پی (شرد پوار گروپ) کے رکن اسمبلی جتیندر آوہاڑ نے بتایا کہ ان کی پارٹی بل کی حمایت کرے گی۔ اس کے علاوہ حکومت کو ڈی ایم کے اور وائی ایس آر کانگریس سے بھی مشروط حمایت ملنے کی امید ہے۔ فی الحال لوک سبھا میں 543 نشستیں ہیں۔ 50 فیصد اضافے کے بعد ان کی تعداد بڑھ کر 815 ہوجائے گی، یعنی 272 نئی نشستیں شامل ہوں گی۔ ان تمام اضافی نشستوں کو خواتین کے لیے مخصوص کیے جانے کا امکان ہے۔ مجوزہ فارمولے کے تحت لوک سبھا کی نشستوں کی یہ مجموعی تعداد اگلے 25 برس تک برقرار رہے گی۔ حکومت اس بل کو 30 نومبر سے شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس میں منظور کرانا چاہتی ہے۔

مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو نے ایک اہم بیان دیا ہے۔ انہوں نے فی الحال یہ تو نہیں بتایا کہ حکومت کون سا بل پیش کرنے جا رہی ہے، لیکن واضح لفظوں میں یہ ضرور کہہ دیا ہے کہ "حکومت بہت اہم بل پیش کرنے جا رہی ہے۔" مرکزی وزیر کرن رجیجو نے تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی ہے کہ پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس میں بامعنی بحث ہو اور ایوان کی کارروائی خوش اسلوبی سے چلے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی رکن پارلیمنٹ غیر سنجیدہ یا غیر ذمہ دارانہ بات نہ کرے اور کوئی بھی پارٹی ایوان میں ہنگامہ آرائی نہ کرے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ تمام اراکین پارلیمنٹ کو اپنی بات رکھنے کا پورا موقع ملنا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ "خصوصی کام کے لیے ہی پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیا جا رہا ہے۔ 30 نومبر اور یکم دسمبر کو لوک سبھا میں بحث ہوگی، جبکہ 2 اور 3 دسمبر کو راجیہ سبھا میں بل پر بحث ہوگی۔"

مرکزی وزیر کرن رجیجو نے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کو غیر آئینی قرار دینے والے اپوزیشن لیڈروں کے بیانات پر اپنی ناراضگی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ خصوصی اجلاس بلانے کے عمل کو غیر آئینی قرار دینا یا یہ کہنا کہ مانسون اجلاس وقت سے پہلے ختم کر دیا گیا، غیر ذمہ دارانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پارلیمنٹ کا پلیٹ فارم بحث و مباحثے کے لیے ہے۔ حکومت ایوان میں جو بھی بل یا تجویز پیش کرے، تمام پارٹیوں کو اس پر سنجیدگی سے بحث کرنی چاہیے۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ کسی تجویز سے اتفاق کرنا یا اس کی مخالفت کرنا الگ بات ہے، لیکن پارلیمنٹ کی کارروائی چلنا ضروری ہے۔

دوسری طرف حد بندی بل معاملہ میں حکومت کو حمایت دیے جانے سے متعلق قیاس آرائیوں کے درمیان اسٹالن نے ایک اہم بیان دیا ہے۔ ڈی ایم کے سربراہ ایم کے اسٹالن نے 'ایکس' پر جاری اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "ہندوستان میں حد بندی (ڈی لمیٹیشن) کے خطرات کے خلاف آواز اٹھانے والی پہلی پارٹی ڈی ایم کے تھی! چنئی میں ہی پہلی بار ملک بھر کے سیاسی رہنما ایک ساتھ آئے اور منصفانہ حد بندی کا مطالبہ کیا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "تمل ناڈو اسمبلی کے ذریعہ منظور کردہ قرارداد اور (منصفانہ حد بندی) کے لیے مشترکہ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں لیے گئے فیصلوں کے مطابق ہم 2 واضح مطالبات پیش کرتے ہیں۔" انہوں نے جو 2 مطالبات پیش کیے ہیں، وہ اس طرح ہیں:

اگر پارلیمانی انتخابی حلقوں کی تعداد بڑھائی جاتی ہے تو کسی بھی صورت میں ایوان زیریں (لوک سبھا) میں تمل ناڈو کی موجودہ 7.18 فیصد سیٹوں کی حصہ داری کم نہیں ہونی چاہیے!

مودی کابینہ نے حد بندی بل میں تبدیلیوں کو دی منظوری

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکزی کابینہ نے حد بندی کے ذریعہ خواتین کو ریزرویشن دینے والے آئین ترمیمی بل کو آج منظوری دے دی۔ اس کے تحت سبھی ریاستوں میں سیٹوں کی تعداد یکساں تناسب میں 50 فیصد بڑھائی جائے گی اور یہ نظام 2051 تک نافذ رہے گا۔ خاص بات یہ ہے کہ ڈی ایم کے نے یہی 2 مطالبات حد بندی بل کی حمایت کرنے کے لیے رکھے تھے۔ یعنی مرکز کی مودی حکومت ایک طرح سے ڈی ایم کے کی شرطوں پر جھکنے کو مجبور ہوگئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مرکزی حکومت نے لوک سبھا کا خصوصی اجلاس 30 نومبر کو طلب کیا ہے۔ یہ خبر سامنے آنے کے بعد سے ہی امکان ظاہر کیا جانے لگا تھا کہ حد بندی بل لوک سبھا میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اب مرکزی کابینہ کی مہر لگتے ہی اس بات کی تصدیق بھی ہوگئی ہے۔ کئی پارٹیوں نے قبل میں فکر ظاہر کی تھی کہ حد بندی بل ان کی ریاستوں کے لیے نقصاندہ ہے، کیونکہ لوک سبھا میں حصہ داری کم ہو جائے گی۔ حکومت نے بہت غور و خوض کے بعد اس فکر کو دور کرنے کا فیصلہ کیا اور اب سبھی ریاستوں کی سیٹیں 50 فیصد تک بڑھ جائیں گی۔ اسی تعلق سے تبادلہ خیال کے لیے وزیر اعظم کی صدارت میں آج دوپہر مرکزی کابینہ کی میٹنگ طلب کی گئی تھی، جس میں سبھی وزرا کو شریک ہونے کے لیے کہا گیا تھا۔

سابق چیف جسٹس بی آر گوئی نے کالجیم کے کردار پر اٹھائے سوال

صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کو خط لکھ، عدلیہ میں تمام طبقات کی یکساں نمائندگی کا مطالبہ

نئی دہلی: سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس بی آر گوئی نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کو خط لکھ کر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں ججوں کی تقرری اور تبادلوں کے طریقہ کار پر تشویش ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کالجیم نظام کی کارکردگی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ حالیہ فیصلوں میں تنوع، شمولیت اور میرٹ کے اصولوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جسٹس گوئی نے اپنے خط میں کہا کہ عدالتی تقرریوں میں ایک مخصوص طبقے کو ترجیح دی جا رہی ہے، جب کہ درج فہرست ذاتوں (ایس سی)، درج فہرست قبائل (ایس ٹی)، دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی)، اقلیتوں، خواتین اور دیگر طبقات کی نمائندگی متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کالجیم کی سفارشات صدر جمہوریہ کے لیے فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہیں، لیکن کالجیم کو جواب دہ بنانے کا کوئی نظام موجود نہیں ہے۔ سابق چیف جسٹس نے صدر جمہوریہ سے اس معاملے میں مداخلت کرنے اور اپنے آئینی فرائض کے تحت عدلیہ میں تمام طبقات کی یکساں نمائندگی یقینی بنانے کی اپیل کی ہے۔ واضح رہے کہ ججوں کی تقرری اور تبادلوں کا عمل آئین کی متعلقہ دفعات اور میمورنڈم آف پروسیجر (ایم او پی) کے تحت انجام دیا جاتا ہے۔ مرکزی وزارت قانون و انصاف نے 25 جولائی 2026 کو لوک سبھا میں دی گئی معلومات میں بتایا تھا کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں ججوں کی تقرری آئین کے آرٹیکل 124، 217 اور 224 کے ساتھ 1998 میں تیار کیے گئے میمورنڈم آف پروسیجر کے تحت ہوتی ہے۔ یہ طریقہ کار سپریم کورٹ کے 6 اکتوبر 1993 کے دوسرے ججوں کے معاملے میں دیے گئے فیصلے اور 28 اکتوبر 1998 کو تیسرے ججوں کے معاملے میں دی گئی مشاورتی رائے کی بنیاد پر طے کیا گیا تھا۔ میمورنڈم آف پروسیجر کے مطابق، سپریم کورٹ میں ججوں کی تقرری کی سفارش کا عمل چیف جسٹس آف انڈیا شروع کرتے ہیں، جب کہ ہائی کورٹ میں تقرری کے لیے متعلقہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اپنے دو سینئر ترین ججوں سے مشورے کے بعد سفارش بھیجتے ہیں۔

رامائن فلم: فوری سماعت سے سپریم کورٹ کا انکار

نئی دہلی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعہ کو فلم میں مذہبی رزمیہ رامائن کی عکاسی میں حقائق سے مبینہ چھیڑ چھاڑ کو چیلنج کرنے والی عرضی پر فوری سماعت کی درخواست مسترد کر دی۔ عدالت نے کہا کہ چونکہ فلم پہلے ہی سنیما گھروں میں ریلیز ہو چکی ہے، اس لیے فوری عدالتی مداخلت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ چیف جسٹس جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ نے فوری سماعت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا کہ فلم سازوں کو اپنی سمجھ اور نقطہ نظر کے مطابق رزمیہ کو پیش کرنے کا حق حاصل ہے اور مختلف تشریح رکھنے والے افراد اپنے تخلیقی کام کے ذریعے اسے پیش کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ چیف جسٹس نے کہا، فلم پہلے ہی ریلیز ہو چکی ہے۔ جو لوگ اسے دیکھنا چاہتے تھے، وہ دیکھ چکے ہیں۔

حد بندی بل کی مخالفت کرے گی کانگریس، حکومت پر سنگین الزامات

انڈیا اتحاد کے ساتھ مشترکہ حکمت عملی بنانے کا فیصلہ، اسٹالن اور این سی پی کے شرد پوار گروپ کو بھی مشاورتی اجلاس میں مدعو کیا جائے گا

'نہ وقفہ سوالات، نہ وقفہ صفر، نہ پرائیویٹ ممبرس بل'، کانگریس رکن پارلیمنٹ گورو گوگوئی نے مودی-شاہ پر کیا حملہ

نئی دہلی: (ایجنسی) پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس سے قبل کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئر پرسن سونیا گاندھی کی رہائش گاہ پر جمعہ کو پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ کی میٹنگ ہوئی۔ اس میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، راہل گاندھی، پرینکا گاندھی واڈرا، کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال اور اتر پردیش کے انچارج راجندر پال گوتم سمیت دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں 30 نومبر سے شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے اجلاس کی تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ خاص طور پر حد بندی اور لوک سبھا کی نشستوں میں 50 فیصد اضافے کی تجویز کے سلسلے میں کانگریس کا موقف طے کیا گیا۔ پارٹی نے حد بندی بل کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میٹنگ کے بعد کانگریس رہنما گورو گوگوئی نے کہا کہ حکومت حد بندی بل دوبارہ لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہفتہ کی صبح 11.30 بجے ملکارجن کھڑگے کی قیادت میں انڈیا اتحاد کے رہنماؤں کی میٹنگ ہوگی۔ اس میں تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن اور این سی پی کے شرد پوار گروپ کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ تاہم این سی پی کے شرد پوار گروپ نے بل کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ کانگریس نے حد بندی کے معاملے پر مودی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ پہلے ایس آئی آر کے ذریعے مودی اور شاہ یہ طے کرتے تھے کہ کون ووٹ دے گا اور کون نہیں، لیکن اب حد بندی کے ذریعے یہ طے کرنا چاہتے ہیں کہ کون کہاں ووٹ دے گا اور کہاں نہیں۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ مودی اور شاہ نے الیکشن کمیشن کو اپنی کٹھ پتلی بنا رکھا ہے، ایسے میں حد بندی سے عوام کا کیا بھلا ہوگا؟ کانگریس نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ جو حکومت ایک ہی دن میں 140 سے زیادہ ارکان پارلیمنٹ کو معطل کرا دیتی ہے اور پھر قانون بنا کر چیف الیکشن کمشنر کو قانونی تحفظ فراہم کرتی ہے، کیا اس کی منشا پارلیمنٹ کو بہتر طریقے سے چلانے کی ہے؟ کانگریس نے الزام لگایا کہ بی جے پی کا مقصد آئین میں تبدیلی کرنا ہے۔

کانگریس اور شیوسینا نے جاری کیا وہپ

کانگریس نے لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اپنے ارکان پارلیمنٹ کے لیے وہپ جاری کرتے ہوئے انہیں اگلے ہفتے ہونے والے خصوصی اجلاس کے دوران اپنے اپنے ایوان میں موجود رہنے کی ہدایت دی ہے۔ پارٹی نے ارکان کو 29 نومبر تک نئی دہلی پہنچنے کے لیے بھی کہا ہے۔ وہیں شیوسینا نے بھی اپنے ارکان پارلیمنٹ کو خصوصی اجلاس میں شرکت کی ہدایت دی ہے۔ پارٹی کے چیف وہپ شری رنگ بارنے نے یہ اطلاع دی۔ مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا کے لوک سبھا میں 13 اور راجیہ سبھا میں دو ارکان ہیں۔

سی ایم یوگی نے 1594 نوجوانوں کو تقسیم کیے تقرری نامے، سپا پر سخت حملہ

ساڑھے نو سال میں تقریباً 10 لاکھ نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں دیں، اگلے ہفتے 50 ہزار سے زائد تقرری نامے تقسیم کیے جائیں گے: وزیر اعلیٰ

मुख्यमंत्री, उत्तर प्र
सुरेश कुमार खन्न

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کو اتر پردیش ماتحت خدمات انتخابی کمیشن کے ذریعے منتخب کیے گئے 594,1 نوجوانوں میں تقرری نامے تقسیم کیے۔ راجدھانی لکھنؤ میں منعقدہ تقریب میں 201 آڈیٹرز اور 1,393 معاون اکاؤنٹنٹس کو تقرری نامے دیے گئے۔ اس موقع پر یوگی نے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو پر براہ راست حملہ کیا۔ یوگی نے کہا، اکھلیش یادو کہہ رہے ہیں کہ وہ 30 لاکھ نوکریاں دیں گے۔ کہاں سے دیں گے؟ پہلے یہ بتائیں کہ سماج وادی پارٹی کی 4 بار حکومت میں کتنے لوگوں کو نوکریاں دی گئیں؟ اپنا ماضی بتائیے۔ سب کو معلوم ہے کہ آپ کا ماضی اچھا نہیں تھا تو مستقبل بھی اچھا نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی کے 7 ادوار حکومت میں جتنی نوکریاں نہیں دی گئیں، اس سے دوگنی سے بھی زیادہ نوکریاں ہم نے ساڑھے 9 سال میں دی ہیں۔ تقریباً 10 لاکھ نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں فراہم کی گئی ہیں۔ ہمارے تقرری ناموں کی گنتی سیفئی سنڈیکیٹ نہیں کر پائے گا، اسے تو صرف نوٹ گننا آتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ تو ابھی شروعات ہے۔ اگلے ہفتے 50 ہزار سے زیادہ نوجوانوں کو تقرری نامے دیے جائیں گے، جن میں 8 ہزار لیکھ پال، 42 ہزار ہوم گارڈ اور محکمہ تعلیم کے 2 ہزار امیدوار شامل ہوں گے۔ یوگی نے کہا کہ 2017 سے پہلے نوکری کا اشتہار جاری ہوتے ہی چچا بھتیجے کی جوڑی وصولی کے لیے نکل پڑتی تھی۔ امتحان کوئی اور دیتا تھا اور نوکری کسی دوسرے کو ملتی تھی۔ صورت حال فلم منا بھائی ایم بی بی ایس جیسی تھی۔ انہوں نے کہا کہ 2015-16 میں اتر پردیش پبلک سروس کمیشن کا ٹاپر ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ اور گریجویشن میں تھرڈ ڈویژن تھا، لیکن پی سی ایس میں اول مقام حاصل کر کے ایس ڈی ایم بن گیا۔ اس نے خود اول مقام حاصل نہیں کیا تھا بلکہ اسے اول مقام دلوایا گیا تھا۔ آج کسی سے پیسے نہیں مانگے جاتے، یہی نئے اتر پردیش کی پہچان ہے۔ پرانی پنشن کے سلسلے میں سماج وادی پارٹی کے وعدے پر وزیر اعلیٰ نے سوال کیا کہ او پی ایس کی بات کرنے والے یہ بتائیں کہ این پی ایس کس نے نافذ کی تھی؟ 2005 سے 2017 تک پنشن کے کھاتے تک نہیں کھولے گئے اور حکومت نے اپنا حصہ بھی جمع نہیں کرایا۔ ہم نے 10 ہزار کروڑ روپے جمع کر کے کھاتوں کو درست کیا اور اپنا حصہ 10 فیصد سے بڑھا کر 14 فیصد کر دیا۔

کانگریس کے سینئر رکن اسمبلی پیرزادہ محمد سعید کا انتقال

اننت ناگ (ایجنسی) جموں و کشمیر کی اننت ناگ اسمبلی سیٹ سے کانگریس کے رکن اسمبلی پیرزادہ محمد سعید کا آج (جمعہ، 27 نومبر) انتقال ہوگیا۔ وہ کچھ عرصہ سے علیل تھے۔ انہوں نے 73 سال کی عمر میں آخری سانس لی۔ ان کی تدفین آج دمہال ہانجی پورہ میں کی جائے گی۔ پیرزادہ محمد سعید نے 1987، 2002 اور 2008 میں کوکرناگ کی نمائندگی کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جموں و کشمیر پردیش کانگریس کمیٹی (جے کے پی سی سی) کے صدر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دی تھیں۔ علاوہ ازیں 2024 میں اننت ناگ سے کامیابی حاصل کر انہوں نے جموں و کشمیر اسمبلی میں واپسی کی تھی۔ کانگریس لیڈر عرفان نقیب نے پیرزادہ محمد سعید کے ساتھ اپنی تصویر شیئر کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعہ انہیں یاد کیا۔ انہوں نے لکھا کہ "آج ہم ایک عظیم لیڈر، ایک معزز سینئر ساتھی اور ایک رہنما سے محروم ہو گئے۔ پیرزادہ محمد سعید صاحب کا انتقال انتہائی افسوسناک نقصان ہے۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے عوامی خدمت اور کانگریس تحریک کے تئیں ان کی لگن، عہد بستگی اور ان کی بیش قیمتی خدمات کو قریب سے دیکھا ہے۔ ان کے تجربے، رہنمائی، انکساری اور پارٹی کے ساتھ ان کی تاحیات وابستگی کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ہم سب، جنہیں ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، ان کی کمی کو شدت سے محسوس کریں گے۔" جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے اننت ناگ ضلع کے نائب صدر شیخ عرفان گلزار نے بھی پیرزادہ محمد سعید کے انتقال پر شدید افسوس کا اظہار کیا۔

خصوصی پارلیمانی اجلاس میں حد بندی بل پر اکھلیش یادو برہم

'یہ بی جے پی کی سب سے بڑی بھول ثابت ہوگی'، ایس آئی آر، مہنگائی اور قومی سلامتی پر بھی سوال اٹھائے

نئی دہلی: سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے جمعہ کو مجوزہ حد بندی کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی 'سب سے بڑی بھول' قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ اس مشق کا مقصد اتر پردیش کے انتخابی نتائج کو متاثر کرنا ہے۔ مرکزی کابینہ نے جمعہ کو ہونے والے اجلاس میں خواتین کے ریزرویشن سے متعلق حد بندی کے نئے بل کو منظوری دے دی۔ امکان ہے کہ اسے اگلے ہفتے سے شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ اکھلیش یادو نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ حد بندی بی جے پی کی سب سے بڑی بھول ثابت ہوگی۔ مرکزی کابینہ کی خصوصی میٹنگ میں منظور کیے گئے بل میں ایسی ترامیم کی گئی ہیں جن کا مقصد حد بندی کے بعد لوک سبھا میں کسی بھی ریاست کی نمائندگی دوسری ریاستوں کے مقابلے میں کم نہ ہونے کو یقینی بنانا ہے۔ اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ جب بی جے پی کو محسوس ہوا کہ اتر پردیش کے انتخابات اس کے ہاتھ سے نکل رہے ہیں تو اس نے ریاستی انتخابات جیتنے اور پورے ملک کو گمراہ کرنے کے لیے حد بندی کی کارروائی شروع کر دی۔ انہوں نے چندہ چوری اور عقیدت مندوں کے چڑھاوے کی رقم میں مبینہ خرد برد سے متعلق تنازعات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے بی جے پی حکومت کے بڑے فیصلوں پر سوال اٹھاتے ہوئے نوٹ بندی کا حوالہ دیا اور کہا کہ اس سے بھی کوئی متوقع فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ انہوں نے 2016 میں نوٹ بندی کے دوران پیدا ہونے والے ایک بچے 'خزانچی' کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج بھی اس کا یوم پیدائش منایا جاتا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے صدر نے کہا کہ حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ بدعنوانی اور دہشت گردی ختم ہوجائے گی، لیکن آج بدعنوانی کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ انہوں نے قومی سلامتی کے حوالے سے بھی مرکزی حکومت کے دعووں کو مسترد کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ لوگوں کو یقین دلایا گیا تھا کہ ملک کی سرحدیں محفوظ رہیں گی اور کوئی بھی بھارت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکے گا، لیکن آج بھی چین کی جانب سے بھارتی علاقے میں دراندازی کی خبریں سامنے آتی رہتی ہیں۔

کلکتہ ہائی کورٹ نے رتَ برت بنرجی کی اپوزیشن لیڈر تقرری منسوخ کی

اسپیکر کو 10 دن میں نئے سرے سے فیصلہ کرنے کی ہدایت، ترنمول کانگریس کے اندرونی اختلافات پھر نمایاں

کلکتہ: (ایجنسی) کلکتہ ہائی کورٹ نے جمعہ کو مغربی بنگال اسمبلی کے اسپیکر کے اس حکم کو منسوخ کر دیا، جس کے تحت 3 جون کو رتَ برت بنرجی کو قائد حزب اختلاف اور اختر الزماں کو چیف وہپ مقرر کیا گیا تھا۔ عدالت نے اسپیکر کے فیصلے کو غلط قرار دیتے ہوئے انہیں دونوں تقرریوں کے بارے میں 10 دن کے اندر نئے سرے سے فیصلہ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ تنازع اس وقت شروع ہوا جب ممتا بنرجی نے سینئر رکن اسمبلی شوبھندیو چٹوپادھیائے کو قائد حزب اختلاف بنانے کا فیصلہ کیا۔ 6 مئی کو ترنمول کانگریس کے دفتر میں منعقدہ ارکان اسمبلی کی میٹنگ میں ان کے نام پر اتفاق ہوا تھا۔ 19 مئی کو پارٹی کی جانب سے دستخط شدہ تجویز اسمبلی اسپیکر کو بھیجی گئی، لیکن اس کے بعد دستخطوں کی صداقت پر تنازع کھڑا ہوگیا۔ رتَ برت بنرجی نے الزام لگایا کہ کئی ارکان اسمبلی کے دستخط فرضی ہیں۔ بعد ازاں رتَ برت بنرجی نے 58 ارکان اسمبلی کی حمایت کا دعویٰ کرتے ہوئے الگ گروپ تشکیل دیا اور قائد حزب اختلاف کے عہدے پر اپنا دعویٰ پیش کیا۔ اسپیکر نے 3 جون کو انہیں یہ عہدہ سونپ دیا، جس کے خلاف شوبھندیو چٹوپادھیائے نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ عدالت کے فیصلے کے بعد اب اسپیکر کو دونوں فریقوں کے دلائل اور متعلقہ قانونی دفعات کی روشنی میں نیا فیصلہ کرنا ہوگا۔ شوبھندیو چٹوپادھیائے پارٹی کے سرکاری فیصلے کی بنیاد پر اپنی دعویداری پیش کر سکتے ہیں، جبکہ رتَ برت بنرجی بھی دوبارہ اس عہدے کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب 2026 کے اسمبلی انتخابات میں شکست کے بعد ترنمول کانگریس میں اندرونی اختلافات شدت اختیار کر گئے تھے۔ پارٹی کے 27 لوک سبھا ارکان میں سے 20 کے الگ ہو کر این سی پی آئی کے ساتھ اتحاد کرنے اور این ڈی اے کی حمایت کرنے کا دعویٰ بھی سامنے آیا۔ اسمبلی میں بھی تقریباً 80 میں سے 58 ارکان نے رتَ برت بنرجی کی حمایت کی تھی۔

ایران نے کویت ڈرون حملے کو مشکوک قرار دیا

عراقچی نے تحقیقات میں تعاون کی پیشکش کر دی

تہران (ایجنسی): ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے جمعرات کے روز کویت میں ڈرون حملے کے نتیجے میں دو اطالوی شہریوں کی ہلاکت پر تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس واقعے کو مشکوک اور ”جنگ کے لیے وجہ پیدا کرنے کی سازش“ قرار دیا۔ انہوں نے اس واقعے میں ایران کے کسی بھی قسم کے ملوث ہونے کی تردید کی اور کویت و اٹلی کو پیشکش کی کہ وہ اس واقعے کے اسباب کا تعین کرنے میں تعاون کے لیے تیار ہیں۔ جمعرات کو ایکس ※ (سابقہ ٹوئٹر) پر ایک پوسٹ میں انہوں نے کہا، ”میں نے اٹلی اور کویت کے اپنے ہم منصبوں سے بات چیت کی اور کویت میں اطالوی شہریوں کی ہلاکت پر تعزیت کا اظہار کیا۔ یہ واقعہ مشکوک ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ جنگ کی وجہ پیدا کرنے ※ کی کوشش ہے۔ ہم اس واقعے کی وجوہات جاننے کے لیے کویت اور اٹلی کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں۔“ اپنے ٹیلی گرام چینل پر جاری کردہ بیانات میں، عراقچی نے کویتی وزیر خارجہ جراح جابر الاحمد الصباح اور اطالوی وزیر خارجہ انتونیو تاجانی کے ساتھ اپنی ٹیلی فونک گفتگو کی تفصیلات فراہم کیں۔ کویتی وزیر خارجہ کے ساتھ گفتگو کے حوالے سے ٹیلی گرام پر جاری بیان کے مطابق، عراقچی نے ”کویت پر ایرانی ڈرون حملے کے دعوے کو سختی سے مسترد کر دیا“ اور اس بات پر زور دیا کہ ”اس واقعے میں اسلامی جمہوریہ ایران کا کوئی کردار نہیں ہے۔“ بیان میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے اس واقعے کے نتیجے میں ہونے والے ”جانی و مالی نقصان پر افسوس کا اظہار کیا“ اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ تہران، کویت کے ساتھ مل کر مشترکہ تحقیقات کرنے کے لیے تیار ہے تاکہ واقعے کی بنیادی وجوہات اور دیگر پہلوؤں کا تعین کیا جا سکے۔ اطالوی وزیر خارجہ تاجانی کے ساتھ گفتگو کے بارے میں ایک الگ بیان میں، عراقچی نے دو اطالوی شہریوں کی ہلاکت پر دکھ کا اظہار کیا اور اطالوی حکومت اور عوام سے تعزیت کی۔ انہوں نے ایران کے خلاف لگائے گئے الزامات کو ”بے بنیاد“ قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اس واقعے میں تہران کا کوئی کردار نہیں ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ انہوں نے کویت اور اٹلی کی حکومتوں کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے ایران کی آمادگی کا اظہار کیا تاکہ واقعے کی بنیادی وجوہات کو واضح کیا جا سکے اور اس کے مختلف پہلوؤں کی تحقیقات کی جا سکیں۔ الجزیرہ کے مطابق، جمعرات کے روز کویت میں ایک اہم مقام کو نشانہ بنانے والے ڈرون حملے میں زخمی ہونے کے بعد دو اطالوی ملازمین ہلاک ہو گئے۔ کویت کی وزارتِ دفاع نے ان ہلاکتوں کی تصدیق کی ہے۔ ایکس ※ (سابقہ ٹوئٹر) پر ایک پوسٹ میں، وزارت کے سرکاری ترجمان کرنل سعود عبدالعزیز العطوان نے کہا، ”وزارتِ دفاع ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے گہری تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتی ہے۔“ الجزیرہ کی ایک رپورٹ کے مطابق، کویتی فوج نے اس سے قبل بتایا تھا کہ ملک کی فضائی حدود میں ایران کے جارحانہ ڈرونز ※ سے نمٹنے کے دوران، ملبہ لگنے سے چار افراد زخمی ہو گئے تھے، جن میں دو اطالوی شہری بھی شامل ہیں۔ دوسری جانب، کویت کی وزارت خارجہ نے ایران کی جانب سے ملک کے خلاف کی گئی کارروائی کو مسلسل اور گھناؤنی جارحیت قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ جمعرات کو جاری ایک بیان میں، وزارت نے بتایا کہ اس حملے میں اہم مقامات کو نشانہ بنانے کے لیے ڈرونز کا استعمال کیا گیا۔ اس واقعے میں دو اطالوی شہری ہلاک ہوئے، جبکہ ایک کویتی شہری اور ایک پاکستانی شہری زخمی ہوئے۔ حملے کے نتیجے میں املاک کو بھی نقصان پہنچا۔ وزارت نے اس حملے کو ریاست کویت کی خودمختاری کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا۔ انہوں نے اس اقدام کو کویت کی سلامتی کے لیے براہِ راست خطرہ اور بین الاقوامی قانون، اقوام متحدہ کے چارٹر، اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2817 کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا۔ وزارت نے مزید اعادہ کیا کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے تحت، کویت کو اپنی خودمختاری، سلامتی اور اہم بنیادی ڈھانچے کے دفاع کے لیے ضروری اقدامات کرنے کا حق حاصل ہے۔ علیحدہ طور پر، کویت کے وزیرِ خارجہ شیخ جراح جابر الاحمد الصباح نے اپنے اطالوی ہم منصب انتونیو تاجانی سے ٹیلی فون پر گفتگو کی۔ انہوں نے دوست ملک اٹلی سے گہری تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور ایران کی گھناؤنی جارحیت کی مذمت کی۔ اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ انہیں یورپی کونسل کے اجلاس کے دوران ان ہلاکتوں کے بارے میں معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا، یورپی کونسل کی کارروائی کے دوران، مجھے کویت میں ہونے والے ایک حملے میں دو اطالوی شہریوں کی المناک ہلاکتوں کے بارے میں معلوم ہوا۔ میں اپنی اور اپنی حکومت کی جانب سے گہرے دکھ کا اظہار کرتی ہوں اور متاثرین کے لواحقین سے تعزیت پیش کرتی ہوں۔ میری ہمدردی اس حملے سے متاثر ہونے والے تمام افراد اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔“

کویت میں ڈرون حملہ سے 2 اطالوی شہریوں کی موت، ایران کو ٹھہرایا جارہا ذمہ دار

کویت (ایجنسی) کویت میں 26 نومبر کو ہوئے ڈرون حملوں میں اٹلی کے 2 شہریوں کی موت ہوگئی ہے۔ اٹلی اور کویت نے اس حملے کے لیے ایران کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے، حالانکہ ایران نے اس سے انکار کیا ہے۔ ہلاک ہونے والے دونوں افراد جرمنی کی دفاعی کمپنی رائن میٹل کی اٹلی میں واقع ذیلی کمپنی 'رائن میٹل اٹالیہ' میں ٹیکنیشین تھے۔ وہ کویت میں فضائی حملوں کا پتہ لگانے والے ایک دفاعی مرکز میں کام کر رہے تھے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ انتونیو تاجانی نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ جمعرات کی دوپہر تقریباً 2 بجے ایران میں تیار کیے گئے کئی ڈرون نے کویت کے فوجی ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ ان میں وہ مرکز بھی شامل تھا، جہاں دونوں اطالوی شہری کام کر رہے تھے۔ حملہ کے دوران زوردار دھماکہ ہوا اور دونوں ٹیکنیشینوں کی موت ہوگئی۔ کویت کی وزارت دفاع کے مطابق اس کی فوج نے فضائی حدود میں کئی ڈرونز دیکھے اور انہیں روکنے کی کوشش کی۔ اس دوران ایک فوجی ٹھکانے پر ڈرون کا ملبہ گرا، جس سے 4 افراد زخمی ہو گئے۔ ان میں 2 اطالوی، ایک کویتی اور ایک پاکستانی شہری شامل تھے۔ بعد میں دونوں اطالوی شہریوں کی موت ہوگئی۔ اس حملے میں املاک کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کا کہنا ہے کہ اٹلی اس معاملے میں ایرانی سفارت خانہ میں شکایت درج کرائے گا۔ انہوں نے ایران سے ان عرب ممالک پر حملے روکنے کی اپیل بھی کی، جو اس جنگ میں شامل نہیں ہیں۔ دوسری طرف ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کویت اور اٹلی کے وزرائے خارجہ سے فون پر بات کی۔ انہوں نے اس حملہ میں ایران کا ہاتھ ہونے سے انکار کیا اور معاملے کی مشترکہ تحقیقات کرانے کی پیش کش کی۔ ایران کے فوجی ترجمان ابوالفضل شکارچی نے بھی کہا کہ ایرانی فوج نے اس علاقے میں کوئی حملہ نہیں کیا۔ ایران نے الزام لگایا کہ امریکہ اور اسرائیل اس واقعہ کے ذریعہ خطے میں کشیدگی بڑھانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ تاہم، اس نے اپنے اس دعوے کی حمایت میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔

قاہرہ ٹینکر حادثہ: 31 افراد کی ہلاکت کے معاملے میں تیز رفتار ڈرائیور گرفتار

ٹکر کے بعد ٹینکر الٹنے سے 27 گاڑیاں جلیں، 25 افراد زخمی

مصری حکام کے مطابق انہوں نے ایک تیز رفتار ڈرائیور کو حراست میں لیا ہے، جس پر شبہ ہے کہ قاہرہ کے قریب ایک اہم شاہراہ پر ایندھن سے بھرا ٹینکر الٹ جانے کا سبب بنا۔ بھیڑ والے وقت میں پیش آئے اس حادثہ سے زبردست آگ لگ گئی تھی، جس میں کم از کم 31 افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ واقعہ گزشتہ بدھ کی شام پیش آیا تھا، جس نے پورے ملک کو صدمے میں ڈال دیا تھا۔ قاہرہ حادثہ کی کئی ویڈیوز سوشل میڈیا پر سامنے آئی تھیں، جن میں ٹینکر اور 2 درجن سے زیادہ دیگر گاڑیوں سے اٹھتے ہوئے آگ کے بلند شعلے دکھائی دیے۔ یہ گاڑیاں کئی لین والی رنگ روڈ پر جگہ جگہ پھیلی ہوئی تھیں اور آگ کی زد میں آچکی تھیں۔ اپنی گاڑیوں میں پھنسے ڈرائیور آگ سے بچنے کے لیے گھبراہٹ میں باہر نکل کر بھاگنے لگے۔ رنگ روڈ پر چلنے والی ہزاروں پبلک مائیکروبسوں میں سے ایک کے ڈرائیور صلاح احمد نے بتایا کہ ”یہ رنگ روڈ پر خدا کا دوزخ تھا۔“ ان کا کہنا ہے کہ جب ٹینکر میں آگ لگی تو وہ بھی شاہراہ پر موجود تھے، لیکن ٹریفک جام کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ یہی چیز ان کی جان بچانے کا سبب بنی۔ جمعرات کو دیے گئے بیان میں انہوں نے کہا کہ ”لوگ اب بھی صدمے کی کیفیت میں ہیں۔“ ایسوسی ایٹیڈ پریس کی جانب سے جمعرات کو جاری کی گئی ویڈیو میں اوور پاس کے جلے ہوئے حصے اور سڑک کے کنارے پھیلے راکھ اور سیاہی کے ڈھیر دکھائی دیے۔ اس دوران صبح کے اوقات میں ٹریفک دوبارہ معمول پر آ گئی تھی، لیکن جائے وقوع پر آگ کے نشانات موجود تھے۔ جس رنگ روڈ پر یہ حادثہ پیش آیا، وہ مصر کی راجدھانی قاہرہ کے گرد واقع ہے اور شہر کے مرکز کو آس پاس کے قصبوں اور ان مضافاتی علاقوں سے جوڑتی ہے، جو گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران صحرا میں تعمیر کیے گئے ہیں۔ اس پورے شہری علاقے کی آبادی 2 سے 3 کروڑ کے درمیان ہے۔ بہرحال، سرکاری افسر نے فیس بک پر جاری ایک بیان میں کہا کہ جمعرات کے روز حکام نے اس گاڑی کے ڈرائیور کو حراست میں لے لیا ہے، جس پر شبہ ہے کہ شاہراہ پر ایندھن سے بھرے ٹینکر کے حادثہ زدہ ہونے کا سبب بنا۔ یہ حادثہ رنگ روڈ کے شمالی حصے میں واقع گنجان آبادی والے علاقے وراق سے گزرتے ہوئے پیش آیا۔ افسر کے مطابق ڈرائیور نے تفتیش کاروں کو بتایا کہ وہ مختلف لین کے درمیان تیز رفتاری سے گاڑی چلا رہا تھا، اسی دوران اس کی گاڑی ٹینکر کے پچھلے دائیں حصے سے ٹکرا گئی۔ اس کے بعد اس کی گاڑی بے قابو ہو گئی اور دائیں جانب کافی دور تک نکل گئی، اسی دوران ایندھن کے ٹرک کا ایک ٹائر پھٹ گیا۔ افسر کے بیان کے مطابق اس ٹکر کے سبب ایندھن سے بھرا ٹینکر شاہراہ کی کنکریٹ کی دیوار سے جا ٹکرایا اور الٹ گیا۔ اس کے بعد ایندھن سڑک پر پھیل گیا اور آگ بھڑک اٹھی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس آگ میں 27 گاڑیاں جل کر خاکستر ہو گئیں اور 25 افراد زخمی ہوئے۔ سرکاری اٹارنی جنرل کے دفتر نے بتایا کہ ہلاک ہونے والوں کی شناخت کے لیے ڈی این اے ٹیسٹ کیے جا رہے ہیں۔ ایک مائیکروبس ڈرائیور احمد نے اس حادثہ پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہلاک ہونے والوں میں بیشتر ممکنہ طور پر وہ لوگ تھے جو کام سے واپس گھر جا رہے تھے، یا طلبا تھے جو اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔

نائیجیریا کی پلیٹو ریاست میں مسلح افراد کا حملہ، 17 افراد ہلاک

نائیجیریا (ایجنسی) نائجیریا کی وسطی ریاست پلیٹو میں مسلح افراد کے ایک حملے میں کم از کم 17 دیہاتی ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ پولیس کے مطابق حملہ آوروں نے بدھ کے روز باسا مقامی حکومتی علاقے کے گاؤں تافیگانا پر دھاوا بول کر اندھا دھند فائرنگ کی۔ پلیٹو ریاستی پولیس کے ترجمان الفریڈ الابو نے بتایا کہ حملہ آور فائرنگ کے بعد موقع سے فرار ہو گئے۔ زخمیوں کو طبی امداد کے لیے منتقل کر دیا گیا۔ پلیٹو ریاست، جو نائیجیریا کے مڈل بیلٹ خطے میں واقع ہے، برسوں سے مختلف برادریوں کے درمیان تشدد کا شکار رہی ہے۔ زمین، چراگاہوں کے حقوق اور دیگر وسائل پر تنازعات اکثر نسلی اور مذہبی اختلافات کے باعث مزید شدت اختیار کر جاتے ہیں۔ صوبائی حکومت کی ترجمان جوائس لوہیا رامپ نے شہریوں سے تحمل کا مظاہرہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے خبردار کیا کہ انتقامی کارروائیوں، اشتعال انگیز بیانات اور غیر مصدقہ معلومات کو پھیلانے سے گریز کیا جائے۔

پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کا مشترکہ دفاعی اجلاس، وزرائے دفاع و خارجہ کی شرکت متوقع

خواجہ آصف کا اعلان، سعودی عرب کو لاحق خطرہ تینوں ممالک کے لیے خطرہ ہوگا

اسلام آباد۔(ایجنسی) پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے تصدیق کی کہ سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کے وزرائے دفاع اور وزرائے خارجہ اجلاس میں شرکت کریں گے۔ یہ اس کمیٹی کا تیسرا اجلاس ہے۔ اس سے قبل ترکی اور سعودی عرب میں اجلاس ہو چکا ہے۔ خواجہ آصف نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں فروری میں ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کے بعد جنگ کے پھیلاؤ کے دوران قائم ہونے والا یہ معاہدہ ابھی ”ابتدائی مرحلے“ میں ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ”ابتدائی طور پر ہمیں مسلسل اجلاس کا انعقاد کرنا ہوگا۔ ہماری کوشش ہے کہ آئندہ چند ماہ میں تمام انتظامات مکمل ہو جائیں اور ہم آگے بڑھ سکیں۔“ تینوں ممالک نے اگست میں مکہ مکرمہ میں مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ یہ پیش رفت ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحانہ جنگ کے حوالے سے تشویش میں اضافے کے دوران سامنے آئی۔ معاہدے کے تحت کسی ایک فریق پر حملے کو تمام فریقوں پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ خواجہ آصف نے کہا کہ ”سعودی عرب کے جنوب میں مسلسل بدامنی یقیناً اجلاس کے ایجنڈے کا ایک اہم موضوع ہو گا اور یہ بہت اہم ہے۔“ انہوں نے کہا، ”معاہدے کے مطابق سعودی عرب کو لاحق کوئی بھی خطرہ پاکستان اور ترکی کے لیے بھی خطرہ ہے، اور اس بارے میں معاہدہ بالکل واضح ہے۔“ پاکستان کے وزیرِ دفاع نے اس بارے میں کوئی واضح مؤقف دینے سے اجتناب کیا کہ ایران کی جانب سے سعودی عرب پر براہِ راست حملے کی صورت میں دفاعی معاہدے کے تحت پاکستان کا ردِعمل کیا ہوگا۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ اسرائیل خطے کے دیگر ممالک کے لیے ایک ممکنہ خطرہ بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا، ”اسرائیل کی جانب سے تنازع یا جارحیت کا امکان موجود ہے، اس لیے خطے کے ممالک کو متحد ہونا چاہیے۔“ خبر رساں ایجنسی روئٹرز نے کہا کہ ترکی کے صدر رجب طیب ایردوآن نے پاکستان اور سعودی عرب کے ساتھ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کی باضابطہ منظوری دے دی ہے۔ جمعے کو سرکاری گزٹ میں شائع ہونے والے نوٹیفکیشن کے مطابق، اس اقدام کے ساتھ ہی ترکی کی جانب سے معاہدے کی توثیق کا عمل مکمل ہو گیا ہے۔ ترک پارلیمان نے رواں ماہ کے آغاز میں اس کی منظوری دی تھی۔ ترک پارلیمان نے 5 نومبر کو معاہدے کی توثیق کی تھی، جس سے انقرہ کے لیے یمن کے ایران نواز حوثی جنگجوؤں کے سعودی عرب پر حملوں کے تناظر میں ریاض کو فوجی معاونت فراہم کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔ حکمران جماعت کے ایک رکنِ پارلیمان نے گزشتہ ماہ روئٹرز کو بتایا تھا کہ ترکی اس معاہدے کے تحت سعودی عرب میں فوجی اہلکار تعینات کرنے کی اجازت دینے کے لیے ایک قرارداد بھی پارلیمان میں پیش کرے گا۔ ترکی نیٹو کا دوسرا بڑا فوجی طاقت رکھنے والا ملک ہے۔ سعودی عرب میں اسلام کے مقدس ترین مقامات واقع ہیں اور یہ مملکت دنیا کے بڑے تیل برآمد کنندگان میں بھی شامل ہے، جبکہ پاکستان واحد مسلم ملک ہے جس کے پاس جوہری طاقت ہے۔

تائیوان کے دورے پر کولمبیا کے کثیر الجماعتی وفد کے خلاف چین کا احتجاج

بیجنگ کا ون چائنا اصول سے وابستگی کے عوامی اعادے اور تائیوان سے سرکاری رابطے ختم کرنے کا مطالبہ

تائی پے۔26 نومبر۔(ایجنسی)۔ تائیوان کا دورہ کرنے والے کولمبیا کے قانون سازوں کے ایک کثیر الجماعتی گروپ نے چین کی طرف سے باضابطہ احتجاج کیا ہے، جبکہ صدر ایبلارڈو ڈی لا ایسپریلا کی حکومت نے بدھ کے روز تک دو دن تک خاموشی اختیار کر رکھی ہے، یہاں تک کہ بیجنگ کی جانب سے دباؤ میں شدت آ گئی ہے۔ بوگوٹا میں چین کے سفارت خانے نے پیر کے روز مطالبہ کیا کہ حکومت اور کانگریس دونوں ون چائنا اصول کے لیے اپنی وابستگی کا ”عوامی طور پر اعادہ“ کریں اور غلطی کو درست کرنے اور منفی اثرات کو ختم کرنے کے لیے فوری طور پر مؤثر اقدامات کریں“۔ اس نے کولمبیا کے ساتھ تعلقات میں تائیوان کو ”پہلی ناقابل تسخیر سرخ لکیر“ کہا، جس نے 1980 میں تائی پے سے بیجنگ کو سفارتی شناخت بدل دی۔ بیجنگ کی سب سے تیز شکایت اس بات پر ہے کہ جس طرح سے ایک قانون ساز نے کولمبیا میں تائیوان کے غیر سرکاری مشن بوگوٹا میں تائی پے کمرشل آفس کے سربراہ سے خطاب کیا۔ کولمبیا کے میڈیا کے مطابق، دائیں بازو کی سالواسیون نیشنل موومنٹ کے سینیٹر جرمن روڈریگوز نے سفر سے پہلے ریکارڈ کی گئی ایک ویڈیو میں انہیں ”سفیر“ کہا اور تائیوان کو کولمبیا کے دوستانہ ممالک“ میں درج کیا۔ امریکہ نے سرزمین چین پر تائیوان کے رہنما کے خاندان کو نگرانی کے معاملے میں نشانہ بنانے کا الزام لگایا ہے۔ سفارت خانے نے کہا کہ یہ دفتر ”بغیر کسی سفارتی حیثیت کے محض ایک غیر سرکاری اقتصادی اور تجارتی ادارہ ہے“ اور یہ کہ بیجنگ کی جانب سے ”پختہ نمائندگی اور بار بار انکار“ کے باوجود قانون سازوں نے ”سرکاری حیثیت میں“ سفر کیا تھا۔ اس نے بوگوٹا سے تائیوان کے حکام کے ساتھ تمام سرکاری تبادلے روکنے کو بھی کہا اور تائی پے پر الزام لگایا کہ وہ غیر ملکی سیاست دانوں کو ”پیسے اور دھوکے کے ذریعے“ جیت رہا ہے۔ تائی پے کے دفتر نے سوشل میڈیا پر جواب دیا کہ اس نے ”ان دعووں کو مسترد کر دیا جو حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتے“ اور بیجنگ نے ”کوئی ٹھوس ثبوت“ پیش نہیں کیا۔ بیجنگ تائیوان کو چین کے حصے کے طور پر دیکھتا ہے کہ ضرورت پڑنے پر اسے طاقت کے ذریعے دوبارہ متحد کیا جائے۔ امریکہ سمیت زیادہ تر ممالک تائیوان کو ایک آزاد ریاست کے طور پر تسلیم نہیں کرتے لیکن واشنگٹن خودمختار جزیرے پر طاقت کے ذریعے قبضہ کرنے کی کسی بھی کوشش کا مخالف ہے اور قانون کے مطابق اسے ہتھیاروں کی فراہمی کا پابند ہے۔ نو سینیٹرز اور نمائندے پیر کو تائی پے پہنچے اور جمعہ کو روانہ ہونے والے ہیں۔ ان کا تعلق سات جماعتوں سے ہے، جن میں سابق صدر گستاوو پیٹرو کی بائیں بازو کی پاکٹو ہسٹریکو پارٹی سے لے کر حکومت کے دائیں بازو کے اتحادیوں تک، اور کبھی خارجہ امور اور تجارت کے لیے کانگریس کی کمیٹیوں میں بیٹھے ہیں۔ بدھ کی سہ پہر تک، نہ تو ڈی لا ایسپریلا اور نہ ہی وزیر خارجہ عمر بولا نے احتجاج کے بارے میں کچھ کہا تھا۔ چین امریکہ کے بعد کولمبیا کا دوسرا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ سنہوا کے مطابق، جب اس کے اعلیٰ قانون ساز ژاؤ لیجی نے ایوان زیریں کے اسپیکر نکولس بارگوئل اور بیجنگ میں ایک کثیر الجماعتی وفد کی میزبانی کی تو بارگوئل نے انہیں بتایا کہ کولمبیا ون چائنا اصول کی ”مضبوطی سے حمایت“ کرتا ہے۔

خلیج میں غیر ملکی فوجی موجودگی پر ایران کا انتباہ

جنوبی کوریا بحری کردار بڑھانے کی تیاری میں

تہران (ایجنسی) ایران نے خلیج کے خطے میں غیر ملکی فوجی موجودگی کے ممکنہ اثرات سے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسی سرگرمیاں امن و استحکام کے بجائے کشیدگی میں اضافے کا سبب بن سکتی ہیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب جنوبی کوریا اپنی بحری فورس کے ایک یونٹ کے آپریشنل دائرہ کار کو خلیجِ عمان کے جنوبی پانیوں تک وسعت دینے پر غور کر رہا ہے۔ سیول میں ایرانی سفارت خانے کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے جمعرات کو اپنے جنوبی کوریائی ہم منصب چوہیون سے ٹیلیفونک رابطہ کیا۔ سفارت خانے نے بتایا کہ گفتگو کے دوران عراقچی نے مؤقف اختیار کیا کہ خلیج میں غیر ملکی افواج کی موجودگی کشیدگی کو بڑھا سکتی ہے اور تنازعات کے دائرہ کار کو وسیع کر سکتی ہے۔ دوسری جانب جنوبی کوریا کے وزیر خارجہ نے یقین دہانی کرائی کہ ان کے ملک کا کسی جنگ میں شامل ہونے یا خلیجی خطے میں فوجی دستے تعینات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ جنوبی کوریا کی وزارت خارجہ کے مطابق مجوزہ اقدامات کا مقصد صرف جنوبی کوریائی شہریوں اور تجارتی مفادات کا تحفظ یقینی بنانا ہے۔

ترکی میں اپوزیشن چینل کے دو سابق اینکرز گرفتار، نیوز کوآرڈینیٹر کے نام وارنٹ جاری

انقرہ (ایجنسی)۔ ترکی میں حکام نے گزشتہ ماہ سرکاری تحویل میں لیے گئے اپوزیشن ٹی وی چینل ہالک ٹی وی کے دو سابق اینکرز کو حراست میں لے لیا ہے، جبکہ چینل کے نیوز کوآرڈینیٹر کے وارنٹِ گرفتاری بھی جاری کر دیے گئے ہیں۔ اکتوبر میں ”ہالک ٹی وی“ کے ہیڈکوارٹر پر سرکاری قبضے کے بعد میڈیا، سیاسی مخالفین اور سول سوسائٹی کے خلاف بڑھتے ہوئے کریک ڈاؤن پر نئی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ استنبول پراسیکیوٹر کے دفتر کے مطابق مجموعی طور پر نو افراد کو حراست میں لیا گیا ہے، جن میں ہالک ٹی وی کے سابق اینکرز ابیج اونر اور دنیز بایرام اوغلو بھی شامل ہیں۔ ان پر منی لانڈرنگ، گمراہ کن معلومات پھیلانے، بولیوں میں دھاندلی اور بدعنوانی کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ استغاثہ کا کہنا ہے کہ دونوں اینکرز نے مبینہ طور پر مالی فائدے کے بدلے ”جھوٹی رپورٹس“ تیار کیں۔ حکام نے ہالک ٹی وی کے نیوز کوآرڈینیٹر کرسادا اوغز کے وارنٹِ گرفتاری بھی جاری کیے ہیں۔ استغاثہ کے مطابق وہ اس وقت بیرون ملک ہیں، تاہم ان کے مقام کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔ ادھر ترک صحافیوں کی یونین کے مطابق اپوزیشن روزنامہ سوزجو کے صحافی مصطفیٰ باچی اور آن لائن نیوز چینل بزم ٹی وی کے شعبان سیونچ کو 49 روز کی حراست کے بعد جمعے کو رہا کر دیا گیا۔

آئی بی ایم کا ویزا اسپانسرشپ بند کرنے کا فیصلہ

متاثرہ ملازمین کو امریکہ چھوڑنے کا اختیار

واشنگٹن (ایجنسی) ٹیکنالوجی کی مشہور کمپنی آئی بی ایم نے اپنے کنسلٹنگ ڈویژن میں بیشتر عہدوں کے لیے ایچ-1 بی ویزا اور گرین کارڈ کی اسپانسرشپ بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ سے متاثرہ ملازمین کو امریکہ سے باہر کسی دوسرے ملک میں منتقل ہونے یا کمپنی چھوڑنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ملازمین کو اس بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے صرف 3 ہفتوں کا وقت دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ آئی بی ایم کنسلٹنگ پر نافذ ہوگا، جو کمپنی کا سب سے بڑا کاروباری ڈویژن ہے۔ اس میں دنیا بھر میں ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ملازمین کام کرتے ہیں۔ حالانکہ کمپنی نے یہ نہیں بتایا ہے کہ اس پالیسی سے مجموعی طور پر کتنے ملازمین متاثر ہوں گے اور ان میں امریکہ میں کام کرنے والے کتنے افراد شامل ہیں۔ اس فیصلے کا سب سے زیادہ اثر ان غیر ملکی ملازمین پر پڑ سکتا ہے، جو ایچ-1 بی ویزا کے ذریعہ امریکہ میں کام کر رہے ہیں یا گرین کارڈ ملنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان میں بڑی تعداد ہندوستانی پیشہ ور افراد کی بھی ہو سکتی ہے، کیونکہ امریکہ کے ٹیکنالوجی سیکٹر میں ہندوستانی ملازمین کی مضبوط موجودگی ہے۔

یورپ میں روسی تخریب کاری میں اضافہ: آئی آئی ایس ایس رپورٹ

بین الاقوامی تھنک ٹینک انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار اسٹریٹیجک اسٹڈیز (آئی آئی ایس ایس) نے کہا ہے کہ یورپ میں روس سے منسلک تخریب کاری کی کارروائیوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور ستمبر 2026 تک ایسے واقعات کی تعداد میں سالانہ بنیاد پر 16 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق روسی انٹیلی جنس نیٹ ورکس اب نسبتاً زیادہ تربیت یافتہ اور نیم مہارت رکھنے والے عناصر کو استعمال کر رہے ہیں، جو دیسی ساختہ دھماکہ خیز آلات، ریموٹ ڈیٹونیٹرز اور دیگر پیچیدہ طریقوں کے ذریعے کارروائیاں انجام دیتے ہیں۔ یوکرین کے حامی مغربی ممالک طویل عرصے سے ماسکو پر الزام عائد کرتے رہے ہیں کہ وہ یورپ بھر میں ڈرون اور سائبر حملوں سمیت تخریب کاری کی مہم چلا رہا ہے تاکہ کیف کی حمایت اور فوجی رسد کے نظام کو متاثر کیا جا سکے۔ روس ان الزامات کی تردید کرتا آیا ہے۔ آئی آئی ایس ایس نے خبردار کیا کہ پراکسی عناصر کی گرفتاریاں تخریب کاری کی کارروائیوں میں ملوث افراد کو تو ہٹا سکتی ہیں، تاہم ان کارروائیوں کی ہدایت دینے والی روسی انٹیلی جنس سروسز کو روکنے کے لیے یہ کافی نہیں ہوں گی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جرمنی اور پولینڈ آئندہ بھی اہم اہداف رہیں گے کیونکہ یوکرین کو سپلائی کی جانے والی فوجی اور لاجسٹک امداد میں ان دونوں ممالک کا مرکزی کردار ہے۔

عراقی وزیرِ اعظم کی تیل اسمگلنگ کے خلاف مہم کی حمایت کرتے ہیں، ڈونلڈ ٹرمپ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے عراقی وزیرِ اعظم علی الزیدی کی جانب سے کردستان کی سرحدی گزرگاہوں اور بعض تیل کے ذخائر کو وفاقی کنٹرول میں لینے کے فیصلے کی حمایت کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات تیل کی اسمگلنگ روکنے، بدعنوانی کے خاتمے اور ریاستی اختیار مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ عراقی وزیر اعظم الزیدی، جنہوں نے عراق میں پھیلی ہوئی بدعنوانی کے خلاف لڑنے کا عزم کر رکھا ہے، تیل کی غیر قانونی تجارت کے خلاف سخت کارروائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو گرفتار کیا ہے اور ایران کی حمایت یافتہ ایک مسلح گروہ کو چیلنج کیا ہے، خاص طور پر اس وقت جب بغداد کے قریب اس گروہ کے گڑھ میں اسمگلنگ کا انکشاف ہوا۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ٹروتھ سوشل‘ (Truth Social) پر ایک پوسٹ میں لکھا، ”ہم عراقی وزیر اعظم علی الزیدی کی ان کوششوں کی حمایت کرتے ہیں جن کا مقصد پورے عراق میں ریاستی اختیار کو قائم کرنا، عراقی تیل کی اسمگلنگ روکنا، بدعنوانی کا خاتمہ کرنا اور تمام ہتھیاروں کو ریاست کی مکمل تحویل میں لانا ہے۔“ کردستان ریجنل گورنمنٹ نے وفاقی حکومت کے اقدامات کی سخت مخالفت کرتے ہوئے انہیں آئین سے متصادم قرار دیا ہے۔ دوسری جانب واشنگٹن کا مؤقف ہے کہ ایران پابندیوں سے بچنے کے لیے عراقی معیشت اور تیل کے شعبے کا استعمال کر رہا ہے۔

سمرن شرما جدوجہد، عزم اور کامیابی کی مثال بن گئیں

سمرن کھیل کے میدان سے لے کر انتظامی ذمہ داریوں تک بہترین کارکردگی کی مثال ہے: پنچایتی راج کے وزیر شری اوم پرکاش راج بھر

لکھنؤ، 27 نومبر۔ جمعہ کو پنچایتی راج ڈائریکٹریٹ، لکھنؤ میں اتر پردیش کی بیٹی اور ارجن ایوارڈ یافتہ پیرا ایتھلیٹ محترمہ سمرن شرما کے لیے کے شاندار استقبال کی پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا، جنہوں نے اپنی بے مثال ہمت، غیر متزلزل عزم اور غیر معمولی جدوجہد کے بل بوتے پر بین الاقوامی کھیلوں کے اسٹیج پر ہندوستانی ترنگا فخر سے لہرایا۔ محترمہ سمرن شرما، جنہوں نے جاپان کے اچی ناگویا میں منعقدہ 5ویں ایشین پیرا گیمز-2026 میں 100 میٹر اور 200 میٹر (ٹی-12 زمرہ) مقابلوں میں دو گولڈ میڈل جیت کر تاریخ رقم کی، اس وقت پنچایتی راج محکمہ میں ضلع پنچایت راج افسر کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ سمرن کے اعزاز میں منعقد کی گئی تقریب، جس نے کھیلوں اور انتظامیہ دونوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا، جذبات، حوصلہ افزائی اور فخر کے ناقابل فراموش لمحات کا مشاہدہ کیا۔ پروگرام کی مہمان خصوصی محترمہ سمرن شرما کا اعزاز دیتے ہوئے پنچایتی راج کے وزیر جناب اوم پرکاش راج بھرنے کہا کہ یہ موقع نہ صرف محکمہ پنچایتی راج کے لیے بلکہ پوری ریاست اتر پردیش اور ملک کے لیے فخر اور ترغیب کی علامت ہے۔ سمرن نے اپنی بے مثال ہمت، نظم و ضبط اور انتھک محنت کے ذریعے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مضبوط ارادے کے لیے کوئی بھی رکاوٹ بڑی نہیں ہوتی۔ وہ لاکھوں نوجوانوں خصوصاً بیٹیوں اور معذور کھلاڑیوں کے لیے ایک تحریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ سمرن نے نہ صرف کھیلوں کے میدان میں ملک کا نام روشن کیا ہے بلکہ انتظامی خدمات میں بھی اپنے اہم کردار کو یقینی بنایا ہے۔ وزیر جناب راج بھرنے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش کی حکومت کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی اور انہیں ترقی کے مواقع فراہم کرنے کے لیے تندہی سے کام کر رہی ہے۔ اسپورٹس کوٹہ کے تحت گزیٹڈ آسامیوں پر باصلاحیت کھلاڑیوں کی تقرری اسی طرز عمل کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے محترمہ سمرن کے شوہر اور کوچ شری گجیندر سنگھ کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے سمرن کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ چیف منسٹر کے ویژن کے مطابق ریاستی حکومت کھیلوں اور کھلاڑیوں کو فروغ دینے کے لئے مسلسل کوشاں ہے۔ انہوں نے محکمہ پنچایتی راج کے ڈیجیٹل لائبریری پہل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ دیہی علاقوں میں غریب خاندانوں کے بچوں کے لیے تعلیم، علم اور ترقی کی ایک نئی راہ بن کر ابھر رہا ہے۔ پنچایتی راج محکمہ کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ گاڑیوں اور مختلف الاؤنسز سے متعلق محکمہ کے افسران اور ملازمین کے دیرینہ مسائل کو وزیر اعلیٰ کی رہنمائی اور ریاستی محکمہ خزانہ کے تعاون سے حل کیا گیا ہے۔ محکمہ کے انتظامی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے 18 نئے ضلع پنچایت راج افسر اور ایڈیشنل ضلع پنچایت راج افسر کے عہدوں کی تخلیق کو یقینی بنایا گیا ہے۔ 4000 گرام پنچایت افسران کی تقرری کے لیے راہ ہموار ہوگئی ہے۔ مزید برآں، 1400 نئی تقرریاں اور تین ڈپٹی ڈائریکٹر کی آسامیوں پر بھرتی کا اقدام محکمانہ کارکردگی اور انتظامی نظام کو مزید مضبوط کرے گا۔ اس موقع پر پنچایتی راج ڈپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر مسٹر دھریندر سنگھ سچن نے محترمہ سمرن شرما کی کامیابیوں کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی جدوجہد، نظم وضبط اور لگن سے بین الاقوامی سطح پر ہندوستان اور اتر پردیش کو عزت بخشی ہے۔ 100 میٹر اور 200 میٹر T-12 مقابلوں میں دو گولڈ میڈل جیتنا، 2026 کے ایشین پیرا گیمز میں ہندوستانی دستے کا پرچم بردار بننا، اس کی غیر معمولی کھیل کی صلاحیتوں کا ثبوت ہے۔ انہیں ایک ہی ایشین پیرا گیمز میں ٹریک ایونٹس میں دو گولڈ میڈل جیتنے والی پہلی ہندوستانی خاتون پیرا ایتھلیٹ بننے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ دونوں ایونٹس میں گیمز کے نئے ریکارڈ قائم کرنا اس کی کامیابی کو مزید خاص بناتا ہے۔ اس کے پاس 200 میٹر T-12 کیٹیگری میں ایشین ریکارڈ اور 100 میٹر T-12 کیٹیگری میں قومی ریکارڈ ہے۔ محترمہ سمرن شرما کی کامیابیاں صرف کھیلوں کی دنیا تک ہی محدود نہیں ہیں، بلکہ ان کی کامیابی ملک کی نوجوان نسل کے لیے تحریک کا ایک نیا باب ہے۔ وہ ارجن ایوارڈ 2024، دیوی ایوارڈ 2025، بہترین پیرا ایتھلیٹ ایوارڈ (FICCI)، اور رانی لکشمی بائی ایوارڈ سمیت متعدد باوقار ایوارڈز سے نوازا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ پنچایتی راج کو فخر ہے کہ اس کا ایک افسر بین الاقوامی سطح پر ریاست اور ملک کی نمائندگی کر رہا ہے۔ ڈائریکٹر نے محکمہ کے بڑے ترقیاتی اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دیہی علاقوں میں بہتر تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے لیے 11350 گرام پنچایتوں میں ڈیجیٹل لائبریریاں قائم کی جا رہی ہیں۔، 5000 گرام پنچایتوں کے گرام سچی والوں میں آدھار سیوا کیندر قائم کرنے، کمیونٹی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے 210 نئے پنچایت اتسو بھونوں کی تعمیر، اور 11664 سکریٹریوں کو موبائل فون فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، ہر ضلع میں سب سے زیادہ اوایس آر حاصل کرنے والی 20 گرام پنچایتوں کو قابل تجدید توانائی سے جوڑ کر ان کی حوصلہ افزائی کے لیے کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنچایتیں حکومت کی عوامی بہبود کی اسکیموں اور دیہی آبادی کے درمیان مضبوط ترین کڑی ہیں۔ تقریب میں، محترمہ سمرن شرما کے شوہر اور کوچ، مسٹر گجیندر سنگھ (نائک، ہندوستانی فوج) نے اپنے جدوجہد سے بھرپور سفر کے جذباتی پہلوؤں کا اشتراک کیا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں واضح مقصد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ 2017 میں سمرن سے شادی کے بعد، انہوں نے ہر حال میں اس کی حوصلہ افزائی کرنے اور اسے اپنے مقصد کے لیے وقف رکھنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں منفی خیالات سے دور رہ کر مثبت اور اعتماد کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ ان کا خواب تھا کہ ایک دن سمرن کی جرسی پر 'انڈیا' لکھا ہوگا اور وہ بین الاقوامی سطح پر ملک کی نمائندگی کریں گی۔ سمرن کی جدوجہد سے ایک گہرے متحرک واقعہ کو شیئر کرتے ہوئے، گجیندر سنگھ نے وضاحت کی کہ ایک وقت تھا جب سمرن نے مسلسل چیلنجوں کی وجہ سے تقریباً دوڑ چھوڑ دی تھی۔ اس وقت اس نے اپنی ماں کو خون میں ایک خط لکھا جس میں معافی مانگی۔ لیکن اس نے سمرن کو ہمت نہیں ہارنے دی اور اس کی حوصلہ افزائی کرتا رہا۔ انہوں نے کہا کہ ایک جیون ساتھی کے طور پر، ان کی مسلسل کوشش تھی کہ سمرن کو اپنے خوابوں کی تکمیل میں مدد ملے۔ آج ان کی کامیابی پورے ملک اور محکمہ کے لیے باعث فخر ہے۔ اس موقع پر مسٹر گجیندر سنگھ نے محکمہ پنچایتی راج کی طرف سے پرتپاک استقبال اور اعزاز پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا، میں ڈائریکٹر سر کا مداح بن گیا ہوں۔ جس گرمجوشی اور احترام کے ساتھ انہوں نے سمرن کا استقبال کیا اور عزت افزائی کی اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اس اعزاز کے لئے ڈائریکٹر سر کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔” انہوں نے اس تقریب اور اعزاز کے لیے محکمہ پنچایتی راج کا بھی شکریہ ادا کیا۔

آیت اللہ العظمیٰ شیخ حسین وحید خراسانی کے انتقال پر تعزیتی مجلس کا انعقاد

لکھنؤ: مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ آقائے شیخ حسین وحید خراسانی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ) کے انتقال پر مرکزِ فقہ وفقاہت، لکھنؤ کی جانب سے حسین آباد واقع تاریخی چھوٹے امام باڑے میں ایک تعزیتی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ اس سوگوار اجتماع میں شہر کے معروف علما، خطبا، ذاکرین، دینی مدارس کے طلبہ اور مومنین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ حوزاتِ علمیہ کے نمائندوں نے بھی شریک ہو کر مرحوم مرجع عالیقدر کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ نمایاں شخصیات میں سلطان المدارس و ناظمیہ سے مولانا سید فرید الحسن، تنظیم المکاتب سے مولانا سید صادق، جامعۃ الظاہر سے مولانا سید سعید الحسن، جامعہ تبلیغ سے مولانا مرزا رضا عباس اور دفترِ نمایندگی آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی (مدظلہ العالی) کے وکیل حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید اشرف غروی شامل تھے۔ مقررین نے مرحوم کی علمی و دینی خدمات، فقہی مقام، بصیرت اور خدمات کو یاد کرتے ہوئے ان کے انتقال کو عالمِ اسلام بالخصوص ملتِ تشیع کے لیے بڑا علمی و دینی خسارہ قرار دیا۔ آخر میں دفترِ نمایندگی آیت اللہ العظمیٰ شیخ حسین وحید خراسانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے وکیل حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید محمد میاں عابدی نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ مجلس کا اختتام بلندیٔ درجات، مغفرت اور صبرِ جمیل کی دعا کے ساتھ ہوا۔

آیت اللہ شیخ حسین وحید خراسانی کے ایصال ثواب کیلئے مجلس منعقد

وہیں دوسری جانب عالم نگر جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد ایران کے بزرگ عالم دین، مرجع تقلید اور فقیہ اہل بیت آیت اللہ شیخ حسین وحید خراسانی کے ایصال ثواب کیلئے مجلس منعقد کی گئی جسے یہاں کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہوا جس کے بعد منتخب شعرا نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا رضا حسین نے آیت اللہ وحید خراسانی کی حیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اپنے خطاب کے آخر میں مولانا نے اہل بیت اطہار پر گزرے مصائب کا ذکر کیا جسے سن کر سبھی آنکھیں نم ہوگئیں۔

آیت اللہ حسین وحید خراسانی کی مجلس

لکھنؤ: آیت اللہ حسین وحید خراسانی کے ایصالِ ثواب کی مجلس کا انعقاد جمعہ کو درگاہ حضرت عباسؑ، رستم نگر میں کیا گیا۔ مجلس سے مولانا سیف عباس نقوی نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری یونس عباس نے تلاوتِ کلام پاک سے کیا، جبکہ مجلس کی نظامت محمد شمیل نقوی نے انجام دی۔ مجلس کا انتظام انجمن قمر بنی ہاشم، انجمن ذخر الایمان، شاہدانِ کربلا، ریاض المؤمنین، برقِ حیدری، لشکرِ حسینی، معصومیہ حسینیہ، اطفالِ عباسیہ، دستِ عون و محمد اور ولایت فاؤنڈیشن نے کیا تھا۔ مجلس کے منتظم مولانا ولی حیدر نقوی کربلائی نے مجلس میں تشریف لانے والے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔

سرودیے اسکولوں کے کھیلوں کے مقابلے چار زون میں شروع ہوئے

لکھنؤ، 27 نومبر۔ ریاست کے جے پرکاش نارائن سرودیا اسکولوں میں 2026-27 زون سطح کے کھیلوں کے مقابلے شروع ہوگئے ہیں۔ چار زون میں منعقد ہونے والے لڑکے اور لڑکیاں 100، 200 اور 400 میٹر کی دوڑ، جیولین تھرو، والی بال اور کبڈی میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کوارٹر فائنل میچز 26 نومبر کو شروع ہوئے جبکہ سیمی فائنل، فائنل اور تقسیم انعامات کی تقریبات 29 اور 30 نومبر کو ہوں گی۔ محکمہ سماجی بہبود کے تحت چلنے والے جے پرکاش نارائن سرودیاودیالوں کے طلباء کو کھیلوں میں آگے بڑھنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے، مقابلے ناک آؤٹ اور گروپ فارمیٹ میں منعقد کیے جا رہے ہیں۔ ہر زون کے اسکولوں کو گروپ A، B، C اور D میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جیتنے والی ٹیمیں اگلے مرحلے میں جائیں گی۔ لڑکوں کے زمرے میں، زون 1 کے مراکز بجیر پور (جبل پور)، کندھانی (اٹاوہ)، چھتیادھنوار (ہردوئی) اور بالک موہن روڈ (لکھنؤ) ہیں۔ زون 2 میں مقابلہ آتمین پاریسر (مرادآباد)، چوری چورا (گورکھپور)، ساکروہ (گونڈہ) اور تیرگاؤں (بارہ بنکی) میں، زون 3 میں چنداپور اور ترسدا (وارنسی)، پارسیا (مرزاپور) اور جوگیتیا بھانپور (بستی)، اور کھانسی 4 میں کرچنا (پریاگ راج)، باریسا منجھن پور (کوشامبی) اور بارگڑھ کلچھیا (چترکوٹ)۔ لڑکیوں کے زمرے میں، زون 1 کے مراکز مناونا آملہ (بریلی)، دھولاگڑھ (بجنور)، نندادری (غازی آباد) اور سنولی (بارہ بنکی) ہیں۔ زون 2 میں کادیہار (پریاگ راج)، بھرساون (کوشامبی)، مدھبان (مرزاپور)، اور سید پور (غازی پور) شامل ہیں؛ زون 3 میں رحیم آباد (سیتاپور)، گرلز موہن روڈ (لکھنؤ)، گوری گنج آسیداپور (امیٹھی)، اور جہانگیر گنج (امبیڈکر نگر) شامل ہیں؛ اور زون 4 میں وشمبر پور (گونڈہ)، رسیا (بہرائچ)، بھٹنوا (گورکھپور)، اور چکداہی (سنت کبیر نگر) شامل ہیں۔ فاتح اور رنر اپ کو انعامات اور اسناد سے نوازا جائے گا۔

جشنِ اردو میں مرزا فیصل بیگ نے تیسری پوزیشن حاصل کی
شعبۂ اردو نے کیا اعزاز سے سرفراز

لکھنؤ: کے ایم سی لینگویج یونیورسٹی لکھنؤ کے شعبۂ اردو کے زیرِ اہتمام جشنِ اردو کا انعقاد کیا گیا، جس میں مختلف ادبی و علمی مقابلوں کے ساتھ مشاعرے کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے طلبہ کے علاوہ لکھنؤ کے مختلف کالجوں کی ٹیموں نے بھی شرکت کی۔ پروگرام کا افتتاح صدر شعبۂ اردو پروفیسر ثوبان سعید اور معزز مہمانوں نے کیا۔ جشنِ اردو کے دوران بیت بازی، ادبی کوئز اور مقالہ خوانی سمیت مختلف مقابلے منعقد ہوئے، جن میں طلبہ نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ مقالہ خوانی (Essay Presentation) کے مقابلے میں بی اے سالِ اول کے طالب علم عبدالرحمٰن بیگ، المعروف مرزا فیصل بیگ، بہرائچ نے تیسری پوزیشن حاصل کر کے یونیورسٹی اور اپنے شعبے کا نام روشن کیا۔ تقریباً شام چار بجے مشاعرے کا آغاز ہوا، جس میں یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ لکھنؤ کے معروف شعراء نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر مختلف مقابلوں میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو میڈل، ٹرافی اور اسناد پیش کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر مرزا فیصل بیگ کو بھی تیسری پوزیشن حاصل کرنے پر اعزاز سے نوازا گیا۔

حق بات کا برملا اظہار تھا مولانا کلب صادق کا طرۂ امتیاز

مقصد حسینی ٹرسٹ کے تحت منعقد مجلس سے مولانا سید رضا حسین رضوی کا خطاب

لکھنؤ (پریس ریلیز) (27 نومبر، 2026) حکیم امت، پدم بھوشن ایوارڈ یافتہ، ممتاز شیعہ عالم دین و مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سابق نائب صدر مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق نقوی کی برسی کے موقع پر مقصد حسینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام گذشتہ روز بعد نماز مغربین یعنی شب میں 7 بجے چوک سبزی منڈی واقع امامباڑہ غفرانمآب واقع مولانا مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی و مجلس عزا کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر لندن سے آئے مولانا نورالحسن نے خصوصی طور سے شرکت کی۔ اس کے علاوہ مولانا سید رضا حسین رضوی، مولانا اعجاز حسین، مولانا تفسیر حسین، مولانا شاہد حسین، مولانا نظر عباس رضوی، فضل حسین، عباس میاں اور قاری فیصل بھی پروگرام میں موجود رہے۔ مجلس کے بعد مولانا مرحوم کی قبر پر بھی شرکا نے فاتحہ خوانی بھی کی۔ مجلس کا آغاز تلاوت ربانی سے قاری فیصل نے کیا جبکہ مجلس کو مولانا سید رضا حسین رضوی نے خطاب کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا رضا حسین رضوی نے حکیم امت مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق کی زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے اپنے تعلقات کا بھی ذکر کیا۔ مولانا نے کہا کہ جب میں میری مولانا مرحوم سے ملاقات ہوتی وہ ہمیشہ مجھے اپنے بیٹے کی طرح پیار کرتے اور شفقت بھرے ہاتھ سر پر پھیرتے ہوئے خوب دعاؤں سے نوازتے۔ مولانا نے کہا کہ ڈاکٹر صادق مرحوم ایک مصلح قوم کی حیثیت رکھتے تھے جس کی وجہ سے انہیں حکیم امت اور مصلح قوم کہا جاتا تھا۔ ایک ایسی شخصیت تھے کہ جس کے سایہ دار شجر تلے پہنچ کر ہر کس و ناکس راحت وسکون پا سکتا تھا۔ انہوں یہ بھی کہا کہ مولانا مرحوم حق گوئی میں بڑے بے باک انسان تھے حق بات کہنے میں عہدہ اور مال و دولت کو کبھی خاطر میں نہ لاتے ہوئے حق بات برملا کہہ جانا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ مولانا نے ایک حدیث کے حوالے سے کہا کہ ایک عالم کی موت پورے عالم کی موت ہے۔ آخر میں مولانا نے کربلا کے شہیدوں پر گزری مصیبتوں کا ذکر کیا تو یہاں موجود سبھی کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔

مولانا کلب جواد نقوی نے عراق میں آیت اللہ سید حکیم سے ملاقات کی

لکھنؤ۔ مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری اور امامِ جمعہ مولانا سید کلب جواد نقوی ان دنوں عراق کے دورے پر ہیں۔ سفر کے دوران انہوں نے عراق میں موجود مراجع عظام اور مختلف اہم شخصیات سے ملاقات کی۔ اس موقع پر مجلس قومی ریاستی اتحاد کے سربراہ آیت اللہ سید حکیم نے مولانا کلب جواد نقوی کو مدعو کیا اور ان کا پُرتپاک استقبال کیا۔ ملاقات کے دوران آیت اللہ حکیم نے ہندوستان کے تئیں اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا۔ مولانا نے انہیں ہندوستان آنے کی دعوت دی، جسے قبول کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حالات سازگار ہوتے ہی وہ ضرور ہندوستان آئیں گے۔ ملاقات کے دوران قومی اور بین الاقوامی سطح پر پیروانِ اہلِ بیتؑ کو درپیش چیلنجز پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ آیت اللہ سید حکیم نے اسلامی معاشروں کے درمیان اتحاد اور باہمی یکجہتی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنے والے انتہاپسندانہ نظریات کو مسترد کرنا چاہیے۔ ملاقات کے وقت مولانا کلب جواد نقوی کے ساتھ مولانا رضا حیدر زیدی، مولانا شباب نقوی اور دیگر علمائے کرام بھی موجود تھے۔

وقف کربلا روضۂ حضرت قاسم سے میونسپل کارپوریشن نے غیر قانونی قبضے ہٹوائے

لکھنؤ۔ نیو حیدر آباد واقع وقف کربلا روضۂ حضرت قاسم میں میونسپل کارپوریشن لکھنؤ نے غیر قانونی دودھ ڈیری کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے تمام مویشیوں کو وہاں سے ہٹا لیا۔ وقف کربلا روضۂ حضرت قاسم کے متولی سید لطیف مہدی نے بتایا کہ یہ ہمارا مذہبی مقام ہے اور ہمارے شیعہ طبقے کی عقیدت اس مقدس مقام سے وابستہ ہے۔ مویشیوں کی وجہ سے یہاں حالات انتہائی خراب تھے۔ ہر جگہ گوبر اور گندگی پھیلی رہتی تھی، جس سے ہمارے طبقے کے لوگوں کے جذبات مجروح ہو رہے تھے اور علاقے کا ماحول بھی ناپاک رہتا تھا، جس کی وجہ سے تمام علاقہ مکین بھی پریشان تھے۔ یہاں کافی عرصے سے غیر قانونی ڈیری چلائی جا رہی تھی۔ شیعہ طبقے کے لوگ اس کارروائی کے لیے میونسپل کارپوریشن لکھنؤ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اب یہاں دوبارہ غیر قانونی ڈیری کا کاروبار شروع نہیں ہونے پائے گا۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو ہم دوبارہ اس کی شکایت کر کے اعلیٰ سطحی جانچ اور غیر قانونی ڈیری چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کریں گے۔

مسجدِ معصومیہ میں مجلس آج

لکھنؤ۔ آیت اللہ وحید حسین خراسانی کی مجلس کا انعقاد بروز ہفتہ مسجد معصومیہ، رستم نگر میں نمازِ مغرب کے بعد ہوگا۔ مجلس سے مولانا تقی رضا زیدی خطاب کریں گے۔ مجلس کا اہتمام انجمن غریب العزا نے کیا ہے۔

امام باڑہ غفران مآب میں ''یادِ حکیمِ امت'' آج

لکھنؤ۔ پدم بھوشن اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سابق نائب صدر مولانا (ڈاکٹر) کلب صادق مرحوم کی یاد میں کل بروز ہفتہ امام باڑہ غفران مآب، چوک میں ''یادِ حکیمِ امت'' کا انعقاد کیا جائے گا۔ مرحوم کے صاحبزادے مولانا (ڈاکٹر) کلب سبطین نوری نے بتایا کہ تلاوتِ کلامِ پاک سے شام 7 بجے شروع ہونے والی مجلس سے مولانا فیض عباس مشہدی خطاب کریں گے۔

مچھلی گاؤں میں جشن زہرا یکم دسمبر کو

تحصیل جلالپور کے موضع مچھلی گاؤں میں حسینیہ زہرا امام باڑہ میں جشن زہرہ کمیٹی کے زیر اہتمام یکم دسمبر (منگل) کی رات کو عظیم الشان جشن زہرا کا انعقاد کیا گیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا کے یوم ولادت کے موقع پر گاؤں مچھلی میں کل ہند محفلِ مقاصدہ میں شعرا کا ایک اجتماع ہوگا۔ کوآرڈینیٹر سید انتظار حسین عرف سجن کربلائی نے بتایا کہ منظر بھوپالی، ظفر اعظمی، معروف سرسوی، منور جلالپوری، نایاب بلیاوی، کلیم اصغر بجنوری، شبروز کانپوری، افضل الہ آبادی، فہمی جونپوری، حیدر گونڈوی، مشہد جلالپوری جیسے شعراء اپنی روایتی شاعری پیش کریں گے۔ اور سالانہ تقریب۔ پروگرام کی صدارت مولانا حسن مہدی جلالپوری کریں گے اور نظامت قرطاس کربلائی کریں گے۔ جشن زہرا کمیٹی کے کارکنان تقریب کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

رائے بریلی میں کھاد فروخت کرنے والے 80 مراکز پر چھاپے

رائے بریلی، 27 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے رائے بریلی میں کھاد کی مقررہ قیمت پر فروخت یقینی بنانے اور اس کی کالابازاری پر روک لگانے کے لیے محکمہ زراعت نے بڑے پیمانے پر چھاپہ ماری مہم چلائی۔ اس دوران کھاد فروخت کرنے والے 80 مراکز اور گوداموں کی جانچ کی گئی۔ بے ضابطگیاں پائے جانے پر 3 فروخت کنندگان کے لائسنس معطل کر کے ان کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی گئی، جبکہ 5 اداروں کو نوٹس جاری کیے گئے۔

جامعہ نورالعلوم عتیقیہ کے 11 طلبہ نے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی

جامعہ میں پُروقار تقریبِ ختمِ قرآن کا انعقاد، اساتذہ کی شبانہ روز محنت کو خراجِ تحسین

مہراج گنج بازار ترائی، بلرامپور: قرآن کریم کا حفظ کرنا یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت، سعادتِ دارین اور بہت بڑا اعزاز ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ طلبہ جنہیں اپنے سینوں کو کلامِ الٰہی کے نور سے منور کرنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے، اور مبارک باد کے مستحق ہیں وہ اساتذہ اور والدین جن کی محنت، دعاؤں اور تربیت کے نتیجے میں یہ سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اسی مبارک سلسلے میں جامعہ اہل سنت نورالعلوم عتیقیہ، مہراج گنج بازار ترائی، ضلع بلرامپور کے 11 طلبہ نے تکمیلِ حفظِ قرآن کریم کی عظیم سعادت حاصل کی۔ ان خوش نصیب طلبہ میں حافظ محمد فیضان رضا گنوریہ، حافظ علی حسن تلسی پور، حافظ محمد شاداب مجگواں، حافظ محمد امن تلسی پور، حافظ فرمان رضا اترولہ، حافظ غلام جیلانی اکونہ بازار، حافظ اسرار احمد اکونہ بازار، حافظ محمد دلشاد صاحب نگر، حافظ محمد شمیم فوجدار پوروہ، حافظ محمد صاحب رضا لال پور بشن پور اور حافظ محمد نسیم خان سرسیا شامل ہیں۔ ان طلبہ میں بعض نے ادارے کے مایہ ناز استاذ قاری شہادت علی قادری کی درس گاہ میں اور بعض نے استاذ محترم قاری نورالدین رضوی کی درس گاہ میں حفظِ قرآن کی تکمیل کی۔ دونوں اساتذہ کی مسلسل محنت، خلوص، توجہ، شبانہ روز جدوجہد اور علمی و تربیتی کاوشوں کا یہ ایک روشن ثمرہ ہے کہ ان کے شاگردوں نے اپنے سینوں میں قرآن کریم محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بلاشبہ یہ کامیابی اساتذہ کے لیے باعثِ افتخار، والدین کے لیے سرمایۂ مسرت اور جامعہ کے لیے قابلِ فخر اعزاز ہے۔ اسی مناسبت سے آج جامعہ میں ایک پُروقار تقریبِ ختمِ قرآن منعقد ہوئی، جس میں حفاظِ کرام کے اہلِ خانہ، جامعہ کے اساتذہ، طلبہ اور دیگر معززین نے شرکت کر کے ان نو فارغ حفاظ کی حوصلہ افزائی کی اور اس روحانی مسرت میں شریک ہوئے۔ تقریب کی سرپرستی پیرِ طریقت حضرت مولانا محب الرسول اشرفی صاحب قبلہ نے فرمائی، جب کہ سیادت مفتی عبدالرقیب برکاتی مصباحی اور صدارت مولانا فیاض احمد مصباحی برکاتی، پرنسپل ادارہ ہٰذا نے فرمائی۔ پروگرام کا آغاز حافظ محمد التمش خان متعلم جامعہ ہٰذا کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد قاری نورالدین رضوی اور قاری شفاعت اللہ خان نے نعت و منقبت کے ذریعے محفل کو نورانی و روحانی کیفیت سے آراستہ کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ذاکر حسین مصباحی نے عظمتِ قرآن کریم اور حافظِ قرآن کی اہمیت وفضیلت پر بصیرت افروز گفتگو کی۔ انہوں نے قرآن کریم کے مقام و مرتبے، اس کی تعلیمات سے وابستگی اور حافظِ قرآن کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حفظِ قرآن محض الفاظ کو یاد کر لینے کا نام نہیں، بلکہ قرآن کی حفاظت، اس پر عمل اور اس کے پیغام کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کا عہد بھی ہے۔ حضرت مولانا شیر علی ثقافی نے علمِ دین کی اہمیت وافادیت پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینی تعلیم انسان کو صحیح عقیدہ، صالح کردار اور پاکیزہ زندگی عطا کرتی ہے۔ نئی نسل کو علومِ دینیہ سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور مدارسِ اسلامیہ اس عظیم فریضے کی ادائیگی میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ نظامت کے فرائض حافظ فرمان رضا عتیقی نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ مقررین نے حفاظِ کرام، ان کے والدین اور بالخصوص ان کے اساتذہ کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے ان کی مزید کامیابیوں کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ آخر میں پیرِ طریقت حضرت مولانا محب الرسول اشرفی صاحب قبلہ کی رقت آمیز دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔ دعا میں حفاظِ کرام کے لیے استقامت، قرآن کریم پر عمل کی توفیق، والدین و اساتذہ کے لیے اجرِ عظیم اور جامعہ کی روز افزوں ترقی و سربلندی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ یہ تقریب جہاں حفاظِ کرام اور ان کے اہلِ خانہ کے لیے خوشی و مسرت کا موقع تھی، وہیں جامعہ کے تعلیمی و تربیتی ماحول، اساتذہ کی مخلصانہ جدوجہد اور قرآن کریم سے ادارے کی گہری وابستگی کا بھی ایک خوب صورت مظہر ثابت ہوئی۔

ایل پی ایس سی کراؤن ایتھلیٹکس میٹ 2026 کا شاندار آغاز، مختلف شاخوں کے کھلاڑیوں نے دکھائے جوہر

ATHLETIC MEET 2026 OPEN
TICS MEET 2026
200 M
100

لکھنؤ۔ لکھنؤ پبلک اسکولز (آنند نگر برانچ) کے زیرِ اہتمام دو روزہ 'ایل پی ایس سی کراؤن ایتھلیٹکس میٹ 2026' کا جمعہ کے روز ناردرن ریلوے اسٹیڈیم میں شاندار افتتاح ہوا۔ 27 اور 28 نومبر تک جاری رہنے والے اس کھیل میلے کا افتتاح مہمانِ خصوصی ڈویژنل ریلوے منیجر (ڈی آر ایم) سنیل کمار ورما اور مہمانِ اعزازی ڈویژنل اسپورٹس سیکریٹری پریتی سنگھ نے فضا میں رنگ برنگے غبارے چھوڑ کر کیا۔ اس موقع پر لکھنؤ پبلک اسکولز اینڈ کالجز کے مینجنگ ڈائریکٹر سشیل کمار بھی خصوصی طور پر موجود رہے۔ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی سنیل کمار ورما نے کہا کہ کھیل زندگی میں نظم وضبط، لگن اور خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو اسپورٹس مین اسپرٹ کے ساتھ اپنے مقصد کی جانب مسلسل آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ اس مقابلے میں لکھنؤ کے علاوہ بارہ بنکی، بریلی، مادھو گنج اور سیتاپور شاخوں کے طلبہ بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ پہلے دن مختلف عمر کے زمروں میں 200 میٹر، 300 میٹر اور 3000 میٹر دوڑ، ریلے ریس، شاٹ پٹ، لانگ جمپ، ہائی جمپ اور ڈسکس تھرو جیسے ٹریک اینڈ فیلڈ مقابلوں میں کھلاڑیوں نے اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ آنند نگر برانچ کی پرنسپل مینا تیواری اور سنندا ماتھر کی نگرانی میں منعقد ہونے والی اس میٹ کا مقصد بچوں میں ٹیم ورک اور قائدانہ صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ مہمانوں نے شرکاء کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

تاریخ کی ازسرِ نو تدوین میں قومی شعور کی شمولیت وقت کی اہم ضرورت ہے: سنجے شری ہرش

لکھنؤ، 27 نومبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں پنڈت دین دیال اپادھیائے ریسرچ چیئر کے زیرِ اہتمام وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں 'تاریخ کی ازسرِنو تدوین میں قومی شعور' کے موضوع پر ایک مذاکرے کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس مذاکرے کے مہمان خصوصی مقرر کی حیثیت سے نئی دہلی کی تاریخ سنکلن سمیتی کے قومی معاون تنظیمی سکریٹری سنجے شری ہرش نے شرکت کی اور ہندوستانی تاریخ نویسی کی روایت، اس کے بنیادی زاویۂ نظر اور قومی شعور کی اہمیت پر تفصیلی اظہار خیال کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں سنجے شری ہرش نے کہا کہ ہندوستان کی قدیم تاریخ نویسی کی روایت نہایت ثروت مند رہی ہے۔ اس مذاکرے کی نظامت پنڈت دین دیال اپادھیائے ریسرچ چیئر کے ڈائریکٹر شری انشل پانڈے نے کی اور استقبالیہ کلمات ڈاکٹر منیش کمار نے پیش کیے۔ آخر میں ریسرچ چیئر کے رکن ڈاکٹر نیرج شکلا نے اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کے اساتذہ، طلبہ اور ریسرچ اسکالرز بڑی تعداد میں موجود رہے۔

فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کا رکن بنائے جانے پر ایڈوکیٹ طاہر حسین کو مبارکباد

لکھنؤ: شیعہ کلیان پریشد کے صدر سید شان حیدر نے ایڈوکیٹ طاہر حسین کو فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی اتر پردیش کا نو مقررہ رکن بنائے جانے پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے ایڈوکیٹ طاہر حسین کو اس اہم ذمہ داری کے لیے منتخب کرنا ایک لائقِ تحسین اور قابلِ ستائش قدم ہے۔ حکومت کا یہ فیصلہ اقلیتی طبقے کے افراد کی صلاحیتوں اور خدمات کے اعتراف کی بہترین مثال ہے۔ سید شان حیدر نے امید ظاہر کی کہ ایڈوکیٹ طاہر حسین اپنی صلاحیتوں، تجربات اور خدمت کے جذبے کے ساتھ کمیٹی کی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دیں گے اور سماج کے پسماندہ و ضرورت مند طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے مؤثر کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے حکومت کے اس مثبت فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات سے سماج میں باہمی اعتماد، ہم آہنگی اور ترقی کے نئے راستے ہموار ہوتے ہیں۔

اودھ نامہ

ڈرامائی مواد اور سماجی سوچ

آج تیزی سے بدلتے عہد میں یہ طے کرنا ضروری ہوگیا ہے کہ کیا ہم محض تفریح کے نام پر اپنے ہی لوگوں کے مذہبی شعور، شائستگی، تہذیبی اور اسلامی ثقافتی اقدار کو آہستہ آہستہ کھو رہے ہیں یا نئے تہذیب و اقدار کے نئے پیمانے بنا رہے ہیں جن میں ہماری تہذیبی اقدار کو دفن کیا جارہا ہے۔ آج ہمارے پڑوسی ملک پاکستان کے ڈراموں کی مقبولیت مسلمہ ہے۔ اور ہندوستان میں ان کی مقبولیت ہندوستانی ڈراموں سے بھی زیادہ ہے۔ پاکستانی ڈرامے بھارت میں خاص طور پر اردو بولنے والے گھروں میں بڑی دلچسپی سے دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن یہ مقبولیت ایک اہم سوال بھی پیدا کرتی ہے کہ کیا ان ڈراموں کے موضوعات ہماری عائلی، اخلاقی اور اسلامی اقدار پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ یہ صرف دلچسپی اور تفریح کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ میڈیا کے ذریعے معاشرے کے نظریاتی مناظر کو تبدیل کرنے کا معاملہ ہے۔ ان ڈراموں میں بے وفائی، طلاق، گھریلو تشدد، غیر ازدواجی تعلقات یا خاندانی جھگڑوں کو دکھانا فطری طور پر غلط نہیں ہے۔ یہ مسائل معاشرے میں موجود ہیں اور ان پر بحث ہونی چاہیے، لیکن سوال یہ ہے کہ کہانی انھیں کیسے پیش کرتی ہے۔ کیا نامناسب رشتہ غلط ثابت ہوتا ہے یا اسے محبت کہہ کر مزید خوبصورت بنادیا جاتا ہے؟ کیا ناجائز تعلقات کے نتائج دکھائے گئے ہیں یا جذباتی شاعری، خوبصورت مناظر اور رومانوی مکالموں کے ذریعے انہیں مزید دلکش بنایا گیا ہے۔ یہیں سے تفریح اور اخلاقیات کے درمیان کی لکیر دھندلی ہونے لگتی ہے۔

ہندوستانی معاشرے اور بالخصوص اسلامی معاشرے میں شادی، مرد اور عورت کے درمیان تعلقات کے لیے ایک خالص اور مناسب طریقہ کے طور پر قائم ہے۔ لیکن جب ڈراموں کی کہانیوں کا بڑا حصہ غیر محرم کے ساتھ قربت، خفیہ ملاقاتیں، رومانوی گفتگو، شادی سے باہر رومانس اور جذباتی لگاؤ کے گرد گھومتا ہے تو یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ ناظرین کے ذہنوں میں رشتوں کی کیسی تصویر بن رہی ہے۔ حد تو یہ ہوگئی کہ یہاں کی عدالت نے بھی اس طرح کے فیصلے دئے ہیں کہ ایک شادی شدہ مرد یا عورت دونوں ہی آپسی رضامندی سے لو ان میں رہ سکتے ہیں۔ مسئلہ صرف ایک منظر کا نہیں ہے، بلکہ انہی غیر اخلاقی، غیر مذہبی رشتوں کی بار بار تصویر کشی کا ہے جو پرکشش اور عام ہے۔ اسلام میں حیا صرف لباس کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ نگاہ، گفتگو، رویہ اور کردار کا بھی ایک معیار ہے۔ لیکن جب کیمرہ کا استعمال فزیکل ڈسپلے، جسمانی قربت، اور جرات مندانہ مناظر کو بیانیہ کے لوازمات سے ہٹ کر دکھانے کے لیے کیا جاتا ہے، تو یہ فنکارانہ کوشش سے زیادہ تجارتی ٹول بن جاتا ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ اس طرح کے مواد کو اکثر جدید ہونے، آزادی حاصل کرنے اور اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کے نام پر پیش کیا جاتا ہے، جب کہ حقیقی آزادی اور ہر خواہش کو جائز قرار دینے کے درمیان فرق کی دنیا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان بے وفائی، ساس اور بہو کی دشمنی، بہن بھائیوں کی سازشیں، وراثت کے جھگڑے، دوسری شادی پر اکھاڑ پچھاڑ، رشتوں میں خیانت، یہ موضوعات ڈراموں میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔

ان ڈراموں کا اثر ہندوستانی مسلم کمیونٹی کے نکاح اور ولیمہ کی تقریبات میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ نکاح جسے اسلام نے انتہائی سادہ اور آسان رکھا تھا، اب ڈرامے کی چمک دمک سے متاثر ہوکر نمائش اور مقابلے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ نئی رسومات جیسے مہندی، ہلدی، موسیقی، اور شاہانہ سٹیجز، غیر ضروری سجاوٹ اور حد سے زیادہ اسراف عام ہوتا جارہا ہے۔ نتیجہ متوسط طبقے اور غریب والدین پر سماجی دباؤ بڑھ رہا ہے، شادی کو مشکل بنا رہا ہے اور دیگر سماجی مسائل کو جنم دے رہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ میڈیا یا معاشرے کا آئینہ ہے، لیکن یہ ہمیشہ ایسا نہیں رہتا۔ یہ معاشرے کے دیکھنے، سوچنے اور زندگی گزارنے کے انداز کو بھی بدل سکتا ہے۔ یہ اعتراض محض جذباتی یا فرقہ وارانہ نہیں ہے۔

یہ ضرور ہے کہ ان مطالعات کو قطعی ثبوت قرار نہیں دیا جاسکتا کہ ڈرامے دیکھنے سے ہر دیکھنے والے کا اخلاق بگڑ جاتا ہے۔ تاہم ڈرامائی مواد اور سماجی سوچ کے درمیان تعلق سنجیدہ تحقیق کا موضوع ہے۔ کمیونٹی کی شناخت ایک جھٹکے میں تباہ نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی تبدیلی بہت خاموشی سے ہوتی ہے۔ پہلے پہل کچھ عجیب لگتا ہے، پھر عام ہوجاتا ہے، اور آخر کار جو کوئی اس پر اعتراض کرتا ہے اسے پرانی سوچ کا دامن تھامے ہوئے سمجھا جاتا ہے۔

آخر کار، یہ بحث کسی فن پارے کو رد کرنے کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ اس کو سمجھداری اور سمجھداری کے ساتھ حاصل کرنے کے بارے میں ہے۔ ہم ڈرامے یا تفریح کی کسی بھی شکل پر مکمل پابندی نہیں لگا سکتے اور نہ ہی ہر کہانی کو ایک ہی پیمانہ سے پرکھنا عقلمندی ہے۔ لیکن یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جو کچھ ہم روزانہ دیکھتے اور سنتے ہیں وہ آہستہ آہستہ ہمارے ذوق، ہماری زبان، رشتوں کے بارے میں ہماری سمجھ اور یہاں تک کہ ہماری شادی کی رسومات کو بھی تشکیل دیتا ہے۔ خواہ یہ شادیوں اور شادیوں کے استقبال کی سادگی ہو، یا رشتوں میں شائستگی اور احترام، یہ محض فرسودہ کنونشن نہیں ہیں، بلکہ وہ بنیادیں ہیں جو معاشرے کو برقرار رکھتی ہیں۔ صرف اس صورت میں جب والدین اور نوجوان تفریح اور حقیقت کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے مل کر کام کریں گے تو ہم اپنے وقار کو محفوظ رکھ سکیں گے، ورنہ جو کچھ آج محض تفریح نظر آتا ہے وہ کل ہماری مذہبی شناخت اور مذہبی شعور کو خاموشی سے تباہ کرسکتا ہے۔

کیا آئین کو بتدریج بے اثر بنایا جارہا ہے

راجندر چندر کانت رائے

26 نومبر کو ہمارے ملک میں یومِ آئین منایا جاتا ہے، کیونکہ آئین ہی نے ہندوستان کو جمہوری ملک بنایا۔ اس نے ہر بالغ شہری کو ووٹ دینے کا حق دے کر اسے اقتدار کا فیصلہ کرنے والے کی حیثیت و وقار عطا کیا۔ اسی آئین کی تشکیل کے لیے آزادی کے بعد ایک منتخب دستور ساز اسمبلی قائم کی گئی تھی۔ پہلی بار دستور ساز اسمبلی کے قیام کا مطالبہ 1895 میں بال گنگادھر تلک نے کیا تھا اور پانچویں اور آخری بار 1938 میں جواہر لعل نہرو نے نہ صرف اس مطالبے کو دہرایا تھا بلکہ دستور ساز اسمبلی بنانے کا فیصلہ بھی کیا تھا۔ اس کے اراکین کے انتخاب کے لیے جولائی 1946 میں انتخابات ہوئے اور دستور ساز اسمبلی کے اراکین بالغ رائے دہی کی بنیاد پر بالواسطہ طور پر منتخب کیے گئے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد 389 اراکین میں سے ہندوستان میں صرف 299 اراکین رہ گئے تھے۔ ان میں 229 منتخب اور 70 نامزد اراکین تھے۔ خواتین اراکین کی مجموعی تعداد 15 تھی، درج فہرست ذاتوں کے 26 اور درج فہرست قبائل کے 33 اراکین تھے۔ دستور ساز اسمبلی کی تشکیل کا ایک تاریخی پہلو بھی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ کے بعد جولائی 1945 میں برطانیہ میں جیمز ایٹلی کی قیادت میں نئی حکومت بنی تھی۔ اس حکومت نے ہندوستان کے تعلق سے اپنی نئی پالیسی کا اعلان کیا اور آئین بنانے والی ایک کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا۔ ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ کا حل نکالنے کے لیے برطانوی وزیراعظم نے کابینہ کے 3 وزیروں لارنس، کرپس اور الیگزینڈر پر مشتمل ایک وفد کیبنٹ مشن کے نام سے ہندوستان بھیجا تھا۔

دستور ساز اسمبلی نے اپنا کام یکم دسمبر 1946 سے شروع کیا۔ جواہر لعل نہرو، ڈاکٹر راجندر پرساد، بھیم راؤ امبیڈکر، سردار ولبھ بھائی پٹیل، شیاما پرساد مکھرجی اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسے مجاہدین آزادی اس کے اہم اراکین میں شامل تھے۔ سچدانند سنہا اس اسمبلی کے پہلے صدر بنے، لیکن بعد میں ڈاکٹر راجندر پرساد کو صدر منتخب کیا گیا اور بھیم راؤ امبیڈکر کو دستور ساز کمیٹی کا صدر بنایا گیا تھا۔ دستور ساز اسمبلی نے 2 سال، 11 ماہ اور 18 دن کے دوران 114 دن اجلاس منعقد کیے تھے۔ اس کے اجلاس میں پریس اور عوام کو شرکت کی مکمل آزادی دی گئی تھی۔ دستور ساز اسمبلی کے اراکین ہی ہندوستان کی پہلی پارلیمنٹ کے اراکین بنے۔

ہندوستان کو جمہوریہ بنانے والے عظیم آئین کے تئیں عقیدت اور تشکر کا اظہار کرنے کے لیے ہی یومِ آئین منایا جاتا ہے۔ لیکن اس بار شہریوں کے دلوں میں اپنے آئین کے تئیں عقیدت اور تشکر کے ساتھ اندیشے بھی وابستہ ہیں۔ آئینی اداروں کے ساتھ موجودہ حکومت کے رویے نے بہت سے سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ جمہوریت میں عوام کے ذریعہ منتخب کیے گئے اراکین پارلیمنٹ ہی اکثریت کی بنیاد پر حکومت بناتے ہیں۔ آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے انتخابات کرانے کے لیے آئین کے آرٹیکل 324 کے تحت 25 جنوری 1950 کو ہندوستانی الیکشن کمیشن قائم کیا گیا تھا۔ یہ ایک خودمختار اور نیم عدالتی ادارہ ہے۔ ابتدا میں 15 اکتوبر 1989 تک یہ صرف چیف الیکشن کمشنر پر مشتمل ایک رکنی ادارہ تھا، لیکن الیکشن کمشنر ترمیمی ایکٹ 1989 کے بعد اسے کثیر رکنی ادارہ بنادیا گیا۔ 16 اکتوبر 1989 سے یکم جنوری 1990 تک یہ 3 رکنی کمیشن رہا۔ اس کے بعد 2 جنوری 1990 سے 30 ستمبر 1993 تک یہ دوبارہ ایک رکنی کمیشن بن گیا اور یکم اکتوبر 1993 سے اسے پھر 3 رکنی کمیشن بنادیا گیا۔ چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنرز کی تقرری ہندوستان کے صدر کرتے ہیں۔ ان کا اعزاز اور تنخواہ سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر ہوتی ہے اور چیف الیکشن کمشنر کو پارلیمنٹ کے ذریعہ صرف مواخذے کے عمل سے ہی عہدے سے ہٹایا جاسکتا ہے۔

مودی حکومت چیف الیکشن کمشنر اور دیگر کمشنرز کے انتخاب کے لیے 2023 میں 'دی چیف الیکشن کمشنر اینڈ ادر الیکشن کمشنر ایکٹ' لے کر آئی تھی۔ انتخاب کرنے والی کمیٹی کے صدر وزیراعظم تھے، جبکہ اس کے ایک رکن وزیر داخلہ امت شاہ اور دوسرے رکن قائد حزب اختلاف راہل گاندھی تھے۔ اس طرح اس کمیٹی میں حکومت کو اکثریت حاصل تھی اور وہ اپنی مرضی کا چیف الیکشن کمشنر منتخب کرسکتی تھی۔ پہلے اس کمیٹی میں کسی وزیر کے بجائے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ہوا کرتے تھے، لیکن نئے ضابطے کے تحت انہیں ہٹادیا گیا تھا۔ راہل گاندھی نے ایسی کمیٹی پر ہی اپنا اعتراض درج کرادیا تھا، لیکن اسے نظرانداز کرتے ہوئے گیانیش کمار کو موجودہ چیف الیکشن کمشنر بنانے کا فیصلہ نصف شب کو کیا گیا تھا، جبکہ نئے قانون کے خلاف سماعت سپریم کورٹ میں زیرغور تھی۔ ہندوستانی آئین کو نقصان پہنچانے کا یہ کوئی پہلا اور آخری معاملہ نہیں ہے۔ اس کے بعد تو جیسے آئین اور آئینی اداروں کو تباہ کرنے کا کھیل ہی شروع ہوگیا۔ برسر اقتدار لوگوں کے ذریعہ انتخابی عمل کو تباہ کیا جارہا ہے، اپنے مفادات کے لیے ضابطوں کو توڑا مروڑا جارہا ہے۔ اس کے لیے فرضی ووٹر لسٹس تیار کی گئیں، کروڑوں ووٹرز کو ووٹر لسٹ سے باہر کرکے ان کی شہریت ہی کو شک کے دائرے میں ڈال دیا گیا۔ ای وی ایم جلانے اور ان کے غلط استعمال کی خبریں بھی سامنے آئیں۔

ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے، جہاں اقتدار کا جمہوری ارتکاز ہمارے گاؤں تک ہے۔ ہمارے ملک میں کثیر جماعتی نظام ہے اور پنچایتی راج نظام کے تحت گاؤں، ترقیاتی بلاکوں، اضلاع اور شہروں کی اپنی منتخب انتظامیہ ہے۔ جمہوریت اسی وقت زندہ اور دیرپا ہوسکتی ہے، جب اس میں شفافیت اور عوام کے تئیں جواب دہی کا اعلیٰ ترین جذبہ بھی موجود ہو۔ آج دنیا بھر میں ہمارے آئین اور جمہوریت کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ امریکہ میں قائم فریڈم ہاؤس نے 2021 میں شائع ہونے والی اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ ہندوستان ایک آزاد ملک ہونے کا درجہ گنوا چکا ہے۔ سویڈن کی گوتھن برگ یونیورسٹی کے ادارے 'ورائٹیز آف ڈیموکریسی' (وی-ڈیم) نے ہندوستان کو ان ملکوں کی فہرست میں شامل کیا ہے جو مسلسل زوال پذیر آمرانہ نظام بن گئے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ ہندوستان کا جمہوری عمل ملک کو 'انتخابی آمریت' میں تبدیل کرنے کی خاطر 'تیزی سے زوال کے راستے' پر گامزن ہے۔ اس رپورٹ میں پاکستان کے ساتھ ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ''ہندوستان اب اتنا ہی آمرانہ ہے جتنا پاکستان۔ ہندوستان کی حالت اس کے پڑوسی ملکوں نیپال اور بنگلہ دیش سے بھی بدتر ہے۔ عام طور پر ہندوستان میں حکومت نے ناقدین کو خاموش کرانے کے لیے بغاوت، ہتک عزت اور دہشت گردی مخالف قوانین کا استعمال کیا ہے۔''

اسٹیون لیوٹسکی اور ڈینیئل زبلٹ نے اپنی کتاب 'ہاؤ ڈیموکریسیز ڈائی' میں بتایا ہے کہ ''منتخب آمر کس طرح انہی جمہوری اداروں کو توڑ پھوڑ کر تباہ کرتے ہیں، جنہیں حدود میں رکھنے کی ذمہ داری خود انہی پر ہوتی ہے۔ کچھ سیاست داں تو یہ کام ایک ہی جھٹکے میں کردیتے ہیں، لیکن بیشتر جمہوریت پر حملہ آہستہ آہستہ اور مرحلہ وار ہوتا ہے۔ اکثر اس کے ابتدائی مرحلوں میں تو یہ دکھائی بھی نہیں دیتا۔ انتخابات ہوتے رہتے ہیں۔ حزب اختلاف کے سیاست داں پارلیمنٹوں میں بیٹھتے ہیں۔ اخبارات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہر قدم معمول کے مطابق ہی محسوس ہوتا ہے اور جمہوریت کو تباہ کرنے والے حکومتی اقدامات قانونی جواز کا نقاب اوڑھے رہتے ہیں۔'' ذرا سوچ کر دیکھیے کہ کیا ہمارے ملک میں بھی یہی نہیں ہو رہا ہے۔ آئین کو بتدریج بے اثر بنایا جارہا ہے۔ ایسی کوششیں جاری ہیں جو اسے بالکل بے وقعت کردیں۔ خاص طور پر آئین کا حصہ 3، یعنی بنیادی حقوق، اور حصہ 4، یعنی ریاستی پالیسی کے رہنما اصول، جو ہندوستان کو ایک فلاحی ریاست ہونے کا وقار عطا کرتے ہیں۔ وزیراعظم کا دفتر الیکشن کمشنرز کی میٹنگ بلانے کی جسارت کرتا ہے اور الیکشن کمشنر آئینی بالادستی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سر جھکا کر حاضری دینے کے لیے آمادہ نظر آتے ہیں۔ اپنے مفادات کی تکمیل اور مفادات کے تحفظ کے لیے فوجی درجے کے جاسوسی سافٹ ویئر پیگاسس کا استعمال کرتے ہوئے پکڑے جانے پر حکومت بے شرمی سے جھوٹ بولنے سے بھی گریز نہیں کرتی۔

ہندوستان کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر ایسی رائے قائم ہوچکی ہے کہ ہندوستان تیزی سے ایک 'نسلی جمہوریت' میں تبدیل ہوتا جارہا ہے، جہاں اکثریتی طبقے کی شناخت کو قوم کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جاتا ہے اور مذہبی اقلیتوں کو ان کی شہری حیثیت سے محروم کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ انہیں نگرانی کرنے والے گروہوں کے ذریعہ پریشان کیا جاتا ہے۔ ووٹر لسٹ سے بڑی تعداد میں ووٹرز کو ہٹانے جیسے اقدامات کے ساتھ ای وی ایم کے ذریعہ ہونے والے انتخابات بھی شک کے دائرے میں ہیں۔ اس میں تکنیکی طریقوں سے چھیڑ چھاڑ کیے جانے کے امکان کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ اس بار یومِ آئین محض ایک 'غیر محسوس یادگار' نہیں، بلکہ اس کے انعقاد کے ساتھ گزشتہ کئی برسوں سے ملک میں پیش آنے والے ایسے واقعات کی چھاپ بھی ہے، جنہوں نے ہمارے آئین کو لہولہان کیا ہے۔ اس کی حرمت اور بالادستی کو خاک میں ملانے کے شعوری اور مجرمانہ اقدامات کیے گئے ہیں۔☆☆☆

مودی جی کو گھیرنے اپوزیشن کو کیا کرنا ہوگا؟

محمد ریاض احمد

وزیراعظم نریندر مودی اور امیت شاہ کی جوڑی فی الوقت کافی پریشان دکھائی دیتی ہے ایک طرف GEN-Z نے انہیں پریشان کررکھا ہے تو دوسری طرف راہول گاندھی ایسا لگتا ہے کہ مودی جی پر نفسیاتی دباؤ بنائے رکھنے میں کامیاب ہوگئے۔ مودی جی نے 2014 میں اپنی کامیابی اور پہلی میعاد کے دوران یہ سوچ لیا تھا کہ ان کا شو ون میاں شو ہوگا، بحیثیت وزیراعظم پہلی اور دوسری میعاد میں وہ ون میاں شو کا رجحان برقرار رکھنے میں وہ کامیاب ہوگئے لیکن ان کی تیسری میعاد ایسا لگتا ہے کہ اپنے ساتھ کئی ایک پریشانیاں کئی چیالنجس بھی لائی ویسے بھی مودی جی گجرات میں مسلمانوں کی نسل کشی کے معاملہ میں دنیا بھر میں کافی بدنام ہوچکے تھے لیکن انہیں کسی نہ کسی طرح خود قانون کی پکڑ سے بچالیا اس معاملہ میں کانگریس میں عزم و حوصلہ کی کمی کو ذمہ دار قرار دیا جاسکتا ہے، کانگریس سخت کارروائی کرتی تو حالات کچھ اور ہوتے۔ (گجرات فسادات 2002 میں برپا کئے گئے اور 2004 سے لے کر 2014 تک مرکز میں اور ملک کی کئی ریاستوں میں کانگریس اور اس کے اتحادیوں کی حکومتیں تھی، مثال کے طور پر 2004 میں تقریباً 11 ریاستوں میں یوپی اے کا اقتدار تھا جبکہ 2014 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران 13 ریاستوں میں یوپی اے اقتدار پر فائز تھی جن میں 9 ریاستوں میں صرف کانگریس کی حکومتیں تھی جن میں کرناٹک، ہریانہ، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، آسام، اروناچل پردیش میگھالیہ منی پور اور میزورام شامل ہیں) بہرحال ہم بات کررہے تھے مودی جی کی پریشانی کی، 2024 کے عام انتخابات کی مہم میں مودی جی اور بی جے پی لیڈران بڑے غرور و تکبر سے یہ کہنے لگے تھے کہ اب کی بار 400 پار لیکن عوام نے مودی اینڈ کمپنی کے غرور و تکبر کو خاک میں ملادیا بلکہ اسے اپنے پیروں تلے روند کر رکھ دیا۔ اس طرح بی جے پی 400 پار کی بجائے 240 نشستوں تک ہی محدود ہوکر رہ گئی۔ پھر اسے چندرا بابو نائیڈو کی تلگو دیشم اور نتیش کمار کی جے ڈی یو کی بیساکھیوں کا سہارا لینا پڑا کیونکہ وہ جادوئی عدد 272 سے بہت پیچھے رہ گئی۔ یہاں تک کہ مودی جی کو اپنے پارلیمانی حلقہ وارانسی میں بڑی مشکل سے کامیابی حاصل ہوئی کئی کانگریسی قائدین نے یہ الزام عائد کیا کہ مودی جی بھی دھاندلیوں کے باعث کامیاب ہوئے۔ دھاندلیوں کے نتیجہ میں ان کی ناکامی کو کامیابی میں بدلا گیا۔ کانگریس کے اس الزام کی بی جے پی قائدین تردید کرتے رہے۔ جہاں تک مودی جی کی موجودہ پریشانی کا سوال ہے لوک سبھا میں قائد اپوزیشن راہول گاندھی سے لے کر پارٹی کا ہر چھوٹا بڑا لیڈر مودی جی کا برسر عام مذاق اڑا رہے ہیں۔ کانگریس قائدین نے اب مودی جی کو طنز و طعنوں کا شکار بناتے ہوئے ان کے بارے میں کچھ اس طرح ریمارکس کیا ''56 کا سینہ اور حال بھیگی بلی جیسا'' کانگریس نے انہیں ٹیلی پرامیٹر کا عادی وزیر اعظم بھی کہا۔ بعض مرتبہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کانگریسی اور دوسرے اپوزیشن قائدین مودی جی پر تنقید کے معاملہ میں تمام اخلاقی حدود عبور کر جارہے ہیں، مثال کے طور پر احاطہ پارلیمنٹ میں اپوزیشن ارکان پارلیمان اپنے ہاتھوں میں چھوٹا کھلونا بندر لئے ''56 کا چھوٹا بندر'' جیسا نعرہ بلند کررہے تھے۔ دراصل ان کا اشارہ ہمارے عزت مآب وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف تھا۔ سارا ہندوستان بآسانی سمجھ گیا کہ وہ چھوٹا بندر کون ہے۔ ایک بات ضرور ہے کہ اپوزیشن قائدین کو مودی جی پر اس قسم کے طنز و طعنوں کے تیر برساتے ہوئے مودی جی کا نہیں تو کم از کم ان کے عہدہ یعنی عہدہ وزارت عظمی کا وقار ملحوظ رکھنا چاہئے۔ فی الوقت اس حقیقت سے بی جے پی اور اس کی سرپرست تنظیم آر ایس ایس کے ساتھ ساتھ سنگھ پریوار کے قائدین انکار نہیں کرسکتے کہ اپنی تیسری میعاد میں مودی جی کی نہ صرف مقبولیت میں کمی آئی ہے بلکہ وہ اور ان کی حکومت کافی بدنام بھی ہوئے۔ GEN-Z نے تو انہیں کئی برے القابات عطا کئے یہاں تک کہ دھروراٹھی، نیہا بورا، کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیکے، ان ساتھیوں نے وزیراعظم کو نااہل تک قرار دیا جبکہ راہول گاندھی نے مودی جی کے ساتھ ساتھ امیت شاہ، آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت، مشیر قومی سلامتی اجیت دوول اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار وغیرہ پر ''غداران وطن'' کا لیبل چسپاں کردیا۔ حالیہ عرصہ کے دوران راہول گاندھی نے مودی جی کو ایک نہیں دو نہیں بلکہ تین مرتبہ کھلے مباحث کا چیالنج کیا ہے۔ راہول گاندھی نے مودی جی کو للکارتے ہوئے پرزور انداز میں کہا ''میرے ساتھ مباحث کے بعد نریندر مودی عہدہ وزارت عظمی پر برقرار نہیں رہیں گے، راہول گاندھی کے مطابق انہوں نے پارلیمنٹ میں کئی ایک مسائل پر بحث کرنے کی کوشش کی لیکن ایوان میں انہیں کسی مسئلہ پر آواز اٹھانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ ان کی آواز دبانے کی خاطر مائک تک بند کردیئے گئے۔ یہ دراصل مودی اور ان کی حکومت کا ڈر ہے اسی ڈر کے نتیجہ میں مودی جی کھلے مباحث میں حصہ لینے سے گریز کررہے ہیں۔ راہول گاندھی کا کہنا ہے ''میری گیارنٹی ہے ون ٹو ون مباحث کے بعد وزیراعظم مودی وزیراعظم نہیں رہیں گے۔ راہول گاندھی اسبات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں طلبہ، کسانوں، ایس آئی اور، ووٹ چوری، چین کی دراندازی کے مسئلہ پر اظہار خیال کی بھرپور کوشش کی۔ یہاں تک کہ سابق فوجی سربراہ جنرل منوج مکند نروانے کی کتاب Four Stars of DISTINY پر بحث کے لئے کہا لیکن انہیں موقع نہیں دیا گیا ایسے میں انہوں نے مودی جی کو کھلے مباحث کا چیالنج کیا اور یہاں تک کہہ دیا کہ اس معاملہ میں آپ ہی وقت اور مقام طے کریں اور اڈوانی یا موہن بھاگوت کو جج بنائیں لیکن مودی جی کے منہ پر خاموشی کا تالا لگ گیا ہے، مودی جی کی طرف سے وزیر داخلہ امیت شاہ جواب دے رہے ہیں کہ پارلیمنٹ میں بحث کیجئے کانگریس مودی جی اور ان کی حکومت کو اڈوانی کے کئی معاملات میں بھی گھیر رہی ہے۔ کانگریس ترجمان جے رام رمیش نے مودی حکومت کو مزید شرمسار کرتے ہوئے بانگ دہل یہ الزام عائد کیا کہ مہاراشٹرا کے ضلع ستارا میں 1500 میگاواٹ پاور پراجکٹ کی لاگت میں اچانک 99 فیصد کمی کئے جانے سے متعلق رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد کئی ایک سوالات اٹھائے اور ان تمام معاملات کی تحقیقات کے لئے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) تشکیل دینے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ 1500 میگاواٹ کے تارلی پمپڈ اسٹوریج پاور پراجکٹ کی لاگت 5675 کروڑ روپے سے گھٹا کر محض 56.75 کروڑ روپے ظاہر کی۔ راہول گاندھی اور کانگریسی قائدین کی مسلسل تنقیدوں سے تنگ مودی جی اب یہ کہنے لگے ہیں کہ ان دنوں بعض لوگ دستور کو اپنی جیب سے نکال کر سمجھتے ہیں کہ ملک کا دستور اور جمہوریت ان کی جیب میں ہے۔ ملک کے موجودہ حالات میں کانگریس اور اپوزیشن کو سب سے پہلے چین کی دراندازی ہندوستانی علاقوں پر اس کے قبضہ (جیسا کہ راہول گاندھی اور خود بی جے پی کے سابق رکن پارلیمنٹ سبرامنیم سوامی و دیگر الزامات عائد کرتے رہے ہیں) سے متعلق ملک کے کونے کونے میں اور گھر گھر پہنچ کر لوگوں کو واقف کروانا چاہئے انہیں ثبوت وشواہد اور دلائل کے ساتھ یہ بتانا چاہئے کہ چین نے ہمارے کتنے علاقہ پر قبضہ کیا ہے۔ مودی حکومت میں مہنگائی کس قدر آسمان کو چھونے لگی ہے۔ نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح بڑھ گئی ہے نتیجہ میں ان میں مایوسی پائی جاتی ہے، ڈالر کے مقابلہ روپے کی قدر میں آزاد ہندوستان کی تاریخ کی بدترین گراوٹ آئی ہے۔ خواتین حدتو یہ ہیکہ 3 اور 4 سال عمر کی لڑکیوں کی عصمتیں بھی محفوظ نہیں ہیں، خارجہ پالیسی پوری طرح ناکام ہوکر رہ گئی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا خوف چھایا ہوا ہے۔ پٹرول، ڈیزل اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اس قدر زیادہ اضافہ ہوا ہے کہ عام آدمی کو اب 90 روپے کیلو چاول خریدنا پڑ رہا ہے۔ طلبا اور کسان پریشان ہیں حکومت کسانوں کے معمولی قرض کو معاف نہیں کرتی اپنے صنعت کار دوستوں کے قرض معاف کرنے میں کوئی تاخیر نہیں کرتی جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مالی سال 2014-15 سے لے کر مالی سال 2024-25 کے دوران مودی حکومت نے بڑے صنعتی اداروں اور خدمات سے متعلق شعبہ کے تقریباً دس لاکھ کروڑ روپے قرض معاف کئے۔ بہرحال مودی کا مضحکہ اڑانے اور ان پر الزامات کی بجائے ان الزامات کو عوام کے سامنے بہتر اور موثر انداز میں پیش کرنے کی حکمت عملی پر اپوزیشن کو عمل کرنا چاہئے۔ تب کہیں عوام مودی اینڈ کمپنی کو گھر کا راستہ دکھائے گی ورنہ مودی کا کچھ نہیں ہوگا۔

☆☆☆

اجیت ڈوبھال کو امریکی عدالت کا سمن کیا گل کھلائے گا؟

ڈاکٹر سلیم خان

چین کے اندر منعقدہ ٹرمپ، جن پنگ اور پوتن کی براہِ راست ملاقات نے اچانک عالمی منظرنامہ بدل دیا ہے۔ چین خلاف ہندوستان کو استعمال کرنے کی ضرورت امریکہ کو مودی جی کی نازبرداری پر مجبور کرتی تھی لیکن اب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چینی صدر سے ٹکراؤ کی حکمت عملی چھوڑ کر گفت و شنید سے مسائل حل کرنے فیصلہ کرلیا ہے۔ اس لیے امریکہ کے نزدیک اب عالمی شطرنج کی بساط پر ہندوستان کی حیثیت وزیر سے گھٹ کر پیادے کی سی ہوگئی۔ اس تناظر میں خالصتان کے حامی علیٰحدگی پسند وکیل گروپتونت سنگھ پنوں نے نیویارک کورٹ میں این ایس اے اجیت ڈوبھال اور را کے سابق سربراہ سامنت گوئل کو سمن بھیجنے کی اجازت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اس کام کی خاطر دہلی کی تین عدالتوں پٹیالہ ہاؤس کورٹ کمپلیکس، دوارکا کورٹ کمپلیکس اور تیس ہزاری کورٹ کمپلیکس کی نشاندہی کی ہے تاکہ امریکی عدالت نے ان عدالتوں کے توسط سے دونوں افسران کو سمن بھیج سکے۔ وہ عرصۂ دراز سے ہندوستانی عدالتوں کے ذریعہ قومی سلامتی کے مشیر (این ایس اے) اجیت ڈوبھال اور ریسرچ اینڈ اینالیسس ونگ (را) کے سابق سربراہ سامنت گوئل کو سمن بھیجنے کی اجازت چاہتا تھا۔ اس مقصد میں اسے بالآخر کامیابی مل گئی۔

نکھل گپتا نامی تاجر کی چیک میں گرفتاری کے بعد جو پنڈورا بکس کھلا یہ بھی اسی بوتل کے اندر سے نکل کر آنے والا ایک جن ہے۔ فی الحال گپتا جی کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ جاری ہے۔ امریکی استغاثہ نے گپتا پر یہ اضافی الزام بھی لگادیا ہے کہ انہوں نے ہندوستان کی بیرونی خفیہ ایجنسی را کے ایک سابق افسر کی ہدایت پر پنوں کے قتل کے لیے ایک قاتل کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ دوسری فردِ جرم میں را کے سابق ایجنٹ وکاس یادو کو اس سازش کا مبینہ ماسٹر مائنڈ قرار دینے کے لیے اکتوبر 2024 میں منظرِ عام پر لائی گئی تھی۔ اس کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ نکھل گپتا نے قتل کے لیے سپاری دینے کی سازش سے متعلق اس پر لگنے والے تینوں الزامات کا اعتراف کرلیا تھا اور اب 20 نومبر کے دن سزا کا منتظر ہے۔ اس منصوبے پر چونکہ عمل درآمد نہیں ہوسکا اور گروپتونت زندہ و تابندہ ہے اس لیے شاید نکھل گپتا کو امید ہوگی کہ اس کو بڑی سزا نہیں ملے گی اور وہ چند سال جیل میں گزار کر گھر لوٹ آئے گا۔ امریکہ کے اندر ڈھائی سال کے اندر فیصلہ ہونے جارہا جبکہ ہندوستان میں تو کئی سالوں تک نہ فردِ جرم داخل ہوتی ہے اور نہ مقدمہ شروع ہوتا ہے۔ اس کا ایک ثبوت شرجیل امام ہے جسے ابھی ایک دن قبل امریکہ میں مذہبی آزادی کے تحفظ والے ادارے یو ایس آر آئی سی مذہبی بنیادوں پر ستائے جانے والوں کی فہرست میں شامل کرکے ہمارے عدلیہ کو شرمندہ کردیا۔ ایک طرف اپنے لوگوں کے حقوق پامال کرنا اور پھر وشوگرو بننے کے خواب دیکھنا دراصل مونگیری لال کے حسین سپنے نہیں تو کیا ہے؟

اجیت ڈوبھال کے خلاف امریکی عدالت کے مذکورہ بالا فیصلے پر حکومت ہند نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہندوستان میں سمن بھیجنے کے لیے وزارت قانون کے ذریعے کارروائی کے سوا کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اس بابت وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ 'ہم اپنے سینئر افسران پر کیے جانے والے من گھڑت اور بدنیتی پر مبنی حملوں کو مسترد کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ان بے بنیاد مقدمات کو بھی مسترد کرتے ہیں۔ ہندوستان میں عدالتی دستاویز بھیجنے کی درخواست صرف ہندوستان کی مقررہ مرکزی اتھارٹی، یعنی وزارت قانون وانصاف کے ذریعے ہی بھیجی جاسکتی ہے'۔ ہندوستان کے وزارت خارجہ کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ امریکی اس ضابطے کو نہیں جانتے۔ انہوں نے اس کا پاس و لحاظ رکھا ہے۔ امریکہ کی عدالت کو اس کا علم ہے اسی لیے اس نے یہ سفارتی نوٹ فارن سوورین امیونٹیز ایکٹ (ایف ایس آئی اے) کی دفعہ 1608 (اے) (4) کے تحت ہندوستانی سفارت خانے کو بھیجا اور درخواست کی کہ سمن اور شکایت متعلقہ ہندوستانی اتھارٹی تک پہنچائی جائے۔ اس نوٹ میں حکومت ہند پر یہ واضح کردیا گیا کہ شکایت بھیجے جانے کے 60 دن کی مدت میں فریق مخالف کو اپنا جواب دینا ہوگا۔ ساتھ ہی خبردار کیا گیا تھا کہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں اس کے خلاف یکطرفہ فیصلہ سنایا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں اسے اپنا موقف پیش کرنے یا ثبوت فراہم کرنے کا موقع بھی نہیں مل سکے گا۔

امسال 9 نومبر کے ایک حکمنامہ میں نیویارک کے جنوبی ضلع کی امریکی ضلع عدالت کی جج کیتھرین پولک فیلا نے پنوں کی اس درخواست کو منظور کرلیا تھا جس میں انہوں نے اجیت ڈوبھال اور سامنت گوئل کے خلاف امریکی عدلیہ کے توسط سے ان ہندوستانی عدالتوں کو سمن بھیجنے کی اجازت مانگی تھی، جن کے دائرہ اختیار میں ان دونوں افسران کی رہائش گاہ آتی ہے۔ اس فیصلے سے قبل امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے 20/ اکتوبر کے دن عدالت کو خط لکھ کر یہ جانکاری دی تھی۔ اس کے تین ہفتے بعد یہ فیصلہ آیا ہے کہ امریکی انتظامیہ نے 'حکومت ہند' کے خلاف مقدمے سے متعلق دستاویز بھیج دیئے ہیں۔ محکمہ خارجہ نے بتایا تھا کہ یہ دستاویز 30 ستمبر کو دستخط شدہ ایک سفارتی نوٹ کے ساتھ واشنگٹن میں واقع ہندوستانی سفارت خانے کو بھیجے گئے تھے۔ ستمبر 2024 میں دائر کیے جانے والے اس دیوانی مقدمہ میں حکومت ہند، اجیت ڈوبھال، سامنت گوئل، را کے سابق افسر 'وکرم' یادو، نکھل گپتا اور 50 نامعلوم لوگوں کو فریق بنایا گیا ہے۔ گروپتونت پنوں نے ان سب پر الزام لگایا ہے کہ فریق مخالف نے نیویارک میں واقع ان کے گھر پر انہیں قتل کرنے کی سازش رچی تھی۔ ان کے مطابق، یہ سازش ایک آزاد سکھ ریاست کے مطالبے کے سلسلے میں ان کی سرگرمیوں کے جواب میں کی گئی تھی۔

اجیت ڈوبھال اور گوئل کو شخصی طور پر سمن بھیجنے کی خاطر مذکورہ جج نے پنوں کی دلیل کو بین الاقوامی ہیگ کنونشن کے آرٹیکل 19 کے تحت تسلیم کیا ہے۔ اس کے مطابق ہندوستان کا گھریلو قانون براہِ راست تو سمن بھیجنے کی اجازت نہیں دیتا مگر ہندوستانی عدالتی نظام کے ذریعے سمن بھیجے جاسکتے ہیں۔ آرٹیکل 19 کے تحت اس کنونشن کے رکن ممالک کو اپنے گھریلو قوانین کے مطابق غیر ملکی عدالتی دستاویز کی اپنے ملک میں تعمیل کرانے کے ایسے طریقے اختیار کرنے کی اجازت ہے، جن کا کنونشن میں واضح طور پر ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اس طرح عالمی قوانین کا سہارا لیا جارہا ہے۔ عدالت نے ہندوستان کے کوڈ آف سول پروسیجر (سی پی سی) کی دفعہ 29 (سی) کا حوالہ دیا ہے۔ یہ دفعہ غیر ملکی دیوانی عدالتوں کی جانب سے جاری کیے گئے سمن ہندوستانی عدالتوں کو بھیجنے اور ان کی اسی طرح تعمیل کرانے کی اجازت دیتی ہے، جس طرح یہ خود ہندوستانی عدالتوں نے جاری کیے ہوں۔ یعنی یہ کام بے ضابطہ نہیں ہے۔

ہندوستانی وزارت خارجہ کے ترجمان کو اپنا غیر ذمہ دارانہ بیان دینے سے قبل ہوم ورک نہیں کیا ورنہ اسے پتہ چلتا کہ امریکی عدالت نے جنوری 2009 میں حکومت ہند کی جانب سے جاری ایک نوٹیفکیشن کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ دفعہ 29 کا اطلاق ہیگ کنونشن کے تمام رکن ممالک کی دیوانی عدالتوں پر ہوگا۔ اس کا طریقہ کار سی پی سی کے آرڈر 5، دفعہ 21 میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے تحت ایک عدالت کسی دوسری ایسی عدالت کو سمن بھیج سکتی ہے، جس کے دائرہ اختیار میں فریق مخالف کی رہائش گاہ آتی ہو۔ اسی لیے پنوں نے دہلی کی تین ایسی عدالتوں کی نشاندہی کی، جہاں ڈوبھال اور گوئل کے خلاف سمن بھیجے جاسکتے ہیں۔ پنوں کو یہ کامیابی آسانی سے نہیں ملی بلکہ اس کی قانونی ٹیم نے متعدد ناکامیوں کے بعد یہ حاصل کرسکی۔ ان لوگوں نے ڈوبھال کے سرکاری امریکی دوروں کے دوران بھی انہیں ذاتی طور پر سمن سونپنے کی تین بار کوشش کی تھی لیکن ان کی حفاظت پر مامور اہلکاروں نے انہیں روک دیا تھا۔ ذاتی طور پر ناکام ہوجانے کے بعد ان لوگوں نے ہیگ کنونشن کا رخ کیا۔ اس کے تحت بیرون ملک عدالتی سمن بھیجنے کی گنجائش تو ہے مگر درخواستوں پر کارروائی کے لیے وزارت قانون وانصاف کے ذریعہ ہی ہندوستان میں کام ہوسکتا ہے۔ 9/ نومبر کو ہونے والے فیصلے کے تحت پنوں کو 30 نومبر تک عدالت میں دستاویز کا ایک مجوزہ پیکٹ جمع کرانا ہوگا۔ اس میں ڈوبھال اور گوئل کے سمن کی کاپیاں، سمن بھیجنے کے طریقہ کار سے متعلق مجوزہ حکم، ان ہندوستانی قانونی دفعات کی تفصیلات سمیت ہیگ کنونشن کے تحت پہلے کی گئی کوششوں سے متعلق دستاویز شامل ہوں گی۔ عدالت کی منظوری کے بعد یہ پورا پیکٹ پنوں کی جانب سے بتائی گئی تینوں ہندوستانی عدالتوں کو بھیجے جائیں گے۔ ہم اپنے ملک کے اندر اصول وضابطے کی پامالی کرکے بچ سکتے ہیں مگر بین الاقوامی معاملات میں تھوڑا بہت احتیاط ضروری ہے ورنہ دنیا مذاق اڑاتی ہے۔ یہ سمن مودی سرکار کے لیے بڑا دھرم سنکٹ بن جائے گا اور کیا گل کھلائے گا یہ تو وقت ہی بتائے گا۔☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor,
Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ڈاکٹر کلبِ صادق اور ان کا تعلیمی مشن

سید شان حیدر رضوی

ڈاکٹر کلب صادق 22 جون 1939ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک علمی اور مذہبی خانوادے سے تھا۔ ابتدائی تعلیم سلطان المدارس اور ناظمیہ لکھنؤ میں حاصل کی، بعدازاں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ عربی زبان وادب میں ان کی علمی دلچسپی اور تحقیقی صلاحیت نے انہیں ایک ممتاز عالم کی حیثیت عطا کی۔ میرے والد مرحوم مولانا سید ابن حیدر صاحب مرحوم اور ڈاکٹر صاحب مرحوم ناظمیہ مدرسے میں ہم جماعت تھے اور بیحد قریب تھے اس لئے ان کی شخصیت کے کمالات اکثر اپنے والد مرحوم کی زبانی سنتا رہتا تھا۔

ان کی شخصیت کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ وہ دینی علوم اور جدید تعلیم کو ایک دوسرے کے مقابل نہیں بلکہ ایک دوسرے کا معاون سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک مذہبی تعلیم انسان کو اخلاقی شعور اور کردار عطا کرتی ہے، جب کہ جدید علوم اسے اپنے زمانے کے تقاضوں کو سمجھنے اور ان کا سامنا کرنے کے قابل بناتے ہیں۔

2007ء میں ایک انٹرویو کے دوران انہوں نے واضح کیا تھا کہ مسلمانوں کے لیے جدید تعلیم اور سائنس میں مہارت حاصل کرنا ناگزیر ہے، لیکن اس کے ساتھ دینی اور اخلاقی تعلیم کی اہمیت بھی برقرار رہنی چاہیے۔ وہ دینی اور عصری تعلیم کے درمیان قائم فاصلے کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ ان کے نزدیک دونوں تعلیمی نظاموں میں موجود اچھی باتوں کو اختیار کر کے ایک متوازن تعلیمی ماحول پیدا کیا جاسکتا ہے۔ یہی وہ فکر تھی جس نے ان کی تعلیمی سرگرمیوں کو ایک وسیع مقصد عطا کیا۔

ڈاکٹر کلبِ صادق کی تعلیمی فکر کا سب سے نمایاں مظہر یونٹی کالج (Unity College) ہے، جس کا قیام 1987ء میں توحیدالمسلمین ٹرسٹ کے تحت عمل میں آیا۔ یہ محض ایک تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ نہیں تھا، بلکہ ایک ایسے تعلیمی ماحول کی تشکیل کی کوشش تھی جہاں بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ وسیع تر انسانی اور سماجی شعور بھی حاصل ہو سکے۔ کالج میں سائنس، کامرس اور ہیومینیٹیز جیسے مضامین کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ ان کا مقصد نئی نسل کو صرف امتحان پاس کرنے کے قابل بنانا نہیں تھا، بلکہ اسے زندگی کے مختلف میدانوں میں آگے بڑھنے کے لیے تیار کرنا تھا۔

یونٹی کالج کے نام میں بھی ایک خاص معنویت پوشیدہ ہے۔ لفظ یونٹی یعنی اتحاد، اس وسیع فکر کی علامت ہے، جس کے تحت ڈاکٹر کلبِ صادق مختلف طبقات، مذاہب اور معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کو تعلیم کے مشترکہ پلیٹ فارم پر دیکھنا چاہتے تھے۔ کالج کے مختلف ہاؤسز کے نام گاندھی، اقبال، سرسید اور ٹیگور جیسے ممتاز رہنماؤں اور مفکرین سے منسوب ہونا بھی اس ادارے کی ہمہ جہت فکری روایت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح تعلیم کے ساتھ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب اور فکری وراثت سے واقفیت کا ماحول بھی پیدا کیا گیا۔

ڈاکٹر کلبِ صادق اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ معیاری تعلیم صرف ان بچوں تک محدود نہیں رہنی چاہیے جن کے والدین اس کے

اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ اسی سوچ کے تحت 1999ء میں یونٹی مشن اسکول کا آغاز کیا گیا، جہاں پرانے لکھنؤ کے غریب اور کم وسائل رکھنے والے خاندانوں کے بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ ابتدا میں صرف چند طلبہ کے ساتھ شروع ہونے والا یہ سلسلہ آگے بڑھا۔ بچوں کو تعلیم کے ساتھ کتابیں، یونیفارم اور طبی سہولیات بھی فراہم کی گئیں۔

یہ اقدام اس اعتبار سے غیر معمولی تھا کہ اس میں تعلیم کو کسی کی مالی حیثیت کا محتاج نہیں بنایا گیا۔ ڈاکٹر کلبِ صادق کا یقین تھا کہ غریب گھرانے کا بچہ بھی اتنی ہی صلاحیت رکھتا ہے جتنی کسی خوش حال خاندان کے بچے میں ہوسکتی ہے۔ فرق صرف مواقع کا ہوتا ہے۔ اگر اسے مناسب ماحول، استاد کی رہنمائی اور ضروری وسائل فراہم کردیے جائیں تو وہ بھی معاشرے میں نمایاں مقام حاصل کرسکتا ہے۔

ڈاکٹر کلبِ صادق کی خدمات کا دائرہ یونٹی کالج تک محدود نہیں رہا۔ علی گڑھ میں ایم یو کالج اور لکھنؤ میں ایرا میڈیکل کالج واسپتال جیسے اداروں کے قیام اور فروغ میں بھی ان کی کوششوں اور سرپرستی کا ذکر ملتا ہے۔ ان اداروں کے ذریعے اعلیٰ تعلیم اور طبی سہولیات کے میدان میں کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ ان کی فکر میں تعلیم اور صحت دونوں ایک دوسرے سے مربوط تھے، کیونکہ ایک صحت منداور تعلیم یافتہ معاشرہ ہی اپنے مسائل کا بہتر حل تلاش کرسکتا ہے۔

ان کی خدمات کا اعتراف قومی سطح پر بھی کیا گیا اور انہیں 2021ء میں بعداز وفات پدم بھوشن سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز ان کی علمی، سماجی اور فلاحی خدمات کا قومی اعتراف تھا۔

ڈاکٹر کلبِ صادق کی اصلاحی فکر میں خواتین کی تعلیم کو بھی بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ وہ سمجھتے تھے کہ کسی معاشرے کی ترقی اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک خواتین کو علم، شعور اور آگے بڑھنے کے یکساں مواقع حاصل نہ ہوں۔ ان کے نزدیک ایک تعلیم یافتہ عورت صرف اپنی ذات کی ترقی نہیں کرتی بلکہ ایک پوری نسل کی تربیت میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اسی لیے وہ خواتین کی تعلیم اور سماجی حیثیت میں بہتری کے حامی تھے۔ ان کی یہ سوچ اس دور میں خاص اہمیت رکھتی تھی جب معاشرے کے بعض حلقوں میں خواتین کی جدید تعلیم کے حوالے سے مختلف تحفظات پائے جاتے تھے۔

ان کی اصلاحی فکر کا ایک اور پہلو یہ تھا کہ وہ تعلیم کو صرف کتابوں اور نصاب تک محدود نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک معاشرے میں سائنسی مزاج، سوال کرنے کی صلاحیت، تحقیق کا شوق اور تنقیدی شعور پیدا کرنا بھی تعلیم ہی کا حصہ ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ نئی نسل مذہبی اور سماجی معاملات کو سمجھنے کے ساتھ دنیا میں ہونے والی سائنسی اور تکنیکی تبدیلیوں سے بھی واقف ہو۔

ڈاکٹر کلبِ صادق کی شخصیت کا ایک ایسا پہلو ہے جسے ان کی تعلیمی خدمات سے الگ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا، اور وہ ہے اتحادِ ملت اور باہمی ہم آہنگی کا تصور۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ مسلمانوں کی ترقی کے لیے سب سے پہلے انہیں اپنے داخلی اختلافات سے بلند ہونا ہوگا۔ ان کے نزدیک شیعہ اور سنی اختلافات کو معاشرتی دوریوں اور باہمی نفرت کا سبب نہیں بننا چاہیے۔ وہ مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان مکالمے، رابطے اور مشترکہ مقاصد پر توجہ دینے کے حامی تھے۔

بلاشبہ کسی بھی شخصیت کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ اس کے نام پر تقریبات منعقد کرنا نہیں بلکہ اس کے اچھے کاموں اور تعمیری خیالات کو آگے بڑھانا ہے۔ ڈاکٹر کلبِ صادق کی زندگی ہمیں یہی پیغام دیتی ہے کہ علم کو عام کیا جائے، انسانوں کے درمیان فاصلے کم کیے جائیں اور اختلافات سے بلند ہو کر معاشرے کی مشترکہ ترقی کے لیے کام کیا جائے۔ ان کی زندگی کا حاصل ایک ایسا معاشرہ تھا جہاں تعلیم ہر بچے کا حق ہو، انسان کی عزت اس کی پہچان ہو اور اتحاد ہماری اجتماعی قوت بنے۔

فطرت کی خاموش ریاضی: کیا کائنات کا کوئی خفیہ فارمولا ہے؟

ڈاکٹر ریاض احمد

سورج مکھی کے پھول نے کبھی کسی درس گاہ میں قدم نہیں رکھا۔ نہ اس نے ریاضی کی کوئی کتاب پڑھی، نہ جیومیٹری کے اصول سیکھے اور نہ کبھی کسی مساوات کو حل کیا۔ اس کے باوجود، اگر آپ اس کے سنہری چہرے کو ذرا غور سے دیکھیں تو ایک حیرت انگیز حقیقت آپ کی منتظر ہوگی۔ اس کے بیج ایک خاص ترتیب سے ایسے پیچ دار دائروں میں سجے دکھائی دیتے ہیں جن کی تعداد بعض اوقات ایک سمت میں 34 اور دوسری سمت میں 55 ہوتی ہے۔

بظاہر یہ محض دو عام سے اعداد ہیں، لیکن ریاضی کی دنیا میں ان کی ایک غیر معمولی اہمیت ہے۔ یہ ایک ایسے عددی سلسلے کا حصہ ہیں جس نے صدیوں سے ریاضی دانوں، سائنس دانوں اور فطرت کے اسرار پر غور کرنے والوں کو حیرت میں ڈال رکھا ہے۔

آخر ایک پھول، جو نہ سوچ سکتا ہے اور نہ حساب لگا سکتا ہے، اتنی باقاعدہ ریاضیاتی ترتیب کیسے پیدا کرتا ہے؟ کیا قدرت کے اندر کوئی پوشیدہ حسابی نظام کام کر رہا ہے؟ کیا کائنات کی بے پناہ پیچیدگیوں کے پیچھے کوئی ایسا بنیادی اصول موجود ہے جسے سمجھ کر ہم فطرت کے رازوں تک پہنچ سکتے ہیں؟

یہ سوالات جتنے دل چسپ ہیں، ان کے جوابات اس سے کہیں زیادہ حیرت انگیز ہیں۔

تاہم یہاں ایک بنیادی احتیاط ضروری ہے۔ فطرت میں ریاضیاتی ترتیب کا پایا جانا ایک سائنسی حقیقت ہوسکتی ہے، لیکن ہر خوب صورت شکل کو کسی ایک عدد کا معجزہ قرار دینا سائنسی تحقیق نہیں۔ اصل دانش مندی اس بات میں ہے کہ ہم حیرت اور حقیقت کے درمیان فرق کرنا سیکھیں۔

چند سادہ اعداد، ایک غیر معمولی داستان

آئیے چند اعداد پر غور کریں:

1، 1، 2، 3، 5، 8، 13، 21، 34، 55، 89...

پہلی نظر میں ان اعداد میں کوئی خاص بات دکھائی نہیں دیتی۔ ان کا اصول نہایت سادہ ہے: ہر اگلا عدد اپنے سے پہلے آنے والے دو اعداد کو جمع کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

ایک اور ایک دو، ایک اور دو تین، دو اور تین پانچ، تین اور پانچ آٹھ۔ یوں یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

ریاضی کی دنیا میں اسے فیبوناچی سلسلہ (Fibonacci Sequence) کہا جاتا ہے۔

لیکن اس سلسلے کا اصل حسن اس وقت سامنے آتا ہے جب ہم کسی عدد کو اس سے پچھلے عدد پر تقسیم کرتے ہیں۔

آٹھ کو پانچ پر تقسیم کیجیے تو جواب 1.6 ملتا ہے۔ تیرہ کو آٹھ پر تقسیم کریں تو 1.625 حاصل ہوتا ہے۔ اکیس کو تیرہ پر تقسیم کریں تو جواب تقریباً 1.615 نکلتا ہے۔

یہ نسبتیں آگے بڑھتے ہوئے ایک خاص قدر کے قریب ہوتی چلی جاتی ہیں:

1.6180339887...

ریاضی میں اس غیر معمولی قدر کو سنہری تناسب (Golden Ratio) کہا جاتا ہے، جسے یونانی حرف فائی (φ) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کی صحیح ریاضیاتی قدر (1+√5)/2 ہے۔

اس عدد کی خصوصیت صرف یہ نہیں کہ اس کی اعشاری توسیع غیر مختتم اور غیر دوری ہے، بلکہ اس کے اندر کئی دل چسپ الجبری اور ہندسی تعلقات پوشیدہ ہیں۔ مثال کے طور پر، اس عدد میں سے ایک منفی کیا جائے تو حاصل ہونے والی قدر اسی عدد کے معکوس کے برابر ہوتی ہے۔

ریاضی دانوں کے لیے یہ ایک خوب صورت تعلق ہے، لیکن عام انسان کے لیے زیادہ حیرت انگیز سوال یہ ہے کہ آخر اس عدد کا تعلق فطرت سے کیا ہے؟

جب سورج مکھی ریاضی کی زبان بولتی ہے

سورج مکھی کے پھول، صنوبر کے مخروطی پھل اور بعض دوسرے پودوں کی ساخت کا مشاہدہ کیجیے۔ ان میں بار بار ابھرنے والی ایسی ترتیبیں دکھائی دیتی ہیں جن کا تعلق فیبوناچی اعداد سے ہوتا ہے۔

بعض سورج مکھیوں میں بیجوں کی پیچ دار قطاروں کی تعداد دو مخالف سمتوں میں مسلسل آنے والے فیبوناچی اعداد کے مطابق ہوتی ہے۔

اس ترتیب کے پیچھے ایک اہم ریاضیاتی تصور کارفرما ہے جسے سنہری زاویہ (Golden Angle) کہا جاتا ہے۔ اس کی مقدار تقریباً 137.5 درجے ہوتی ہے۔

اسے ایک سادہ مثال سے سمجھا جاسکتا ہے۔

فرض کیجیے کہ ایک دائرے میں نقطے لگائے جا رہے ہیں اور ہر نیا نقطہ پچھلے نقطے سے تقریباً 137.5 درجے کے زاویے پر رکھا جاتا ہے۔ اگر یہ عمل ایک خاص نمو پذیر ترتیب کے ساتھ جاری رہے تو نقطے مرکز کے گرد نہایت دل فریب انداز میں پھیلنے لگتے ہیں۔

یہ زاویہ نئے نقطوں کو بار بار ایک ہی سیدھی سمت میں جمع ہونے سے بچانے میں مدد دیتا ہے۔ مناسب حالات میں اسی طرح کے انتظام سے وہ پیچ دار ترتیبیں پیدا ہوسکتی ہیں جو ہمیں سورج مکھی کے بیجوں میں نظر آتی ہیں۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر سورج مکھی لازماً ایک ہی ریاضیاتی نقشے کی پابند ہے، یا یہ کہ ہر پودے کے لیے یہی زاویہ ہر اعتبار سے بہترین ہے۔

حیاتیاتی نشوونما میں خلیوں کی سرگرمی، نباتاتی ہارمون، جسمانی دباؤ اور دیگر قدرتی عوامل بھی حصہ لیتے ہیں۔

یہاں ایک نہایت اہم حقیقت سامنے آتی ہے:

ریاضی ہمیں فطرت کی ترتیب سمجھاتی ہے، جبکہ حیاتیات اور طبیعیات یہ جاننے میں مدد دیتی ہیں کہ وہ ترتیب وجود میں کیسے آتی ہے۔

ہندوستان کی علمی روایت سے ایک حیرت انگیز رشتہ

اس داستان کا ایک نہایت دل چسپ پہلو ہندوستان کی قدیم علمی تاریخ سے بھی وابستہ ہے۔

اگرچہ یہ عددی سلسلہ اطالوی ریاضی دان لیونارڈو آف پیسا، یعنی فیبوناچی، کے نام سے مشہور ہے، لیکن اس سے متعلق تصورات ہندوستان میں اس سے کئی صدیاں پہلے زیرِ بحث آچکے تھے۔

قدیم ہندوستانی اہلِ علم، خصوصاً ویراہنکا، گوپال اور ہیم چندر، شاعری کے اوزان اور مختصر وطویل صوتی اکائیوں کی ممکنہ ترتیبوں پر غور کر رہے تھے۔

ان کا سوال یہ تھا کہ مختلف صوتی اکائیوں کو مخصوص شرائط کے تحت کتنے طریقوں سے ترتیب دیا جاسکتا ہے؟

اس مسئلے کے حل میں وہ اسی اصول تک پہنچے جس کے مطابق کسی مرحلے کی مجموعی تعداد گزشتہ دو مرحلوں کی تعداد کو جمع کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

گویا جس عددی سلسلے کو آج ہم پھولوں، بیجوں اور ہندسی شکلوں کے حوالے سے جانتے ہیں، اس کی بازگشت کبھی ہندوستانی شاعری کے اوزان میں بھی سنائی دیتی تھی۔

یہ حقیقت ہمیں ایک نہایت اہم سبق دیتی ہے۔

علم کسی ایک ملک، قوم یا تہذیب کی جاگیر نہیں۔ انسانی فکر مختلف زمانوں اور مختلف تہذیبوں میں الگ الگ راستوں سے ایک ہی حقیقت تک پہنچ سکتی ہے۔

شاعری کی لے اور پھولوں کی بناوٹ میں ایک جیسے ریاضیاتی تعلقات کا سامنے آنا محض اتفاق سے بڑھ کر ایک دل چسپ علمی حقیقت ہے، جس کی وضاحت خود ریاضی کے اصولوں میں موجود ہے۔

وہ پیچ دار شکل جو ہماری نگاہوں کو مسحور کرتی ہے

سنہری تناسب سے وابستہ سب سے مشہور ہندسی تصورات میں ایک سنہری پیچ دار منحنی، یعنی Golden Spiral بھی ہے۔

اگر ایسے مربعے ترتیب دیے جائیں جن کے اضلاع کی لمبائیاں فیبوناچی سلسلے کے مطابق ہوں، اور پھر ہر مربعے میں ایک چوتھائی دائرے کی قوس کھینچی جائے، تو ایک دل کش پیچ دار شکل بنتی ہے جو سنہری منحنی کے قریب ہوتی ہے۔

اس سے ملتی جلتی شکلیں ہمیں بعض سمندری سیپیوں، طوفانوں اور دوردراز کہکشاؤں میں بھی دکھائی دیتی ہیں۔

یہ مشابہت یقیناً حیران کن ہے۔

لیکن یہیں سے ایک عام غلط فہمی بھی جنم لیتی ہے۔

سوشل میڈیا پر اکثر ایسی ویڈیوز دکھائی جاتی ہیں جن میں سمندری سیپی، انسانی چہرے، مشہور عمارت یا کہکشاں کی تصویر پر ایک سنہری منحنی کھینچ کر دعویٰ کیا جاتا ہے کہ پوری کائنات ایک ہی ریاضیاتی فارمولے کی پابند ہے۔

یہ دعویٰ دیکھنے میں جتنا دل فریب ہے، سائنسی اعتبار سے اتنا ہی محتاط جائزہ چاہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر پیچ دار شکل سنہری تناسب کی پابند نہیں ہوتی۔

بہت سی سمندری سیپیوں کی نشوونما تقریباً لوگارتھمی پیچ دار شکلوں کی صورت میں ہوتی ہے، مگر ان کی بڑھوتری کی نسبت لازماً 1.618 نہیں ہوتی۔

سمندری طوفان فضائی دباؤ، ہوا کی گردش، زمین کی گردش اور دوسرے طبیعی عوامل کے تحت بنتے ہیں۔ اسی طرح کہکشاؤں کی ساخت کو سمجھنے کے لیے کششِ ثقل اور پیچیدہ فلکیاتی حرکیات کا مطالعہ ضروری ہے۔

ان سب میں بعض مشترک ریاضیاتی خصوصیات ہوسکتی ہیں، لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان سب کو ایک ہی مساوات یا عدد کنٹرول کرتا ہے۔

شکلوں کی ظاہری مشابہت، ریاضیاتی یکسانیت کا ثبوت نہیں ہوتی۔

سورج مکھی کے پھول سے لے کر کہکشاؤں کی وسعتوں تک، ریاضی قدرت کے حیرت انگیز رازوں سے پردہ اٹھاتی ہے، مگر کیا واقعی ایک ہی عدد پوری کائنات کی حقیقت بیان کرسکتا ہے؟

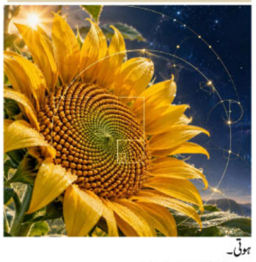

یہ فرق سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

فطرت میں ریاضی ہے، مگر ہر جگہ معجزاتی عدد نہیں

انٹرنیٹ کے اس دور میں سنہری تناسب کو کبھی حسن کا حتمی معیار، کبھی انسانی جسم کی مثالی ساخت، کبھی عظیم تعمیرات کا راز اور کبھی پوری کائنات کی بنیادی کلید قرار دیا جاتا ہے۔

بعض تصاویر میں انسانی چہروں پر مخصوص لکیریں کھینچ کر یہ تاثر پیدا کیا جاتا ہے کہ خوب صورتی کا فیصلہ بھی 1.618 ہی کرتا ہے۔

لیکن سائنسی سوال یہ ہے کہ کیا ان نسبتوں کو باقاعدہ ناپا گیا ہے؟ کیا مختلف نمونوں میں یہی نتیجہ بار بار حاصل ہوتا ہے؟ کیا کوئی دوسری نسبت بھی اس شکل پر اتنی ہی اچھی طرح منطبق ہوسکتی ہے؟

محض کسی تصویر پر ایک منحنی لکیر بٹھا دینا کسی آفاقی قانون کو ثابت نہیں کرتا۔

سائنس میں دعوے کی خوب صورتی سے زیادہ اس کے ثبوت کی اہمیت ہوتی ہے۔

اس کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ فطرت میں حیرت انگیز ریاضیاتی ترتیبیں پائی جاتی ہیں۔

ہمیں کہیں تقارن نظر آتا ہے، کہیں شاخ در شاخ پھیلاؤ، کہیں لہروں کی باقاعدہ حرکت، کہیں پیچ دار ساخت اور کہیں ایسی شکلیں جن کے چھوٹے حصے بڑی ساخت سے مشابہ ہوتے ہیں۔

بعض اوقات یہ ترتیبیں مشترک ہندسی پابندیوں کا نتیجہ ہوتی ہیں، بعض اوقات مخصوص طبیعی قوانین کا، اور کبھی محض اتفاقی مشابہت بھی ہو سکتی ہیں۔

سائنس کا کام ان امکانات میں فرق کرنا ہے۔

ریاضی کی اصل عظمت یہی ہے کہ وہ صرف دل فریب نمونے دکھاتی نہیں، بلکہ ہمیں ان کی حقیقت جانچنے کا طریقہ بھی فراہم کرتی ہے۔

سادہ اصول، حیرت انگیز نتائج

فیبوناچی سلسلے کا شاید سب سے گہرا سبق یہ ہے کہ پیچیدہ نتائج کے لیے ہمیشہ پیچیدہ قوانین ضروری نہیں ہوتے۔

دو اعداد کو جمع کرنے کا ایک نہایت سادہ اصول ایک ایسے لامتناہی سلسلے کو جنم دیتا ہے جس میں غیر معمولی ریاضیاتی خصوصیات موجود ہیں۔

اسی طرح پودوں میں نمو کے مقامی عمل باقاعدہ ترتیبیں پیدا کر سکتے ہیں، اگرچہ اس پورے عمل کی نگرانی کرنے والا کوئی مرکزی حساب دان موجود نہیں ہوتا۔

برف کے بلور مخصوص طبیعی حالات میں حیرت انگیز ہندسی شکلیں اختیار کرتے ہیں۔ دریاؤں کا جال پانی کے بہاؤ اور زمینی ساخت کے تحت شاخ در شاخ پھیلتا ہے۔ سمندری لہروں کی حرکت کو ریاضیاتی مساوات کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔

یہ سب مثالیں ہمیں بتاتی ہیں کہ فطرت کا حسن محض بے ترتیب اتفاقات کا مجموعہ نہیں، بلکہ اس میں مختلف حالات کے تحت پیدا ہونے والی قابلِ مطالعہ ترتیبیں موجود ہیں۔

لیکن یہ ترتیبیں ایک ہی قانون کی محتاج نہیں۔

درحقیقت کائنات کی عظمت اسی میں ہے کہ مختلف مظاہر کو سمجھنے کے لیے ریاضی کے مختلف اصول درکار ہوتے ہیں۔

ہمارے تعلیمی نظام کے لیے ایک اہم پیغام

اس بحث کا ایک پہلو ہمارے نظامِ تعلیم سے بھی تعلق رکھتا ہے، خصوصاً ہندوستان میں جہاں ریاضی کی تعلیم اکثر امتحانات، نمبروں اور فارمولوں کے گرد گھومتی رہتی ہے۔

طلبہ مساواتیں حل کرتے ہیں، سوالات کے جواب یاد کرتے ہیں اور امتحانات میں کامیابی حاصل کرتے ہیں، لیکن ان میں سے کتنے طلبہ یہ جان پاتے ہیں کہ ریاضی دراصل فطرت کو سمجھنے کی ایک زبان بھی ہے؟

ایک طالب علم سنہری تناسب کا حساب تو لگا سکتا ہے، مگر شاید اس نے کبھی سورج مکھی کے بیجوں کی ترتیب پر غور نہ کیا ہو۔

وہ جیومیٹری کے سوالات حل کرسکتا ہے، مگر یہ نہ جانتا ہو کہ ہندسی تصورات کی مدد سے سائنس دان قدرتی ساختوں کا مطالعہ کیسے کرتے ہیں۔

یہی وہ فاصلہ ہے جسے ہماری تعلیم کو کم کرنا چاہیے۔

ذرا تصور کیجیے، اگر ایک استاد اپنے سبق کا آغاز کسی خشک فارمولے کے بجائے سورج مکھی کے پھول سے کرے۔ طلبہ پہلے بیجوں کی ترتیب دیکھیں، پھر ان کی گنتی کریں، اعداد کے درمیان تعلق دریافت کریں اور آخر میں اس کے پیچھے موجود ریاضیاتی اصول کو سمجھیں۔

ایسی تعلیم صرف معلومات نہیں دیتی، بلکہ سوال کرنے اور خود سوچنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔

اس سے بھی زیادہ ضروری یہ ہے کہ طلبہ ہر دل چسپ دعوے کو فوراً حقیقت تسلیم نہ کریں۔

اگر کوئی کہے کہ فلاں تصویر میں سنہری تناسب موجود ہے تو طالب علم پوچھ سکے: اس کا ثبوت کیا ہے؟ پیمائش کیسے کی گئی؟ کیا کوئی دوسری وضاحت بھی ممکن ہے؟

یہی سائنسی مزاج ہے، یہی تنقیدی شعور ہے اور یہی حقیقی تعلیم کی بنیاد ہونی چاہیے۔

کائنات کا اصل راز کیا ہے؟

اب ہم اپنے ابتدائی سوال کی طرف واپس آتے ہیں۔

کیا پوری کائنات کے پیچھے کوئی ایک خفیہ ریاضیاتی فارمولا موجود ہے؟

اگر اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ہی عدد ہر پھول، ہر سمندری طوفان، ہر جاندار اور ہر کہکشاں کی ساخت طے کرتا ہے، تو سائنسی جواب نفی میں ہے۔

سنہری تناسب کو پوری کائنات کا آفاقی فارمولا قرار دینے کے لیے کوئی معتبر اور جامع سائنسی ثبوت موجود نہیں۔

لیکن اگر اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ فطرت میں ایسے اصول اور تعلقات موجود ہیں جنہیں ریاضی کے ذریعے دریافت، بیان، جانچا اور بعض حالات میں پیش گوئی کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، تو جواب بلاشبہ اثبات میں ہے۔

یہی ریاضی کی حقیقی عظمت ہے۔

ریاضی محض اعداد کا کھیل نہیں۔ یہ انسانی ذہن کو ان حقیقتوں تک رسائی دیتی ہے جو عام مشاہدے اور تصور کی حدود سے، بہت آگے ہیں۔

اسی کی مدد سے ہم سیاروں کی حرکت سمجھتے ہیں، لہروں کے رویے کا مطالعہ کرتے ہیں، مادّے کی ساخت دریافت کرتے ہیں اور کائنات کے پھیلاؤ جیسے عظیم مظاہر کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

فیبوناچی سلسلہ اس وسیع علمی دنیا کی صرف ایک خوب صورت جھلک ہے۔

ہمیں اس کے حسن پر حیران ضرور ہونا چاہیے، مگر اس حیرت کو اندھی عقیدت میں تبدیل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ فطرت کے اسرار ہمیں تحقیق کی دعوت دیتے ہیں، بے بنیاد دعووں کی نہیں۔

اور شاید اسی میں اس پوری داستان کا سب سے بڑا سبق پوشیدہ ہے۔

سورج مکھی کا پھول کبھی کوئی مساوات حل نہیں کرے گا، لیکن اس کی نشوونما میں موجود ترتیب ہمیں ایسے ریاضیاتی سوالات کی طرف متوجہ کرسکتی ہے، جن کے جوابات تلاش کرنے میں سائنس دان نسلوں سے مصروف ہیں۔

کائنات کو حیرت انگیز ہونے کے لیے کسی ایک پراسرار عدد کی ضرورت نہیں۔ اس کا اصل حسن اس حقیقت میں ہے کہ بے شمار پیچیدگیوں، لاتعداد شکلوں اور مختلف قوانین کے باوجود انسانی عقل ان میں پوشیدہ تعلقات کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

قدرت کی عظمت اس میں نہیں کہ وہ ہمارے ہر سوال کا جواب ایک ہی عدد میں چھپا دے، بلکہ اس میں ہے کہ وہ ہمیں ہر نئے جواب کے ساتھ ایک نیا سوال عطا کرتی ہے۔

اور یہی ریاضی کا سب سے خوب صورت پیغام ہے:

فطرت خاموش ضرور ہے، مگر اس کی خاموشی میں ایک زبان موجود ہے۔ اس زبان کو سمجھنے کے لیے محض آنکھیں نہیں، تجسس، استدلال اور ریاضیاتی بصیرت بھی درکار ہے۔

☆☆☆☆☆

غلام سرور: ایک شخص ایک کارواں

معصوم مرادآبادی

الحاج غلام سرور (متوفی 2004) بہار کی اردو صحافت کا ایک جلی عنوان ہیں۔ وہ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ صحافت کے علاوہ انھوں نے سیاست اور سماجی خدمت کے میدان میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ وہ بہار میں اردو تحریک کے بھی سرگرم قائد تھے۔ انھوں نے اردو تحریک کو ایک نئی جہت سے روشناس کرایا۔ اتنا ہی نہیں اردو اسکولوں کے قیام اور ان کے استحکام میں بھی غیر معمولی دلچسپی لی۔ یہی وجہ ہے کہ بہار ہی نہیں بلکہ ملک گیر سطح پر ان کی ایک منفرد شناخت قائم ہوئی اور لوگ آج بھی ان کا نام بڑے احترام سے لیتے ہیں۔

الحاج غلام سرور کی ولادت 10/جنوری 1926 کو ایک ذی علم خانوادے میں ہوئی۔ صحافتی زندگی کا آغاز طالب علمی کے زمانے ہی میں ہوگیا تھا۔ انھوں نے کئی بار قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں اور کم وبیش 25 مقدمات کا سامنا کیا۔ صحافی کے علاوہ ان کی ایک شناخت کامیاب سیاستداں کی بھی ہے۔ 1975 میں ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد انھوں نے باقاعدہ سیاست کے میدان میں قدم رکھا۔ الیکشن لڑا اور چار مرتبہ بہار اسمبلی کے رکن چنے گئے۔ وہ بہار کابینہ میں تعلیم، اوقاف، کھیل کود اور زراعت جیسے شعبوں کے وزیر رہے۔ اس کے علاوہ بہار قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر کے طور پر بھی ان کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

الحاج غلام سرور نے نہ صرف اپنے اخبار روزنامہ 'سنگم' سے آلہ حرب کا کام لیا بلکہ عملی زندگی میں کئی ایسے سنگ میل قائم کئے جس کی وجہ سے انھیں دیر تک اور دور تک یاد رکھا جائے گا۔ 2026 الحاج غلام سرور کی پیدائش کا صدی سال ہے۔ وہ اگر آج زندہ ہوتے تو 100 سال کے ہوچکے ہوتے۔ ان کی پیدائش کی صدی کے موقع پر ان کے شاگرد رشید نسیم اختر نے ان پر ایک نہایت کارآمد کتاب لکھ کر شائع کردی ہے۔ نسیم اختر نے اپنی زندگی کے تیس سال الحاج غلام سرور کی سرپرستی میں گزارے اور ان سے صحافت کے اسرار ورموز سیکھے۔ وہ نہ صرف الحاج غلام سرور کی سرپرستی میں روزنامہ 'سنگم' سے برسوں وابستہ رہے بلکہ انھوں نے اپنے عہد کے سب سے بڑے اردو روزنامے 'قومی آواز' میں بھی خدمات انجام دیں۔ اب تک ان کی دس سے زیادہ کتابیں منظر عام پر آچکی ہے۔ وہ ایک ہونہار ادیب اور صحافی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان کی تنقیدی اور تحقیقی صلاحیتوں کا اعتراف خود غلام سرور نے بھی کیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں:

"نسیم اختر کے اندر تنقید وتحقیق کی عمدہ صلاحیتیں موجود ہیں مگر میرا خیال ہے کہ تحقیق کی طرف ان کا رجحان زیادہ ہے اور یہ ایک اچھی علامت ہے۔ نسیم اختر ایک ہونہار، حوصلہ منداور محنتی نوجوان ہیں۔ وہ سوچ سمجھ کر چھان پھٹک کر اور تحقیق وتلاش کے بعد لکھتے ہیں اور عمدہ لکھتے ہیں۔"

غلام سرور کے اس بیان کی تصدیق زیر نظر کتاب سے بھی ہوتی ہے جس میں نسیم اختر نے تحقیق کی منزلیں کامیابی کے ساتھ طے کی ہیں۔ یہ محض ایک کتاب نہیں بلکہ غلام سرور پر ایک انسائیکلو پیڈیا کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کتاب کے ساتھ مصنف نے یہ خوش خبری بھی سنائی ہے کہ آنے والے دنوں میں وہ غلام سرور کی زندگی کے مزید تشنہ گوشوں پر روشنی ڈالیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے زیر نظر کتاب کو حصہ اوّل کا ذیلی عنوان دیا ہے۔ زیر نظر کتاب میں غلام سرور کے اوراق زندگی کے علاوہ ان کی زندگی کے ابتدائی پچیس سال، اردو تحریک، تعلیمی مشن، اسیری کی داستان، شیر دل صحافی، بحیثیت اسپیکر جیسے ذیلی عنوانات سے سجایا گیا ہے۔ مصنف نے 'غلام سرور کے تعلیمی مشن' کے عنوان سے لکھا ہے:

"عام طور پر غلام سرور اردو تحریک کے صف اوّل کے مجاہد، قائد ملت، شعلہ بیان مقرر، پرجوش خطیب، نڈر صحافی اور سیاستداں کی حیثیت سے مشہور رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بہار میں تعلیمی بیداری بالخصوص دینی تعلیم اور تعلیم نسواں کے سب سے بڑے وکیل اور علمبردار تھے، جسے انھوں نے چالیس پچاس برسوں تک مسلسل ایک مشن کی طرح جاری رکھا اور اس میں انھیں بہت حد تک کامیابی ملی جبکہ حکومت وقت کے الٹ پھیر، اقلیتوں اور اردو دشمن بیوروکریسی اور اپنوں کی ریشہ دوانیوں کے نتیجے میں بعض ناکامیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ اپنے اس مشن کو جاری رکھنے کے لیے غلام سرور نے کبھی بہار ریاستی انجمن ترقی اردو کے پلیٹ فارم کا استعمال کیا، کبھی عوامی سطح پر لوگوں کو بیدار کیا، کبھی دینی، ملی تنظیموں کی حوصلہ افزائی کی، کبھی خود ذاتی طور پر اس کے تحفظ وبقا کی مہم چلائی تو کبھی حکومت وقت پر دباؤ بنانے کی پالیسی پر گامزن رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ خود 1977 میں حکومت بہار میں وزیر تعلیم ہوئے تو ایک مختصر سی مدت میں انھوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے، وہ آج بھی روشن ہیں۔ اردو کے حوالے سے دینی وعصری تعلیم کا فروغ روز اوّل سے غلام سرور کی ترجیحات میں شامل تھا۔" (صفحہ 103)

اس اقتباس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ غلام سرور نے اپنی زندگی میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کی ہمسری ان کا کوئی ہم عصر نہیں کرسکا۔ یہی وجہ ہے کہ بہار میں آج بھی جب کبھی اردو تحریک، اصولی سیاست، جرات مندانہ صحافت اور عوامی خدمت کا ذکر ہوتا ہے تو اس میں غلام سرور کا نام خود بخود ایک جلی عنوان کے طور پر ابھر کر سامنے آجاتا ہے۔ زیر نظر کتاب الحاج غلام سرور کے کارناموں کو بڑے دلچسپ اور فکر انگیز پیرائے میں اپنے قارئین تک پہنچاتی ہے۔ 320 صفحات کی اس کتاب کا ہر لفظ غلام سرور کی بے لوث خدمات کے نام وقف ہے۔

رابطہ:9810780563

خصوصی اجلاس خواتین کے ریزرویشن کیلئے نہیں، بلکہ حد بندی کیلئے ہے

مودی اور شاہ خواتین ریزرویشن کے نام پر جھوٹ پھیلا رہے ہیں: جے رام رمیش، آئین کا احترام کرنے والی جماعتیں تقسیم کرنے والے حد بندی بل کی حمایت نہیں کر سکتیں: کے سی وینوگوپال

نئی دہلی (ایجنسی) پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیے جانے کے بعد سے سیاسی ہلچل اچانک بہت بڑھ گئی ہے۔ امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ انتخابی حلقوں کی حد بندی سے متعلق بل اور خاتون ریزرویشن بل کو اس پارلیمانی اجلاس میں منظوری مل سکتی ہے۔ مرکز کی مودی حکومت ان دونوں بلوں کو پاس کرانے کے لیے پورا زور لگا رہی ہے، حالانکہ کانگریس نے برسراقتدار طبقہ کی طرف سے پھیلائی جارہی ایک خبر کو جھوٹ پر مبنی قرار دیا ہے۔ خاتون ریزرویشن بل سے متعلق کانگریس کا کہنا ہے کہ وہ تو پہلے ہی پارلیمنٹ سے منظور ہو چکا ہے، ضرورت فوراً اس کے نفاذ کی ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اس معاملہ میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا ہے کہ "وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی سازشی جوڑی ہمیشہ کی طرح جھوٹ پھیلا رہی ہے۔" وہ آگے لکھتے ہیں کہ "خواتین کو ایک تہائی ریزرویشن دینے والا 'ناری شکتی وندن ادھینیم' ستمبر 2023 میں پارلیمنٹ میں اتفاق رائے سے پاس ہوا تھا۔ کانگریس صدر نے اسے فوراً نافذ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن ان کے مطالبہ کو مسترد کر دیا گیا اور 16 اپریل 2026 کی شب 10.40 بجے تک قانون سے متعلق نوٹیفکیشن جاری نہیں ہوا تھا، جسے بعد میں اچانک جاری کر دیا گیا۔"

جے رام رمیش کے مطابق مذکورہ بالا عمل سے پوری طرح واضح ہے کہ پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس خاتون ریزرویشن کے لیے نہیں طلب کیا گیا ہے۔ خاتون ریزرویشن تو پہلے سے ہی قانون بن چکا ہے، لیکن مودی-شاہ کی جوڑی نے اسے 3 سال سے زیادہ وقت سے ٹھنڈے بستے میں ڈال رکھا ہے۔ کانگریس لیڈر نے مزید کہا کہ "خصوصی اجلاس کا اصل مقصد انتخابی حلقوں کی منمانے ڈھنگ سے حد بندی کرنا ہے تا کہ لوگوں کی آواز دبائی جاسکے۔"

کانگریس لیڈر نے یہ سوال بھی کیا کہ "انتخابی حلقوں کی حدیں طے کرنے کی ذمہ داری کس کو دی جائے گی؟ کیا یہ پوری طرح سوالوں کے گھیرے میں آچکے اور بری طرح بے نقاب ہو چکے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو دی جاسکتی ہے، جنھوں نے ووٹر لسٹس تیار کرنے کے پورے عمل کو مذاق بنا کر رکھ دیا ہے اور انتخابی عمل کے بھروسہ کو تار تار کر دیا ہے۔" وہ یہ بھی پوچھتے ہیں کہ "اتنے بڑے پیمانے پر ووٹ چوری کو انجام دینے والوں کو ہی اب حد بندی کرنے اور انتخابی حلقوں کی شکل بدلنے کی طاقت کیسے دی جاسکتی ہے؟ اس سے زیادہ شرمناک اور کیا ہوسکتا ہے۔" سوشل میڈیا پوسٹ کے آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ "یہ چاروں طرف سے گھرے اور بوکھلائے وزیر اعظم کے ذریعہ بدحواسی میں اٹھایا گیا قدم ہے۔ لیکن اس کا پوری طاقت اور عزم کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا۔"

مسٹر رمیش نے کہا کہ خصوصی اجلاس کا اصل مقصد انتخابی حلقوں کی من مانی حد بندی کرنا ہے، تا کہ لوگوں کی آواز دبائی جاسکے۔ انہوں نے سوال کیا کہ انتخابی حلقوں کی حدود طے کرنے کی ذمہ داری کس کو سونپی جائے گی اور کیا یہ ذمہ داری چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو دی جاسکتی ہے، جن کی ساکھ پوری طرح سوالوں کے گھیرے میں آچکی ہے اور جو بری طرح بے نقاب ہو چکے ہیں۔ مسٹر رمیش نے الزام لگایا کہ چیف الیکشن کمشنر نے ووٹر فہرستیں تیار کرنے کے پورے عمل کا مذاق بنا کر رکھ دیا ہے اور انتخابی عمل کی ساکھ کو بری طرح نقصان پہنچایا ہے۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ اتنے بڑے پیمانے پر ووٹوں کی چوری کرنے والوں کو ہی اب حد بندی کرنے اور انتخابی حلقوں کی ہیئت تبدیل کرنے کا اختیار کیسے دیا جاسکتا ہے؟ اس سے زیادہ شرمناک اور کیا ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہر طرف سے گھرے ہوئے، گھبرائے ہوئے اور بوکھلائے ہوئے وزیر اعظم کی جانب سے مایوسی میں اٹھایا گیا قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پوری طاقت اور پختہ عزم کے ساتھ اس کا مقابلہ کرے گی۔

وہیں دوسری جانب کانگریس کے جنرل سکریٹری (تنظیم) اور رکن پارلیمنٹ کے سی وینوگوپال نے جمعہ کو کہا کہ آئین کا احترام کرنے والا کوئی بھی شخص اس طرح کے تقسیم کرنے والے ایجنڈے کی حمایت نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اس معاملے پر تمام اپوزیشن جماعتوں سے رابطہ کر رہی ہے اور دیگر جماعتوں سے بھی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ وینوگوپال کا یہ بیان مرکز کی جانب سے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس 30 نومبر سے 3 دسمبر تک بلائے جانے کے بعد سامنے آیا ہے۔ اس اجلاس میں حکومت کی جانب سے کچھ اہم امور پر کارروائی کی جائے گی۔ مجوزہ قانون سازی میں آئین (131ویں ترمیم) بل 2026، حد بندی بل 2026 اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے قوانین (ترمیمی) بل 2026 شامل ہیں۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے وینوگوپال نے کہا، "ہم سب سے رابطہ کر رہے ہیں، کیونکہ میرا مانتا ہے کہ ڈی ایم کے ہمیشہ ہندوستان کے آئین کے ساتھ کھڑی رہی ہے۔ آئین کا احترام کرنے والا کوئی بھی شخص اس طرح کے تقسیم کرنے والے ایجنڈے کی حمایت نہیں کرسکتا۔ ہم تمام اپوزیشن جماعتوں سے اسی طرح رابطہ کریں گے، جس طرح ہم نے پہلے بھی کیا ہے۔" ادھر کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کے رکن پارلیمنٹ پی سنتوش کمار نے واضح کیا کہ ان کی پارٹی اور دیگر بائیں بازو کی جماعتیں بل کی موجودہ شکل میں حمایت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ انہوں نے آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے کہا، "یہ بل اپریل میں مسترد ہو چکا ہے اور مختلف سیاسی جماعتوں کے موقف عوام کے سامنے ہیں۔ اگر کوئی اپنا موقف تبدیل کرنا چاہتا ہے تو اسے بتانا ہوگا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے اور اس تبدیلی کے پیچھے کیا منطق ہے۔" تاہم، سنتوش کمار نے کہا کہ سی پی آئی پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے ریزرویشن کی حمایت کرتی ہے، جو مجوزہ بل کا بھی حصہ ہے۔ ان کے مطابق، "ہم خواتین کے ریزرویشن کے حامی ہیں اور اس بل کی منظوری کے لیے سرگرمی سے حصہ لیا تھا۔ اب سوال اس کے نفاذ کا ہے۔ ہم اس کی حمایت کرتے ہیں، لیکن حکومت کو اسے حد بندی سے نہیں جوڑنا چاہیے۔ اگر حکومت واقعی سنجیدہ ہے تو اسے خواتین کے لیے سیدھے 181 نشستیں مختص کر دینی چاہئیں۔"

'ہارس ٹریڈنگ کا بازار کھول رکھا ہے'، راؤت نے مودی حکومت پر لگایا اراکین پارلیمنٹ کی خرید و فروخت کا سنگین الزام

ادھو بالا صاحب ٹھاکرے کی شیوسینا کے رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے حد بندی بل کی مخالفت کرتے ہوئے مرکزی حکومت پر اراکین پارلیمنٹ کی خرید و فروخت کا الزام لگایا ہے۔ سنجے راوت نے کہا کہ ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا سے بھی رابطہ کیا گیا تھا، لیکن ادھو ٹھاکرے اس بل کے خلاف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آندھرا پردیش اور جھارکھنڈ کے 2 اراکین پارلیمنٹ ایجنٹ بن کر گھوم رہے ہیں۔ اراکین پارلیمنٹ کو خریدنے کے لیے 150 کروڑ روپے کی بولی لگائی جارہی ہے۔ سنجے راؤت نے الزام لگایا کہ حکومت نے ہارس ٹریڈنگ کا بازار کھول رکھا ہے۔ اراکین پارلیمنٹ کی خرید و فروخت ہو رہی ہے اور انہیں 150 کروڑ روپے میں خریدنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہماری پارٹی اس بل کی مخالفت کرے گی۔ جو بھی رکن پارلیمنٹ اس بل کی حمایت کرے گا، اسے ملک کے عوام غدار کے طور پر یاد رکھیں گے۔ یہ حد بندی بل ملک اور قوم کے خلاف ہے۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ اس بل کے سلسلے میں انڈیا اتحاد کی میٹنگ میں بحث ہوگی۔ اگر کوئی بھی پارٹی یا رکن پارلیمنٹ اس کی حمایت کرتا ہے تو وہ ملک کے خلاف کام کرے گا۔ بل کی حمایت کرنے والوں کو 21ویں صدی کے سب سے بڑے غداروں کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ سنجے راوت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ بھی کی۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "آج شیوسینا کے سربراہ بالا صاحب ٹھاکرے ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ شرد پوار خراب صحت کی وجہ سے نہ تو جدوجہد کرنے کی حالت میں ہیں اور نہ ہی کوئی اہم فیصلہ لینے کی پوزیشن میں ہیں۔ ورنہ پارلیمنٹ میں اتنے بدعنوان طریقے سے 'ملک مخالف' حد بندی بل لانے کی ہمت کسی میں نہیں ہوتی۔"

آیوروید کالجوں کو مستند اور مؤثر علاج کے ذریعے سماج کی خدمت کرنی چاہیے: صدر جمہوریہ مرمو

نئی دہلی، (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا ہے کہ آیوروید کالجوں کو مستند اور مؤثر آیوروید کے ذریعے سماج کی خدمت کرنی چاہیے۔ انہیں ایسی تعلیم فراہم کرنی چاہیے جس سے موجودہ اور آنے والی نسلوں کو درپیش صحت کے چیلنجوں سے نمٹنے کے اہل ماہرین تیار ہوسکیں۔ صدر جمہوریہ نے جمعہ کو کیرالہ کے تریشور میں ویدیہ رتنم آیوروید کالج کی گولڈن جوبلی تقریبات کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آیوروید کے شعبے میں کیرالہ کا تعاون صرف اسے بین الاقوامی شناخت دلانے تک محدود نہیں ہے، بلکہ ریاست نے آیوروید کی روایتی تعلیم اور طبی علم کی مالا مال روایت کو بھی محفوظ رکھا ہے۔ ویدیہ خاندانوں سے نسل در نسل منتقل ہونے والا طبی علم اور مستند آیوروید ک ادویات تیار کرنے کی روایت آج بھی جاری ہے۔ مرمو نے کہا کہ آیوروید کا مستند لٹریچر صرف سنسکرت تک محدود نہیں رہا ہے۔ کیرالہ میں ملیالم اور منی پروالم زبانوں میں بھی اس موضوع پر اصل تصانیف اور شرحیں لکھی گئی ہیں۔

مہادیو سٹہ معاملہ: دہلی میں ای ڈی کی چھاپہ ماری

نئی دہلی/رائے پور، (یو این آئی) چھتیس گڑھ سے وابستہ مہادیو آن لائن سٹہ معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے اپنی تحقیقات کا دائرہ بڑھاتے ہوئے دہلی کے ایک لگژری کیٹرر اور رئیل اسٹیٹ کاروباری کے ٹھکانوں پر چھاپے مارے ہیں۔ ای ڈی کے ذرائع سے موصولہ معلومات کے مطابق، مہادیو آن لائن سٹہ معاملے میں سوربھ چندراکر سے پوچھ گچھ کے دوران حاصل ہونے والی معلومات کی بنیاد پر ای ڈی نے یہ کارروائی کی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی کو شبہ ہے کہ آن لائن سٹہ بازی سے کمائے گئے کروڑوں روپے ان کاروباریوں تک پہنچائے گئے اور اس رقم کو دبئی کے رئیل اسٹیٹ منصوبوں اور ہندوستان کے مہمان نوازی کے کاروبار میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا گیا۔ ای ڈی کی ٹیموں نے دہلی کے پوش جور باغ علاقے میں رئیل اسٹیٹ کاروباری کے دو مکانات (نمبر 149 اور 152) اور خان مارکیٹ میں واقع ان کے تجارتی دفتر کی تلاشی لی۔ اس کے علاوہ کیٹرر کے بعض ٹھکانوں پر بھی چھاپے مارے گئے۔ تحقیقاتی ایجنسی ان ٹھکانوں سے ملنے والے مالیاتی ریکارڈ، کمپنیوں کی دستاویزات اور جائیدادوں سے متعلق کاغذات کی جانچ کر رہی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی اس بات کا پتہ لگانے میں مصروف ہے کہ آیا ان کاروباریوں کے ذریعے سٹہ بازی کی رقم مختلف کاروباروں میں تو سرمایہ کاری نہیں کی گئی۔ ذرائع کے مطابق، تحقیقات اب سٹہ بازی کے نیٹ ورک سے آگے بڑھ کر اس سے وابستہ کاروباری تعلقات اور جائیدادوں تک پہنچ گئی ہیں۔

اردو اخبارات کی بقا کے لیے عملی سرپرستی ضروری: ڈاکٹر عبداللہ شیخ

کوئز ٹائم ممبئی کی نویں سالانہ تقریب 'اردو کی محبت میں' کا انعقاد، ادبی، صحافتی، تعلیمی اور سماجی خدمات انجام دینے والی شخصیات اعزازات سے سرفراز

اردو کی محبت میں

ممبئی: اردو زبان و ادب، صحافت اور تعلیمی و سماجی خدمات سے وابستہ شخصیات کی حوصلہ افزائی اور ان کی خدمات کے اعتراف میں کوئز ٹائم ممبئی کے زیر اہتمام نویں سالانہ تقریبِ تہنیت و پذیرائی "اردو کی محبت میں" منعقد ہوئی۔ تقریب میں مقررین نے اردو زبان کے فروغ، اردو اخبارات کی بقا، نئی نسل میں زبان سے دلچسپی پیدا کرنے اور ادبی و تعلیمی اداروں کو مستحکم بنانے کے لیے اجتماعی تعاون اور عملی اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ تقریب کی صدارت انجمن اسلام کے نائب صدر ڈاکٹر عبداللہ شیخ نے کی، جبکہ روزنامہ انقلاب کے مدیر شاہد لطیف، میمن فیڈریشن کے صدر اقبال میمن، شاعر ندیم صدیقی اور کوئز ٹائم ممبئی کے روحِ رواں حامد اقبال صدیقی سمیت متعدد شخصیات نے اظہارِ خیال کیا۔ سابق پرنسپل و رکن اسمبلی سہیل لوکھنڈوالا نے بھی حامد اقبال صدیقی کے خاندان سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آئندہ مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

ڈاکٹر عبداللہ شیخ نے اردو صحافت کی بقا کے حوالے سے مولانا عبدالکریم پاریکھ کا ایک واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مولانا کے گھر کام کرنے والی ایک مہاراشٹرین خاتون روزانہ مراٹھی اخبار خریدتی تھیں۔ پوچھنے پر کہ جب وہ پڑھنا نہیں جانتیں تو اخبار کیوں خریدتی ہیں، خاتون نے جواب دیا کہ "یہ میری قوم کا اخبار ہے، اگر میں اسے زندہ نہیں رکھوں گی تو کون رکھے گا؟" ڈاکٹر شیخ نے کہا کہ یہ واقعہ اپنی زبان اور صحافت سے عملی وابستگی کا سبق دیتا ہے۔ اردو اخبارات کی بقا کے لیے قارئین، اہلِ قلم اور صاحبِ حیثیت افراد کو سرپرستی کی ذمہ داری نبھانی ہوگی۔ شاہد لطیف نے مرحوم اعجاز صدیقی کے نام سے ایوارڈ اور دس ہزار روپے نقد انعام کے اجرا کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے آئندہ انعامی رقم بڑھا کر 25 ہزار روپے کرنے اور انعامات کی تعداد میں اضافے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے ایوارڈ یافتگان کی خدمات کا تعارف بھی اخبارات کو فراہم کرنے پر زور دیا۔ حامد اقبال صدیقی نے بتایا کہ 1999ء میں قائم ہونے والے ادارے کے تحت اردو میڈیم اسکولوں کے درمیان جنرل نالج کے 26 مقابلے اور مہاراشٹر میں 300 سے زائد کوئز پروگرام منعقد کیے جاچکے ہیں۔ انہوں نے محدود وسائل اور مالی مشکلات کے باوجود سرگرمیاں جاری رکھنے کا ذکر کرتے ہوئے اپنی اہلیہ ڈاکٹر زاہدہ صدیقی اور پرنسپل خان اخلاق احمد کی خدمات کو سراہا۔ اقبال میمن نے بھی حامد اقبال اور ان کی ٹیم کی محنت کی تعریف کرتے ہوئے تعاون جاری رکھنے کا یقین دلایا۔

ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ تکمیل کے قریب: پیوش گویل

نئی دہلی، (ایجنسی) ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ طے پانے کے انتہائی قریب پہنچ گیا ہے۔ 'انڈیا ڈیٹ کیپٹل مارکیٹ سمٹ 2026' میں مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گویل نے کہا کہ امید ہے اس سال کے آخر تک یوروپی یونین (ای یو) کے ساتھ آزادانہ تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر بھی دستخط ہو جائیں گے اور یہ اگلے سال مارچ یا اپریل تک نافذ ہو جائے گا۔ امریکہ کے ساتھ معاہدے کے بارے میں پیوش گویل نے کہا کہ امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ اب مکمل ہونے کے قریب ہے۔ معاہدے کو حتمی شکل دینے میں جس عمل اور طریقۂ کار کی وجہ سے رکاوٹیں آرہی تھیں، اب اس نے ایک شکل اختیار کرنا شروع کر دی ہے۔ آسان لفظوں میں کہیں تو ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدے کی راہ میں آنے والی رکاوٹ اب ختم ہو چکی ہے اور جلد ہی اس معاہدے کا اعلان کیا جاسکتا ہے۔ پیوش گویل نے اس سے قبل ایک دوسرے بیان میں کہا تھا کہ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان بات چیت آخری مرحلے میں ہے اور کچھ معاملات پر وضاحت ہونا باقی ہے۔ لیکن اب ان کے نئے بیان سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان معاہدے کو لے کر بات چیت تقریباً مکمل ہونے والی ہے۔ مرکزی وزیر کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب امریکہ نے ہندوستان سمیت کئی ممالک پر 25 فیصد ٹیرف عائد کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ اگر ہندوستان کے ساتھ معاہدہ ہو جاتا ہے تو ہندوستان پر 17 فیصد ٹیرف نافذ ہوگا، لیکن اگر یہ معاہدہ نہیں ہوتا ہے تو 25 فیصد ٹیرف عائد کیا جائے گا، جو اگلے سال کے آغاز میں نافذ ہوسکتا ہے۔ ٹیرف کی تجویز کے بعد گویل کا یہ بیان سامنے آنا واضح کرتا ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ٹیرف کے معاملے پر بھی بات چیت ہوئی ہے اور امریکہ ہندوستان کے لیے دیگر حریف ممالک کے مقابلے کم ٹیرف کی شرح مقرر کرنے پر آمادہ ہے۔

بحر ہند کے خطے میں تعاون کو فروغ دینا ضروری ہے: جے شنکر

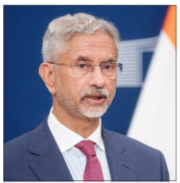

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے بحر ہند رم ایسوسی ایشن (آئی او آر اے) کے رکن ممالک سے کہا ہے کہ بحر ہند کے خطے کو پُرامن، مستحکم اور محفوظ بنانے کے لیے رکن ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دینا ضروری ہے۔ وزارت خارجہ نے جمعہ کو بتایا کہ آئی او آر اے کی وزارتی کونسل کے 25ویں اجلاس کے افتتاحی خطاب میں، جو یہاں ہندوستان کی صدارت میں منعقد ہو رہا ہے، ڈاکٹر جے شنکر نے کہا کہ بحر ہند عالمی تجارت، توانائی کے تحفظ، رابطہ کاری اور اقتصادی خوشحالی کے لیے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ خطہ تنوع اور مواقع کے ساتھ کئی مشترکہ چیلنجوں کا بھی سامنا کر رہا ہے۔ ایسے میں اسے ترقی کے لیے سازگار بنائے رکھنا تمام ممالک کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی او آر اے میں ہندوستان کے کردار اور صدارت کی رہنمائی مہاساگر کے تصور سے ہوگی۔ اس کا مطلب مختلف شعبوں میں سلامتی اور ترقی کے لیے مشترکہ اور ہمہ گیر پیش رفت ہے۔

یہ ہندوستان کے سابقہ ساگر تصور پر مبنی ہے، جس کا مطلب خطے میں سب کے لیے سلامتی اور ترقی ہے۔ ڈاکٹر جے شنکر نے بتایا کہ ہندوستان کی صدارت میں اس بار کا موضوع بحر ہند کے خطے میں اختراع، کشادگی، مضبوطی اور بدلتے حالات کے مطابق ڈھلنے کی صلاحیت رکھا گیا ہے۔ اس کے تحت آئی او آر اے کے ترجیحی شعبوں اور مشترکہ امور پر تعاون کو مضبوط بنانے، مذاکراتی شراکت داروں کے ساتھ روابط بڑھانے، علاقائی اقدامات کو فروغ دینے اور تنظیم کے مالیاتی و ادارہ جاتی نظام کو مستحکم کرنے پر کام کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بدلتے عالمی نظام اور جغرافیائی سیاسی حالات کے درمیان آئی او آر اے کی اجتماعی آواز کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ اجلاس کا موضوع مضبوط علاقائی آواز: بدلتے عالمی نظام میں آئی او آر اے کا کردار اسی ضرورت کی عکاسی کرتا ہے۔

تمل ناڈو: سپریم کورٹ نے 'دیپم تنازعہ' پر ریاستی حکومت اور انتظامیہ کی سخت سرزنش کی

نئی دہلی (ایجنسی) تمل ناڈو کی تروپرن کنڈرم پہاڑی پر واقع 'دیپتھون' میں دِیا (چراغ) نہ جلائے جانے کے معاملے میں سپریم کورٹ نے ریاستی حکومت اور انتظامیہ پر سخت تبصرہ کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ یہ نہیں مانا جاسکتا کہ مندر کے چند نامعلوم ٹرسٹیوں میں سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی ہمت پیدا ہوگئی، جب تک انہیں ریاستی حکام کی حمایت حاصل نہ ہو۔ عدالت نے کہا کہ اس معاملے میں ریاست کے چیف سکریٹری سے وضاحت طلب کی جانی چاہیے۔ سماعت کے دوران سینئر وکیل جے سائی دیپک نے ہندو منانی لیڈر رام روی کمار کی جانب سے دلائل پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع انتظامیہ کا ٹرسٹیوں کی منظوری کا انتظار کرنا ہی سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی تھی۔ عدالت نے ٹرسٹیوں کو چراغ جلانے والی ٹیم کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی، نہ کہ یہ فیصلہ کرنے کا اختیار دیا تھا کہ چراغ کہاں جلایا جائے گا۔ سائی دیپک نے کہا کہ اگر ٹرسٹیوں کو عدالتی حکم سے اختلاف تھا تو انہیں نظر ثانی کی عرضی دائر کرنی چاہیے تھی۔

سید شہنواز احمد قادری کی دو کتابوں کا اجراء آج

HON'BLE SPEAKERS
PROF. RAJKUMAR JAIN
JANAB SANJAY SINGH

نئی دہلی: ہندوستان کی جنگِ آزادی کی تاریخ اور مجاہدینِ آزادی کی قربانیوں کو نئی نسل سے روشناس کرانے کے مقصد سے 28 نومبر کو دارالحکومت میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس موقع پر معروف مصنف سید شہنواز احمد قادری کی دو کتابوں 'باغی ہندوستان اور 1857' اور 'لہو بولتا بھی ہے' (اردو، دوسرا ایڈیشن) کی رسمِ اجرا ادا کی جائے گی۔ تقریب میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات اور دانش ور شرکت کریں گے۔ مہمانانِ خصوصی میں رگھو ٹھاکر، سنجے سنگھ، گوہر رضا، اشوک کمار پانڈے، سمیر احمد صدیقی، سریش کھیرنار، ٹی گوپال سنگھ، پروفیسر راج کمار جین اور جے ایس کیلا سیا شامل ہیں۔ تقریب کا ایک اہم حصہ جنگِ آزادی میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے مجاہدین کے اہلِ خانہ کی پذیرائی اور انہیں اعزازات سے نوازنا ہوگا۔ منتظمین کے مطابق اس موقع پر ان خاندانوں کے افراد کو اعزاز سے سرفراز کیا جائے گا جن کے بزرگوں نے ملک کی آزادی کے لیے نمایاں قربانیاں پیش کیں۔ اعزاز پانے والوں میں شہید قاضی ذوالفقار علی کے عزیز قاضی انوار احمد، شہید نواب علی بہادر المعروف نواب باندا کے خاندان کے نواب شاداب علی بہادر اور شہید شیخ رجب علی کے عزیز شیخ ابوالقیس شامل ہیں۔ اس کے علاوہ تحریکِ کاکوری کے معروف مجاہد شہید اشفاق اللہ خاں کے خاندان کے شاداب اللہ خاں اور نظام الدین قاضی کے عزیز نورالدین قاضی کو بھی اعزاز سے نوازنے کی تجویز ہے۔ مصنف سید شہنواز احمد قادری کی یہ دونوں تصانیف 1857ء کی جنگِ آزادی اور تحریکِ آزادی کے مختلف گوشوں، مجاہدین کی جدوجہد اور ان کی قربانیوں کو اجاگر کرتی ہیں۔ منتظمین کو امید ہے کہ یہ تقریب تاریخ، ادب اور آزادی کی جدوجہد سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے اہمیت کی حامل ثابت ہوگی اور نئی نسل میں اپنے اسلاف کی قربانیوں سے واقفیت کا جذبہ پیدا کرے گی۔

طبِ یونانی کو جدید سائنسی تحقیق سے ہم آہنگ کرنا وقت کی اہم ضرورت: پروفیسر اشہر قدیر

جامعہ ہمدرد میں پانچواں حکیم عبدالحمید میموریل لیکچر، نوجوان محققین کو اخلاق حسین ینگ ایکسیلنس ایوارڈ سے نوازا گیا

Support Society (2S)
5th
Hakeem Abdul Hameed
Memorial Lecture
25th November 2026

نئی دہلی (یو این آئی) جامعہ ہمدرد کے سینٹر آف ایکسیلنس اِن یونانی میڈیسن (سی او ای) کے زیر اہتمام آج پانچویں حکیم عبدالحمید میموریل لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ اس علمی و تحقیقی نشست کا موضوع حکمت سے شواہد تک: طبِ یونانی میں سائنسی جدت اور انٹیگریٹیو ہیلتھ کیئر رکھا گیا تھا، جس کا بنیادی مقصد طبِ یونانی میں جدید سائنسی تحقیق، شواہد پر مبنی طریقۂ علاج اور دیگر نظام ہائے طب کے ساتھ اشتراک و ہم آہنگی کے امکانات کو اجاگر کرنا تھا۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز مہمانانِ گرامی کے استقبال اور حافظ محمد زید نواز کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد معزز مہمانوں کی گلدستے اور یادگاری مومنٹو پیش کر کے پذیرائی کی گئی۔ آرگنائزنگ چیئرمین سید منیر عظمت نے خطبۂ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے حکیم عبدالحمید میموریل لیکچر کے اغراض و مقاصد اور اس کی علمی و تحقیقی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں سپورٹ سوسائٹی کے سکریٹری جنرل ڈاکٹر اجمل اخلاق اور مریم اجمل نے سوسائٹی کی فلاحی و تعلیمی سرگرمیوں اور خدمات کا جامع تعارف پیش کیا۔

لیکچر کے کلیدی مقرر، فیکلٹی آف یونانی میڈیسن (اے ایم یو، علی گڑھ) کے شعبۂ کلیات کے چیئرمین پروفیسر اشہر قدیر نے اپنے پر مغز اور بصیرت افروز خطاب میں طبِ یونانی کے قدیم علمی ورثے کو جدید سائنسی تحقیق اور شواہد (ایویڈینس بیس میڈیسن) کے سانچے میں ڈھالنے کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے طبِ یونانی کے تحقیقی معیار کو مزید مستحکم کرنے پر زور دیتے ہوئے تاریخی حوالوں سے واضح کیا کہ یونانی طب میں ارتقاء اور ترمیمات کی ضرورت کب اور کن اسباب کی بنا پر پیش آئی۔ پروفیسر قدیر نے حکیم اجمل خان اور حکیم عبدالحمید کی تعلیمات اور نادر مخطوطات کی روشنی میں بتایا کہ ان اکابرین نے اپنے عہد میں طبِ یونانی کو جدید سائنسی خطوط پر استوار کرنے کے لیے کس قدر دور رس اقدامات کیے۔ اس ضمن میں انہوں نے خصوصیت کے ساتھ انسٹیٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ (آئی ایچ ایم ایم آر) جیسے تحقیقی اداروں کے قیام کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آج قومی کمیشن برائے ہندوستانی نظامِ طب (این سی آئی ایس ایم) کی جانب سے طبِ یونانی میں جس تجدید اور جدیدیت کی بات کی جا رہی ہے، ہمارے بزرگوں نے تقریباً ایک صدی قبل ہی نہ صرف اس کا خواب دیکھا تھا بلکہ عملی بنیادیں بھی فراہم کر دی تھیں۔ تقریب کے مہمانانِ اعزازی ڈاکٹر شکیل احمد (جنرل سکریٹری، سر سید ایجوکیشنل سوشل ویلفیئر سوسائٹی) اور پروفیسر سعید احمد (ڈائریکٹر، سینٹر آف ایکسیلنس اِن یونانی میڈیسن، ایس پی سی آر، جامعہ ہمدرد) نے اپنے خطابات میں طبِ یونانی کی ہمہ جہت ترقی، معیاری تحقیق کے فروغ اور دورِ حاضر کے طبی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کی ناگزیریت پر زور دیا۔

وزارت آیوش، حکومتِ ہند کے نیشنل میڈیسنل پلانٹ بورڈ کے ڈائریکٹر ٹیکنیکل و ڈپٹی سی ای او ڈاکٹر عبدالقیوم (آئی ایف ایس) نے بطور مہمانِ اعزازی خطاب کرتے ہوئے ادویاتی پودوں کے تحفظ، کاشت، سائنسی تحقیق اور طبِ یونانی کے عالمی فروغ سے متعلق اہم نکات پیش کیے۔ مہمانِ خصوصی جناب آلوک سریواستو (جنرل منیجر، انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ) نے علمی و تحقیقی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی اور صحتِ عامہ کے شعبے میں جدت طرازی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

اس موقع پر نوجوانوں کی تحقیقی صلاحیتوں کے اعتراف اور حوصلہ افزائی کے لیے اخلاق حسین ینگ ایکسیلنس ایوارڈ بھی عطا کیا گیا، جن میں زنیرہ خان، بے بی زائنا خان، میمین حیدر خان اور عمر غالب احسن شامل رہے۔ صدارتی خطاب کرتے ہوئے دہلی یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے صدر پروفیسر محمد اکرم نے حکیم عبدالحمید کی بے مثال علمی، تعلیمی اور طبی خدمات کو شاندار خراجِ تحسین پیش کیا اور بین العلومی مکالمے و تحقیق کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے حکیم صاحب کی شخصیت کے روحانی پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ نہایت درویش صفت اور روحانیت سے معمور انسان تھے، جو تعلیم آباد کی مسجد اور کبھی جامعہ کی رابعہ مسجد میں باقاعدگی سے مراقبہ فرمایا کرتے تھے۔ تقریب کے اختتام پر کنوینر ڈاکٹر نازش احتشام اعظمی نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ قومی ترانے کے ساتھ اس باوقار تقریب کا اختتام ہوا، تقریب میں پروفیسر محمد حسین، ڈاکٹر فرحان اختر، ڈاکٹر سالک، ڈاکٹر سعدیہ، زاہد ڈاکٹر روبی اورنگ زیب، رمشہ خان، مقبول حسن اور ڈاکٹر محمد جلیس ڈاکٹر عذیر بقائی صاحبان سمیت طب، تحقیق اور صحت کے شعبے سے وابستہ اساتذہ، محققین اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

کیرالم کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستھیسن کا دعویٰ ہے کہ ان کا فون ٹیپ کیا جا رہا ہے!

ترینت پورم (ایجنسی) کیرالم کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستھیسن نے یوم دستور کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب میں بڑا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ ان کا فون ٹیپ کیا جا رہا ہے اور ان کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے، اس لیے وہ مانیٹروں کو گمراہ کرنے کے لیے بعض اوقات غلط باتیں بھی کہتے ہیں۔ تاہم انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ مبینہ فون ٹیپنگ کے پیچھے کون ہے۔ اپنے خطاب میں وزیر اعلیٰ نے کالج میں پڑھتے ہوئے جارج آرویل کے ناول 1984 کو پڑھنے کا ذکر کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا، یہ ایک افسانوی ناول ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کس طرح لوگوں پر نگرانی رکھتی ہے۔ انھوں نے کہا، اس کتاب کو پڑھنے کے بعد، میں ایک ماہ تک تناؤ اور عدم تحفظ کا شکار رہا۔ اس کی وجہ تھی کہ کتاب میں یہ بتایا گیا کہ حکومت ہر وقت اور ہر جگہ اپنے شہریوں پر نظر رکھتی ہے۔ ستھیسن نے دعویٰ کیا، لیکن اب میں پریشان نہیں ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میری مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ کچھ بھی خفیہ نہیں ہے۔

سابق وزیر نے اپنی رہائش گاہ پر خواتین کو کمبل تقسیم کیا

ایودھیا: 27 نومبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی ایودھیا اسمبلی کے امیدوار، سابق وزیر تیج نارائن پانڈے پون نے ہر برس کی طرح اس برس بھی کرشنا پور رسول آباد میں اپنی رہائش گاہ پر خواتین میں ہزاروں کمبل تقسیم کیے۔ آج سابق وزیر تیج نارائن پانڈے پون نے کرشنا پور، رسول آباد میں اپنی رہائش گاہ پر خواتین میں ہزاروں کمبل تقسیم کرتے ہوئے کہا کہ سردی کے آغاز پر خواتین کو کمبل تقسیم کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں غریب، امیر، تاجر، نوجوان، کسان، نوجوان سبھی پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو 2027 میں ریاست میں حکومت بناتے ہیں تو ضعیف خواتین کو 40,000 روپے پنشن ملے گی، نوجوان بے روزگاروں کو 5000 روپے ماہانہ الاؤنس ملے گا، بیٹی کی پیدائش پر 10 گرام سونا، انٹر پاس لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے لیپ ٹاپ سکیم دوبارہ شروع کی جائے گی، سرکاری ملازمین کو ایک لاکھ اعزازی ملازمت دی جائے گی۔ نوجوان، کنیا ودیا دھن دوبارہ دیا جائے گا۔ حکومت کے قیام کے بعد کسانوں کے لیے قرض معافی کی اسکیم کو فوری طور پر نافذ کیا جائے گا۔

بی جے پی 2027 میں جیت کی ہیٹ ٹرک کرے گی: پنکج

یوگی حکومت میں امن وقانون کی صورت حال بہتر، سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع میں اضافہ؛ سماجوادی پارٹی کے منشور پر بھی تنقید

کشی نگر: اتر پردیش بی جے پی کے نومنتخب ریاستی صدر پنکج چودھری نے دعویٰ کیا ہے کہ پارٹی 2027 کے اسمبلی انتخابات میں کارکنوں کی طاقت اور حکومت کے ترقیاتی کاموں کی بنیاد پر بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کر کے جیت کی ہیٹ ٹرک کرے گی۔ کشی نگر کے دورے پر انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاست میں ہونے والے ترقیاتی کاموں کو لے کر پارٹی عوام کے درمیان جائے گی۔ انہوں نے قومی قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ایک عام کارکن کو اتنی بڑی ریاست کی ذمہ داری سونپنا ان کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ طویل عرصے بعد علاقے میں آنے کا موقع ملا اور موجودہ و سابق کارکنوں سے ملاقات ہوئی۔ سب نے مل کر 2027 کے انتخابات میں کامیابی کا ہدف طے کیا ہے۔

پنکج چودھری نے کہا کہ بی جے پی نظریے اور تنظیمی قوت کی بنیاد پر کام کرنے والی جماعت ہے اور کارکنوں کا اعتماد اس کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ ان کے مطابق مرکزی حکومت کی فلاحی اسکیموں سے عوام کو فائدہ پہنچا ہے، جبکہ یوگی حکومت کے دور میں اتر پردیش کی شناخت بدلی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں امن وقانون کی صورت حال بہتر ہوئی ہے اور خواتین اب رات کے وقت بھی بلا خوف شادی بیاہ سمیت دیگر تقریبات میں شرکت کرسکتی ہیں۔ بہتر حفاظتی ماحول کے باعث ملک و بیرون ملک کے سرمایہ کار اتر پردیش کا رخ کر رہے ہیں، جس سے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ایکسپریس وے کے فروغ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش آج ملک میں سب سے زیادہ ایکسپریس وے رکھنے والی ریاست بن چکی ہے۔

سماجوادی پارٹی کے انتخابی منشور اور اکھلیش یادو کے حلف نامے پر تنقید کرتے ہوئے پنکج چودھری نے کہا کہ اگر سماجوادی پارٹی اب امن وقانون بہتر بنانے اور مافیا کے خلاف سخت کارروائی کی بات کر رہی ہے تو یہ "سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی" کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2012 سے 2017 کے درمیان سماجوادی حکومت میں امن وقانون اور خواتین کی سلامتی کی جو صورت حال تھی، اسی کے نتیجے میں عوام نے اسے اقتدار سے باہر کر دیا تھا۔ انہوں نے اکھلیش یادو پر مافیا کی حمایت کرنے اور سابق وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے نہ پہنچنے کا الزام بھی عائد کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سماجوادی پارٹی کی سیاست میں غنڈہ گردی کا رجحان رہا ہے اور اس کی سابقہ حکومتوں کی کارکردگی پر سوالات اٹھتے رہے ہیں

کتابیں تہذیبوں کی امین ہیں: رُخسار امروہی

امروھہ کے ادب اور علمی روایات کا روشن باب؛ دانشورانِ شہر کی جانب سے معروف شاعر و ادیب رُخسار امروھی کو اہم تصانیف کا نذرانہ

امروہہ (نمائندہ خصوصی): علم و ادب کے گہوارے امروہہ میں کتاب دوستی اور علمی روایات کے فروغ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اسی کڑی میں شہر کے ممتاز دانشوروں، محققین اور اہلِ قلم نے معروف ادبی شخصیت رُخسار امروہی کی ادبی خدمات کے اعتراف اور باہمی علمی رشتوں کو مزید مستحکم کرنے کے لیے انہیں اپنی اہم اور وقیع تصانیف پیش کیں۔ اس موقع پر ممتاز محقق اور ادیب ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے مرثیہ کے فن اور اس کے ارتقا پر مبنی اپنی اہم تحقیقی کتاب 'امروہہ میں جدید مراثی کے عناصر خمسہ' رُخسار امروہی کو بطور تحفہ پیش کی۔ یہ کتاب امروہہ کی مرثیہ گوئی کی شاندار تاریخ اور جدید رجحانات کا احاطہ کرتی ہے۔ دوسری جانب معروف علمی و ادبی شخصیات پروفیسر ناشر نقوی، محبوب زیدی اور نواب مراد علی خان نے مشترکہ طور پر اپنی اہم تصنیف 'عکسِ کارواں' رُخسار امروہی کی خدمت میں پیش کی، جو اپنے اندر تاریخی اور ادبی نقوش سموئے ہوئے ہے۔ مزید برآں، علاقے کے معروف قلم کار نجم خاں حسنپوری نے خالد نیر خان کی دلچسپ اور بصیرت افروز خودنوشت 'چوپال سے ویگاس تک' رُخسار امروہی کو پیش کی۔ یہ کتاب دیہات کی سادہ زندگی سے لے کر عالمی افق تک کے سفر کی عکاسی کرتی ہے۔ رُخسار امروہی نے تمام دانشوروں اور اہلِ قلم کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے ان تصانیف کو امروہہ کے علمی و ادبی سرمائے میں ایک گراں قدر اضافہ قرار دیا۔ اس طرح کی علمی نشستیں اور کتابوں کا تبادلہ اس بات کا ثبوت ہے کہ امروہہ کی مٹی آج بھی علم و ادب کی خوشبو سے مہک رہی ہے اور نئی نسل کو مطالعے کی جانب راغب کر رہی ہے۔ محترمہ نے اس موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "کتابیں تہذیبوں کی امین اور نسلوں کے درمیان فکری رابطے کا سب سے مضبوط ذریعہ ہیں۔ امروہہ ہمیشہ سے علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے، اور یہاں کے دانشوروں کی جانب سے تخلیق و تحقیق کا یہ مسلسل سفر اور کتابوں کے تبادلے کی یہ خوبصورت روایت اس بات کی ضامن ہے کہ ہمارا ادبی ورثہ نہ صرف محفوظ ہے بلکہ نئی توانائی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔"

150 سالہ کھیلوں کی وراثت پر لکھی گئی کتاب 'علی گڑھ اسپورٹس کرونیکل' کا اجرا

پدم شری ڈاکٹر ظفر اقبال اور وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون سمیت معزز شخصیات نے کتاب کا اجرا کیا

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی 150 سالہ شاندار کھیلوں کی وراثت، تاریخی کامیابیوں اور یادگار واقعات کو سمیٹے کتاب 'علی گڑھ اسپورٹس کرونیکل' کا یونیورسٹی کے ایڈمنسٹریٹو بلاک واقع کانفرنس ہال میں ایک پروقار تقریب کے دوران اجرا کیا گیا۔ پروفیسر ایف ایس شیرانی کی تحریر کردہ اس کتاب کا اجرا پدم شری یافتہ اولمپین اور بھارتی ہاکی ٹیم کے سابق کپتان ڈاکٹر ظفر اقبال، اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون، بھارتی ایتھلیٹکس ٹیم کے سابق کوچ اور این ایس این آئی ایس پٹیالہ کے سابق ڈین کمال علی، پرو وائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان، اے ایم یو گیمز کمیٹی کے سابق سکریٹری سید امجد علی رضوی اور یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر نے مشترکہ طور پر کیا۔ کتاب کے مصنف پروفیسر ایف ایس شیرانی نے سلائیڈ پریزنٹیشن کے ذریعے اے ایم یو کے ڈیڑھ سو برس کے کھیلوں سے جڑے دلچسپ تاریخی واقعات، جدوجہد اور کامیابیوں کو پیش کیا۔ کئی ایسے جذباتی مناظر سامنے آئے جنہوں نے ہال میں موجود حاضرین کو ماضی کی شاندار یادوں میں کھو دیا۔ مہمانوں کا استقبال یونیورسٹی گیمز کمیٹی کے سکریٹری پروفیسر یوسف الزماں خان اور جمخانہ کلب کی صدر پروفیسر عفت اصغر نے پودے پیش کر کے کیا۔

1982ء کے ایشیائی کھیلوں میں بھارتی ایتھلیٹکس ٹیم کے کوچ رہ چکے اور این ایس این آئی ایس پٹیالہ کے سابق ڈین کمال علی نے کہا کہ آج میں جو کچھ بھی ہوں، اسی ادارے کی بدولت ہوں۔ ملک کی درجنوں یونیورسٹیاں میری کوچنگ اور تجربے سے فائدہ اٹھا رہی ہیں، لیکن یہ میرے لیے افسوس کی بات ہے کہ اے ایم یو نے ابھی تک میری خدمات سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ میں اے ایم یو کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یونیورسٹی جب بھی چاہے، میں بغیر کسی معاوضے کے مکمل جذبۂ خدمت کے ساتھ کھلاڑیوں اور کھیلوں کی ترقی کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے مادرِ علمی کے لیے تعاون کرنا ان کے لیے اعزاز کی بات ہوگی۔ پرو وائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان نے کتاب کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ اے ایم یو کی 150 سالہ کھیلوں کی وراثت کو محفوظ کرنا ایک تاریخی اور قابلِ ستائش کاوش ہے۔ کھیلوں کی صلاحیتوں کی تلاش صرف یونیورسٹی کیمپس تک محدود نہیں رہنی چاہیے، بلکہ اسکولوں میں چھپی صلاحیتوں کو بھی پہچان کر انہیں مناسب تربیت دی جانی چاہیے۔ یونیورسٹی گیمز کمیٹی اس سمت میں خصوصی کوشش کرے تاکہ مستقبل کے بہترین کھلاڑی تیار کیے جا سکیں۔ پدم شری ڈاکٹر ظفر اقبال نے کہا کہ 'علی گڑھ اسپورٹس کرونیکل' محض ایک کتاب نہیں، بلکہ اے ایم یو کی ڈیڑھ صدی کی محنت، جدوجہد، کامیابیوں اور کھیلوں کی ثقافت کا ایک تاریخی دستاویز ہے۔ اس طرح کی کوششیں آنے والی نسلوں کو اپنی وراثت سے جوڑنے کا کام کرتی ہیں۔ انہوں نے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ کامیابی کے لیے نظم وضبط، مسلسل مشق اور لگن سب سے ضروری ہیں۔ اے ایم یو میں کھیلوں کی صلاحیتوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ضرورت انہیں بہتر مواقع اور درست رہنمائی فراہم کرنے کی ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی کو یقین دلایا کہ کھلاڑیوں کی رہنمائی اور کھیلوں کی ترقی کے لیے ان کی خدمات ہمیشہ دستیاب رہیں گی۔

خرقہ شریف کی زیارت کے ساتھ شیخ العالم کے عرس کی تقریبات اختتام پذیر

ردولی، ایودھیا (نامہ نگار): چشتی صابری سلسلے کے عظیم صوفی بزرگ حضرت شیخ احمد عبد الحق المعروف مخدوم صاحب کا ۶۱۰واں سولہ روزہ عرس خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ ردولی شریف میں اپنی تمام تر روحانی و روایتی شان وشوکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ عرس کی آخری تقریب میں حضرت شیخ العالم کے خرقہ شریف کی زیارت کرائی گئی، جس میں ہزاروں زائرین اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر سجادہ نشین شاہ عمار احمد احمدی نیر میاں نے ملک میں امن و امان، بھائی چارے اور خوش حالی کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔

عرس کے موقع پر بعد نماز ظہر خرقہ شریف کی محفل منعقد ہوئی، جس کی سرپرستی درگاہ صابر پاک کلیر شریف کے سجادہ نشین حضرت شاہ علی منظر اعجاز قدوسی صابری علی شاہ میاں صاحب نے فرمائی، جب کہ صدارت خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ کے سجادہ نشین شاہ عمار احمد احمدی نیر میاں نے کی۔ اس موقع پر دوسرے قل کی فاتحہ خوانی بھی ہوئی۔ تقریباً چار بجے سجادہ نشین نیر میاں نے حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ کے خرقہ شریف کی زیارت کرائی۔ یہ خرقہ شریف حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء کی جانب سے عطا کیا گیا تھا اور بزرگوں کے واسطے سے حضرت شیخ العالم سے شاہ عمار احمد احمدی نیر میاں تک پہنچا۔ اس موقع پر حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف بڑے پیر صاحب کے کلاہ مبارک اور حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ کے عصا مبارک کی بھی زیارت کرائی گئی۔ تبرکات کی زیارت کے لیے عقیدت مندوں کا جم غفیر موجود تھا اور پورے خانقاہی احاطے میں روحانی فضا قائم رہی۔ ہزاروں زائرین نے بارگاہ شیخ العالم قدس سرہ میں ملک کی سلامتی، امن و امان اور خوش حالی کے لیے دعائیں مانگیں۔ خرقہ شریف کی زیارت کے ساتھ ہی عرس کی تقریبات اختتام پذیر ہوگئیں۔ عرس میں ملک کی مختلف معروف خانقاہوں کے سجادگان، مشائخ اور علما نے شرکت کی۔ ان میں درگاہ صابر پاک کلیر شریف کے سجادہ نشین حضرت شاہ علی منظر اعجاز قدوسی صابری علی شاہ میاں صاحب، درگاہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیا دہلی کے سجادہ نشین حضرت فرید نظامی میاں، خانقاہ صفویہ صفی پور اناؤ کے سجادہ نشین حضرت افضال محمد فاروقی، خانقاہ منعمیہ پٹنہ بہار کے سجادہ نشین ڈاکٹر شمیم الدین منعمی میاں، درگاہ دادا میاں لکھنؤ کے سجادہ نشین صباحت میاں، درگاہ شاہ مینا لکھنؤ کے سجادہ نشین راشد مینائی میاں، خانقاہ قلندریہ کاکوری کے صاحب سجادہ ضیا میاں کے صاحبزادے ذوالنورین علوی میاں، رجب پور شریف امروہہ کے سجادہ نشین سلیم فریدی میاں، خواجہ اسرار اختر فریدی میاں، خانقاہ افضلیہ مین پوری کے سجادہ نشین اویس مصطفیٰ میاں، خانقاہ فیضان صابر میرٹھ کے صوفی نثار میاں، عبدالقادر صابری، درگاہ میاں موج کے سجادہ نشین ہادی میاں، خانقاہ چشتیہ صابریہ سرسا گنج فیروزآباد کے اخلاق حسین صابری میاں، خانقاہ چشتیہ صابریہ بنارس کے بابا رستم صابری، خانقاہ قطبیہ بنارس کے شاہ وامق میاں، خانقاہ امدادیہ الٰہ آباد کے مبارز میاں، خانقاہ امجدیہ سیوان سے ڈاکٹر التفات امجدی میاں، صہیب فاروقی میاں، خانقاہ تسلیہ بھیونڈی ممبئی کے صوفی بزرگ بابا سفیان اور کچھوچھہ شریف سے تعلق رکھنے والے حضرت سید مصباح اشرف میاں خصوصی طور پر شامل تھے۔ عرس میں اتراکھنڈ، چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، بہار، جھارکھنڈ، دہلی اور اتر پردیش کے مختلف اضلاع سمیت ملک کے دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں زائرین نے شرکت کی۔

احمد گڑھ پولیس کی گؤکشی کے ملزمان سے مڈبھیڑ، دو بدمعاش گولی لگنے سے زخمی

ملزمان سے غیر قانونی اسلحہ، کارتوس، موٹر سائیکل اور جانور کاٹنے کے آلات برآمد کیے

بلندشہر 27/نومبر (پریس ریلیز) ضلع میں مطلوب جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جا رہی مہم کے تحت تھانہ احمد گڑھ پولیس کی گؤکشی کے ملزمان سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ پولیس کی جوابی فائرنگ میں دو ملزمان گولی لگنے سے زخمی ہوگئے، جنہیں گرفتار کر کے علاج کے لیے سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے غیر قانونی اسلحہ، کارتوس، موٹر سائیکل اور جانور کاٹنے کے آلات برآمد کیے ہیں۔ پولیس کے مطابق 26 اور 27 نومبر کی درمیانی شب احمد گڑھ پولیس کھیلیا پل کے قریب مشتبہ گاڑیوں اور افراد کی چیکنگ کر رہی تھی۔ اسی دوران موٹر سائیکل پر سوار دو مشتبہ افراد آتے دکھائی دیے۔ پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو وہ موٹر سائیکل موڑ کر فرار ہونے لگے۔ پولیس ٹیم نے تعاقب کر کے گھیراؤ کیا تو ملزمان نے خود کو گھرا دیکھ کر پولیس پر فائرنگ کر دی۔ پولیس کی جوابی فائرنگ میں دونوں ملزمان گولی لگنے سے زخمی ہوگئے۔ گرفتار ملزمان کی شناخت دلشاد ولد منشی ساکن گاؤں ملک پور تھانہ انوپ شہر اور گلفام ولد شوکت ساکن گاؤں براری تھانہ احمد گڑھ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے دو طمنچے 315 بور، دو زندہ اور دو خالی کارتوس، جانور کاٹنے کے آلات اور بغیر نمبر کی ایک ہیرو اسپلینڈر موٹر سائیکل برآمد کی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ مذکورہ ملزمان پر 25 اور 26 نومبر کی درمیانی شب تھانہ احمد گڑھ علاقے میں گؤکشی کی واردات کو انجام دینے کا الزام ہے۔ اس سلسلے میں تھانہ احمد گڑھ میں انسداد گؤکشی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق ملزمان کے خلاف مزید قانونی کارروائی کرتے ہوئے انہیں عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

مولانا سعد کاندھلوی اور دار العلوم دیوبند کے درمیان جاری تنازع ایک مرتبہ پھر سرخیوں میں

دیوبند، 27/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) تبلیغی جماعت کے امیر مولانا سعد کاندھلوی اور دارالعلوم دیوبند کے درمیان جاری تنازع ایک مرتبہ پھر سرخیوں میں آ گیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے مولانا سعد کے بیان پر اعتراض کرتے ہوئے لوگوں سے ان کے بیانات نہیں سننے کی اپیل کی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ حال ہی میں بھوپال میں ہوئے اجتماع کے دوران مولانا سعد نے جو بیان دیا ہے اس پر لوگوں کو سخت اعتراض ہے، ان کے بیان پر سوشل میڈیا پر بھی تنقید ہو رہی ہے۔ مذکورہ معاملہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے کہا ہے کہ اجتماع کے دوران مولانا سعد نے نامناسب لفظوں کا استعمال کرتے ہوئے قلم اور تعلیم کو کمتر بتاتے ہوئے تبلیغ کے کام کو بہتر بتایا ہے۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی کے مطابق مولانا سعد نے سابقہ میں جو متنازع بیان دئے تھے انہیں پھر سے دہرایا ہے، جن پر دارالعلوم دیوبند پہلے بھی تحریری طور پر اپنا موقف واضح کر چکا ہے۔

اسوتھر میں کل ہوگا سی جے اے کا صحافتی مذاکرہ اور اعزازی تقریب

فتح پور۔ صحافیوں اور قلم کاروں کی تنظیم سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن (سی جے اے) کی جانب سے بھارتی پریس ڈے پکھواڑے کے موقع پر 29 نومبر (اتوار) کو صحافتی مذاکرہ اور اعزازی تقریب کا انعقاد کیا جائے گا۔ پروگرام اسوتر قصبے کے کلیان منڈپ میں منعقد ہوگا، جس میں ملک کے نامور صحافیوں سمیت مختلف اضلاع کے تنظیمی عہدیداران شرکت کریں گے۔ پروگرام کی تیاریوں کے سلسلے میں تنظیم کے قومی جنرل سکریٹری اور پروگرام کے منتظم شیبو خان نے عہدیداران کے ساتھ مقامِ تقریب کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر ریاستی صدر شہنشاہ عابدی، ضلع صدر تریبھون سنگھ، ضلع جنرل سکریٹری و دفتر انچارج دھیر سنگھ یادو اور اسوتر بلاک صدر رام پرتاپ دیویکر موجود رہے۔ مذکورہ عہدیداران بھی پروگرام کے انعقاد میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ منتظم شیبو خان نے بتایا کہ سی جے اے کی جانب سے ہر سال بھارتی پریس ڈے کے موقع پر صحافیوں کی حوصلہ افزائی اور خیالات کے تبادلے کے لیے پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔ اس سال بعض وجوہات کی بنا پر پروگرام کی تاریخ آگے بڑھا دی گئی ہے۔ اب بھارتی پریس ڈے پکھواڑے کے طور پر 29 نومبر کو پروگرام منعقد ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ پروگرام میں بھارتی پریس کونسل کے رکن ونود باجپئی مہمانِ خصوصی کے طور پر شرکت کریں گے، جبکہ اپرنا شکلا انتہائی ممتاز مہمان ہوں گی۔ اس کے علاوہ سینئر صحافی سنجے مشرا، گوتم سنگھ اور نیرج مہیرے سمیت کئی معروف صحافی پروگرام میں شرکت کریں گے۔ پروگرام کی صدارت سی جے اے کے قومی صدر شاشوت تیواری کریں گے، جبکہ نظامت کی ذمہ داری قومی جنرل سکریٹری شیبو خان سنبھالیں گے۔ تقریب میں دیگر اضلاع سے بھی تنظیم کے عہدیداران شرکت کریں گے۔ صحافتی مذاکرے کے دوران بدلتے ہوئے حالات میں صحافت کو درپیش چیلنجز اور ان کے حل نیز معاشرے میں میڈیا کے کردار پر تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔

پروفیسر اسلم اتر پردیش اردو اکادمی کے ایکزیکیٹو رکن نامزد

میرٹھ 27/نومبر 2026ء معروف ادیب و ناقد اور صدر شعبہ اردو چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ پروفیسر اسلم جمشید پوری کو پانچویں مرتبہ اتر پردیش اردو اکادمی کے ایکزیکیٹو رکن نامزد کیے گئے ہیں۔ ان کی فعالیت کو دیکھتے ہوئے انہیں اتر پردیش اردو اکادمی کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔ آپ کو ممبر بنایا جانا اس بات کا غماز ہے کہ آپ اپنے فرائض کو کس حسن وخوبی سے نبھاتے ہیں۔ واضح رہے کہ پروفیسر اسلم جمشید پوری کے ممبر بننے کے بعد سے مغربی اتر پردیش کے مصنفوں، ادیبوں اور ریسرچ اسکالرس کو کثیر تعداد میں انعامات و اعزازات اور وظائف ملنے لگے ہیں۔ اس مرتبہ بھی انہیں اردو اکادمی کا ممبر بنائے جانے پر ادبی حلقوں میں خوشی کی لہر ہے۔ پروفیسر اسلم جمشید پوری کی اس نامزدگی پر اردو ادیبوں اور اردو داں حضرات نے انہیں مبارک باد دی ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ پروفیسر اسلم جمشید پوری اپنی سابقہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے نہ صرف اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے کام کریں گے بلکہ مستقبل قریب میں ہمارے علاقے کے مصنفوں یا دیگر حضرات جو بھی اردو اکادمی کی اسکیموں سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں، وہ مستفیض ہوتے رہیں گے۔ اس موقع پر ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر شاداب علیم، ڈاکٹر الکا وششٹھ، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، ڈاکٹر ہاشم رضا زیدی، ڈاکٹر عفت ذکیہ، ڈاکٹر نوید خان، ڈاکٹر شبستاں آس محمد، ڈاکٹر گلناز، ڈاکٹر گلستاں، ڈاکٹر ساجد علی، آفاق خاں، مفتی راحت علی صدیقی، محمد شمشاد، سیدہ مریم الٰہی، فرحت اختر، نزہت اختر، محمد عابد علی قاسمی، محمد ندیم، سعید احمد سہارنپوری اور عمائدین شہر نے مبارک باد پیش کی۔

بلندشہر سے تبادلہ ہونے والے پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹس کے اعزاز میں الوداعی تقریب

سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ نے افسران کو نئی تعیناتی اور ان کے روشن مستقبل کی تمناکی

بلندشہر 27/نومبر (پریس ریلیز) ضلع بلندشہر سے دیگر اضلاع میں تبادلہ ہونے والے پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹس پرکھر پانڈے، شوبھت کمار، اتل کمار شاہی اور مدھوپ کمار سنگھ کے اعزاز میں جمعرات کو الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بلندشہر دنیش کمار سنگھ نے تبادلہ ہونے والے افسران کو نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل اور نئی تعیناتی پر کامیاب مدت کار کی تمنا کی۔ انہوں نے ضلع میں اپنے قیام کے دوران افسران کی جانب سے انجام دی گئی خدمات اور ان کے تعاون کی ستائش کی۔ اس دوران افسران کے ساتھ گزارے گئے یادگار لمحات اور تجربات بھی مشترک کیے گئے۔ تقریب میں ایس پی دیہات انترکش جین، ایس پی سٹی ابھیشیک پرتاپ اجے، اے ایس پی کرائم نریش کمار، اے ایس پی پریم سکھ ددیا، سی او شکارپور دیپک کمار، سی او انوپ شہر ششانک شریواستو سمیت دیگر پولیس افسران موجود رہے۔ الوداعی تقریب میں موجود پولیس افسران نے بھی تبادلہ ہونے والے افسران کے ساتھ اپنے تجربات بیان کیے اور ان کے کام کرنے کے انداز اور خوش اخلاقی کی ستائش کرتے ہوئے نئی تعیناتی کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ آخر میں بلندشہر پولیس فیملی کی جانب سے تمام تبادلہ ہونے والے افسران کے روشن مستقبل اور نئی ذمہ داریوں میں کامیابی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔ اسی ساتھ ایس ایس پی نے پولیس اسسٹنٹ ایڈیشنل ایس پی پریم سکھ ددیا کو سکندرآباد سے ہٹا کر ایس پی سٹی مقرر کیا ہے، جبکہ دوسرے ضلع سے تبادلہ ہو کر آئے وویک رنجن رائے کو سکندرآباد کا سی او مقرر کیا گیا ہے۔

ندیم اختر تیسری مرتبہ اتر پردیش اردو اکادمی کے رکن نامزد

بلندشہر (پریس ریلیز) اتر پردیش حکومت کی جانب سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما اور شہر کے محلہ شیخ سرائے ساکن ندیم اختر کو تیسری مرتبہ اتر پردیش اردو اکادمی کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔ ان کی اس نامزدگی کو ان کے تجربے، تنظیم کے تئیں لگن اور خدمات کا اعتراف قرار دیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ ندیم اختر اس سے قبل بھی دو مرتبہ اتر پردیش اردو اکادمی کے رکن کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بھارتیہ جنتا پارٹی اقلیتی مورچہ کے ریاستی جنرل سکریٹری سمیت تنظیم کے مختلف اہم عہدوں پر رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھا چکے ہیں۔ ان کی تیسری مرتبہ نامزدگی پر بی جے پی کے ضلع صدر وکاس چوہان نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ ندیم اختر کا تجربہ اور تنظیم کے تئیں ان کی لگن اردو زبان، ادب اور تہذیب کے تحفظ و فروغ میں اہم کردار ادا کرے گی۔

شراوستی: موٹر سائیکل نکالنے کے تنازع پر سابق چیئرمین پر جان لیوا حملہ، فائرنگ کا بھی الزام

شراوستی: 27 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے شراوستی میں موٹر سائیکل کو نکالنے پر تنازعہ جمعہ کو پرتشدد ہوگیا۔ الزام ہے کہ پڑوسیوں نے محمود عالم نعیمی (65) سابق چیئرمین نگر پنچایت اکونا اور سماج وادی پارٹی کے سابق ضلع صدر پر لاٹھیوں اور تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ اس حملے میں وہ شدید زخمی ہوگئے۔ اس کے اہل خانہ نے اسے فوری طور پر کمیونٹی ہیلتھ سینٹر، اکاونا پہنچایا۔ ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کے بعد ڈاکٹروں نے اس کی تشویشناک حالت کا حوالہ دیتے ہوئے اسے ڈسٹرکٹ ہسپتال بھنگہ ریفر کر دیا۔ واقعے سے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی ہے۔ سابق چیئرمین کے اہل خانہ نے حملہ آوروں پر متعدد راؤنڈ فائرنگ کا الزام بھی عائد کیا ہے۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اکونا قصبہ کا رہائشی محمود عالم نعیمی جمعہ کی صبح اپنی کھاد کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا اپنے پڑوسی اشوک کمار شکلا کے بیٹے سے موٹر سائیکل نکالنے پر جھگڑا ہوا۔ بحث کے دوران محمود عالم نے پڑوسی کے بیٹے کو ڈانٹا اور بھگا دیا۔ اسی دوپہر کے بعد اشوک کمار شکلا اپنے اہل خانہ کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ الزام ہے کہ حملہ آوروں نے سابق چیئرمین پر حملہ کیا اور انہیں لاٹھیوں سے شدید زدوکوب کیا۔ حملے کی اطلاع ملتے ہی مقامی لوگوں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر جمع ہوگئی۔ ہجوم کے جمع ہونے کے بعد ملزم فرار ہوگیا۔ تھانے میں درج کرائی گئی ایف آئی آر میں سابق چیئرمین کے بیٹے محفوظ عالم نے الزام لگایا کہ حملہ آوروں نے ان کے والد پر ڈنڈوں اور تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ ملزمان مسلح بھی تھے اور جان سے مارنے کے ارادے سے کئی راؤنڈ فائرنگ بھی کی۔

ریاستی ٹیکس افسر کو تاجروں کے ساتھ حساسیت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے

وزیر خزانہ سریش کمار کھنہ نے ریاستی ٹیکس آفیسر ایسوسی ایشن کے مشترکہ دو سالہ کنونشن میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی

لکھنؤ، 27 نومبر۔ اتر پردیش کے وزیر خزانہ و پارلیمانی امور سریش کمار کھنہ نے کہا ہے کہ ریاستی ٹیکس افسران محصول میں اضافے کے ساتھ تاجروں کا اعتماد حاصل کرنے اور عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کے نفاذ میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ کاروباری طبقے کے ساتھ تعاون اور احترام کا رویہ اختیار کریں اور کسی بھی تاجر کو غیر ضروری طور پر ہراساں نہ کیا جائے۔ وہ جمعہ کو اندرا گاندھی پرتشٹھان کے مارس ہال میں اتر پردیش اسٹیٹ ٹیکس آفیسرس سروس ایسوسی ایشن اور اتر پردیش اسٹیٹ ٹیکس آفیسرز ایسوسی ایشن کے مشترکہ دو سالہ کنونشن سے خطاب کر رہے تھے۔ پروگرام میں انہوں نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ سریش کھنہ نے ریاست کی معاشی ترقی اور محصول میں اضافے کے لیے ٹیکس افسران کی خدمات کو سراہتے ہوئے بتایا کہ مالی سال 2025-26 میں جی ایس ٹی اور وی اے ٹی سے 1,15,277 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی، جبکہ رواں مالی سال میں اکتوبر تک 62,012 کروڑ روپے کا محصول حاصل ہوا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جی ایس ٹی کی شرحوں میں کمی اور طریقۂ کار آسان ہونے کے باوجود آمدنی میں اضافہ ٹیکس نظام کی کامیابی کا ثبوت ہے۔ وزیر خزانہ نے افسران پر زور دیا کہ وہ جان بوجھ کر ٹیکس چوری کرنے والوں اور غیر ارادی طور پر ٹیکس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے درمیان فرق کریں۔ دانستہ ٹیکس چوری کے خلاف قانونی کارروائی ضروری ہے، تاہم کاروباری افراد کو بلاوجہ پریشان نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری محکمے کی شبیہ افسران کے کام کرنے کے انداز اور رویے سے بنتی ہے۔ انہوں نے سینئر افسران کو ہدایت دی کہ وہ ماتحت اہلکاروں کو جی ایس ٹی کے آسان طریقۂ کار سے واقف کرائیں اور ان کے کام کی باقاعدہ نگرانی کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ افسران اپنے فرائض ایمانداری، لگن اور خدمت کے جذبے کے ساتھ انجام دیں، کیونکہ محصول کی وصولی کے ساتھ تاجروں کا اعتماد حاصل کرنا بھی ان کی اہم ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر وزیر خزانہ نے یونین کے نمائندوں کے کیڈر کی تنظیمِ نو، نام کی تبدیلی، سالانہ اندراجات، ترقیوں اور تعیناتیوں سے متعلق مطالبات بھی سنے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ان مسائل کو وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بروقت ترقیاں ریاستی حکومت کی پالیسی ہے اور کسی بھی افسر کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونی چاہیے۔ کنونشن میں یونین کے صدر دیپک سنگھ، جنرل سکریٹری روپالی سریواستو سمیت دیگر عہدیداران اور ریاستی ٹیکس افسران موجود رہے۔

شاہجہاں پور میں کربھکو فرٹیلائزر پلانٹ کی یوریا پیداوار بڑھانے کو منظوری

توسیع سے سالانہ پیداواری صلاحیت 23.7 لاکھ میٹرک ٹن ہو جائے گی

لکھنؤ، 27 نومبر۔ اتر پردیش کے مالیات اور پارلیمانی امور کے وزیر سریش کمار کھنہ کی کوششوں کی وجہ سے حکومت ہند نے شاہجہاں پور میں کربھکو فرٹیلائزرس لمیٹڈ کی یوریا پیداواری صلاحیت میں توسیع کی منظوری دی ہے۔ فی الحال، پلانٹ کی سالانہ یوریا کی پیداواری صلاحیت 1.1 ملین میٹرک ٹن ہے، جس میں اضافی 1.27 ملین میٹرک ٹن کی اجازت دی گئی ہے۔ اس توسیع سے پلانٹ کی کل سالانہ پیداواری صلاحیت 2.37 ملین میٹرک ٹن تک بڑھ جائے گی۔ ملک میں کھاد کی ضرورت اور یوریا کی پیداوار میں خود انحصاری کو مدنظر رکھتے ہوئے، وزیر خزانہ جناب سریش کمار کھنہ نے کیمیکل اور کھاد کے مرکزی وزیر جناب جے پی نڈا سے پلانٹ کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کی منظوری دینے کی درخواست کی تھی۔ قومی سرمایہ کاری پالیسی برائے یوریا (NIPU)-2026 کے تحت موصول ہونے والی یہ منظوری کھاد کی پیداوار میں خود انحصار ہندوستان کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اس سے کسانوں کو کھادوں کی دستیابی یقینی ہوگی اور خطے میں صنعتی ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ وزیر خزانہ جناب سریش کمار کھنہ نے اس اہم منظوری کے لیے وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور کیمیکل اور کھاد کے مرکزی وزیر جے پی نڈا کا شکریہ ادا کیا ہے۔

سنت روی داس کے افکار سماجی ہم آہنگی، مساوات اور انسانیت کے لیے تحریک کا ذریعہ ہیں: کیشو پرساد موریہ

نائب وزیر اعلیٰ نے میرٹھ میں سنت شرومنی گرو رویداس مہاراج کے 650 ویں یوم پیدائش کی یاد میں منعقدہ سماجک سمرستا سنکلپ یاترا مہاسبھا سے خطاب کیا

لکھنؤ، 27 نومبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے جمعہ کو میرٹھ میں دہلی روڈ پر واقع رام لیلا میدان میں سنت شرومنی گرو رویداس مہاراج کے 650 ویں یوم پیدائش کی یاد میں منعقدہ سماجی سمرستا سنکلپ یاترا مہاسبھا سے خطاب کیا۔ سنت رویداس جی کے افکار کو سماجی ہم آہنگی، مساوات، انسانیت اور سماجی اتحاد کی بنیاد قرار دیتے ہوئے، انہوں نے اپنے نظریات کے ساتھ مل کر کام کرنے پر زور دیا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت سنت رویداس جی کے نظریات اور ان کے سماجی مساوات کے پیغام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ معاشرے کے ہر طبقے کو عزت، مساوی مواقع اور ترقی کے مرکزی دھارے میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اولیاء کرام اور عظیم انسانوں کے افکار اتحاد کی تحریک دیتے ہیں اور معاشرتی تفریق کو ختم کرتے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ میرٹھ میونسپل کارپوریشن ایک بڑی عمارت کا نام سنت شرومنی گرو رویداس جی کے نام پر رکھے گی اور ان کا ایک شاندار مجسمہ نصب کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سنت رویداس جی کے افکار اور ان کی شراکت کو برقرار رکھنے کی طرف ایک اہم اقدام ہوگا۔ خواتین کو بااختیار بنانے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن فراہم کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔ خواتین کی شرکت میں اضافہ اور انہیں فیصلہ سازی کے عمل میں مناسب نمائندگی فراہم کرنا ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ضروری ہے۔ ریاست میں امن و امان کی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ موجودہ حکومت نے جرائم اور مجرموں کے تئیں زیرو ٹالرینس کی پالیسی اپنائی ہے۔ بہنوں اور بیٹیوں کا تحفظ اور عزت حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے میرٹھ میں ابولین واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کی عزت کو پامال کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان ایک مضبوط عالمی موجودگی قائم کر رہا ہے۔ اتر پردیش ترقی، صنعتی سرمایہ کاری، روزگار اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں بھی مسلسل ترقی کر رہا ہے۔ ریاست میں ترقی اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ اس موقع پر ریاستی وزیر ڈاکٹر سومیندر تومر، ایم پی جناب ارون گوول، بی جے پی کے جنرل سکریٹری رام پرتاپ چوہان، علاقائی صدر جناب نواب سنگھ نگر، کینٹ ایم ایل اے جناب امیت اگروال، ایم ایل سی جناب دھرمیندر بھاردواج، میئر جناب ہریکانت اہلووالیہ، میٹرو پولیٹن صدر جناب وویک رستوگی، ضلع صدر جناب ہرویر سنگھ، عوامی نمائندوں کے ساتھ بڑی تعداد میں پارٹی عہدیداران اور پارٹی عہدیداران موجود تھے۔ عقیدت مند موجود تھے۔

آئین کی بنیادی روح کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے مودی حکومت: کانگریس

لکھنؤ: 27 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی اتر پردیش کے انچارج اور سابق وزیر راجندر پال گوتم اور ریاستی کانگریس صدر اور ایم ایل اے آرادھنا مشرا ''مونا'' نے مرکزی بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا۔ پریس سے خطاب کرتے ہوئے راجندر پال گوتم نے الزام لگایا کہ اقتدار میں آنے کے بعد سے مودی حکومت بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے تیار کردہ آئین کی بنیادی روح کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اپنے سیاسی عزائم کو آگے بڑھانے کے لیے مختلف ریاستوں میں جمہوری عمل کو نظر انداز کیا ہے اور اب پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلا کر آئینی ترامیم کے ذریعے اپنے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ راجندر پال گوتم نے خصوصی اجلاس، حد بندی اور انحراف کے الزامات پر حکومت پر حملہ کیا: کانگریس کے انچارج راجندر پال گوتم نے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت نے اتراکھنڈ اور اروناچل پردیش میں منتخب حکومتوں کو غیر مستحکم کیا، جب کہ سب سے بڑی پارٹی نہ ہونے کے باوجود منی پور اور گوا میں حکومتیں بنائیں۔ کرناٹک، مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر میں سیاسی پیش رفت کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے ایم ایل اے اور ایم پی پر تخریب کاری کا الزام لگایا۔ گوتم نے دعویٰ کیا کہ حکومت اپریل 2026 میں 131 ویں آئینی ترمیمی بل کے ذریعے 2011 کی مردم شماری کی بنیاد پر سیٹوں کی حد بندی کر کے لوک سبھا کی نشستوں کو 850 تک بڑھانے کا ارادہ رکھتی تھی، لیکن ایوان میں مطلوبہ اکثریت نہ ہونے کی وجہ سے اسے واپس لینا پڑا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جون 2026 میں ٹی ایم سی کے 20 ممبران پارلیمنٹ ایک غیر معروف پارٹی این سی پی آئی میں ضم ہو گئے اور این ڈی اے میں شامل ہو گئے جن کی نااہلی کی درخواستیں ابھی تک زیر التوا ہیں۔ گوتم کے مطابق 30 نومبر کو یوم دستور (26 نومبر) کو خصوصی اجلاس کا اعلان حکومت کے مشکوک ارادوں کی عکاسی کرتا ہے۔

پریس کانفرنس کے دوران ریاستی کانگریس صدر آرادھنا مشرا 'مونا' نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی خواتین کے ریزرویشن کی مخالفت کی تاریخ رہی ہے۔ 1989 میں راجیو گاندھی حکومت کے ذریعہ پیش کردہ 64 ویں آئینی ترمیمی بل کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اسے راجیہ سبھا میں بی جے پی کی مخالفت کی وجہ سے شکست ہوئی تھی، لیکن بعد میں نرسمہا راؤ حکومت نے 73 ویں اور 74 ویں ترمیم کے ذریعے اسے پنچایتوں اور میونسپل اداروں میں لاگو کیا تھا۔ انہوں نے 2010 کے خواتین ریزرویشن بل پر اس وقت کے ایم پی یوگی آدتیہ ناتھ کے بیانات کا بھی ذکر کیا۔

آرادھنا مشرا نے کہا کہ مودی حکومت نے 2023 میں ناری شکتی وندن ایکٹ متعارف کرایا، لیکن اسے مردم شماری اور حد بندی کی شرائط کا پابند کرتے ہوئے طویل عرصے تک ملتوی کر دیا۔ سونیا گاندھی اور راہول گاندھی کے مطالبات کی بازگشت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس او بی سی، ایس سی اور ایس ٹی خواتین کے لیے بغیر کسی شرط کے اور ذات پات کی مردم شماری کے ساتھ فوری طور پر 33 فیصد ریزرویشن کا مطالبہ کرتی ہے۔

ایڈوکیٹ طاہر حسین فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کے رکن نامزد

لکھنؤ: 27 نومبر۔ ایڈوکیٹ طاہر حسین فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی اتر پردیش کے رکن نامزد ہونے پر ان کے اعزا و اقربا نے مبارکباد پیش کی ہے۔ سجاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے صدر جمال مرزا نے ایڈوکیٹ طاہر حسین فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی اتر پردیش کے رکن نامزد ہونے پر مبارکباد پیش کی ہے۔ طاہر حسین کی تقرری سے اقلیتی سماج میں خوشی کی لہر ہے۔ اس موقع پر سجاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے صدر جمال مرزا نے ایڈوکیٹ طاہر حسین سے امید ظاہر کی ہے کہ وہ اقلیتوں کی فلاح کے لئے دلچسپی سے کام کریں گے۔

بی جے پی لیڈر ڈاکٹر شاداب عالم اتر پردیش اردو اکادمی کے رکن نامزد

لکھنؤ: 27 نومبر۔ اتر پردیش اردو اکادمی کے بی جے پی لیڈر ڈاکٹر شاداب عالم کے رکن نامزد ہونے پر ان کے اعزا و اقرباء نے مبارکباد پیش کی ہے۔ چودھری کیف الوریٰ کے دوسری بار چیئرمین منتخب ہونے پر اردو اکادمی کی پوری ٹیم نے مبارکباد پیش کی ہے۔ ساتھ ہی امید ظاہر کی ہے چیئرمین چودھری کیف الوریٰ کی قیادت میں اردو زبان کے فروغ کے لئے ہماری پوری ٹیم لگن اور محنت سے کام کرے گی۔ اس موقع پر ڈاکٹر شاداب عالم نے اتر پردیش اردو اکادمی کا دوسری بار رکن نامزد ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

مولانا شہاب رضوی کا اکھلیش پر حملہ، کہا سپا کے منشور سے مسلمان غائب

بریلی: 27 نومبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے منشور کے جاری ہونے کے بعد سیاسی بیان بازی چھڑ گئی ہے۔ بریلی میں مولانا شہاب الدین رضوی بریلوی نے ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کو نشانہ بناتے ہوئے منشور میں مسلم کمیونٹی کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ منشور میں جہاں تعلیم، روزگار، بجلی، سڑکوں اور ترقی سے متعلق مسائل کا ذکر ہے، وہیں مسلمانوں کے مسائل اور ترقی کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا ہے۔ مولانا نے سوال کیا کہ اگر سماج وادی پارٹی مسلم ووٹ چاہتی ہے تو منشور میں ان کے مفادات کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟ مولانا شہاب الدین رضوی بریلوی نے وزیر اعلیٰ کے طور پر اکھلیش یادو کے پانچ سالہ دور پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ آج اکھلیش یادو اپنے انتخابی منشور میں غنڈہ گردی اور غنڈہ گردی کو ختم کرنے کی بات کر رہے ہیں، لیکن جب وہ وزیر اعلیٰ تھے تو ریاست میں غنڈہ گردی کی سطح کو سب جانتے ہیں۔

اکھلیش کا یوگی پر طنز، کہا وزیر اعلیٰ کی پسندیدہ مشین بلڈوزر ہے

فرضی ووٹ بنانے کے لیے کمیشن کے ساتھ ساز باز کر رہی ہے بھاجپا

لکھنؤ: 27 نومبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی صدر اکھلیش یادو نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی پسندیدہ مشین بلڈوزر ہے، اور ان کی سوچ تباہ کن ہے۔ بلڈوزر سے عوام کو ڈرایا جا رہا ہے۔ نوئیڈا کی ترقی کے بارے میں اکھلیش نے کہا کہ شہر کو بہتر بنانے کے لیے ٹھوس انتظام کی ضرورت ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے سیاسی آلودگی میں بھی اضافہ کیا ہے۔ پارٹی میں شامل ہونے کے خواہشمندوں کے بارے میں ایس پی صدر نے کہا کہ خدمت کرنے والوں کے لیے دروازے کھلے ہیں۔ لکھنؤ میں پریس کانفرنس کے دوران ایس پی صدر اکھلیش یادو نے بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے بی جے پی کی حقیقت دیکھ لی ہے اور اب ریاست میں پی ڈی اے کی حکومت بنے گی۔ اکھلیش یادو نے بی جے پی حکومت پر بے روزگاری، مہنگائی، کسانوں کے مسائل اور معیشت جیسے مسائل سے توجہ ہٹانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو سیاسی اور مذہبی تنازعات کے بجائے روزگار، سرمایہ کاری اور عام لوگوں کے معاشی مسائل پر توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے ان پر جمہوری اداروں اور آئین کو کمزور کرنے کا بھی الزام لگایا۔ ڈالر کے مقابلے روپے کی قدر میں کمی کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے معیشت پر سوالات اٹھائے۔ اکھلیش نے دہرایا کہ سماج وادی پارٹی ایودھیا کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے اور بی جے پی حکومت کو اپنے ترقیاتی دعووں کا جواب دینا چاہیے۔ ایس پی صدر اکھلیش یادو نے ووٹر لسٹ اور خصوصی نظر ثانی کو لے کر بی جے پی اور الیکشن کمیشن سے سوال کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی جعلی ووٹ بنانے کے لیے کمیشن کے ساتھ ملی بھگت کر رہی ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ کمیشن کے مطابق 25 ملین ووٹر غائب ہیں، جب کہ وزیر اعلیٰ دعویٰ کر رہے ہیں کہ 7.12 ملین ہندو لاپتہ ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کون جھوٹ بول رہا ہے۔ اکھلیش نے دعویٰ کیا کہ فارم 6 میں 22 گنا اضافہ ہوا ہے۔ ان کے مطابق، بی جے پی جعلی ووٹ بنانے کے لیے کمیشن کے ساتھ ملی بھگت کر رہی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ 25 ملین ووٹروں کے غائب ہونے کی افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی کارکن ووٹر لسٹ کے کام میں لگے ہوئے ہیں اور پارٹی اس عمل کی نگرانی کر رہی ہے۔ اکھلیش یادو نے بلڈوزر آپریشن کے دوران ہونے والی اموات کا معاملہ بھی اٹھایا۔

سپا دفتر کے سامنے لگے انوکھے پوسٹر نے مچائی پولس محکمہ میں ہلچل

سیاست بھی گرم، سپا صدر اکھلیش یادو سے کی گئی ہے اپنے خاندان کے تحفظ اور انصاف کی اپیل

لکھنؤ: 27 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں سیاسی ہلچل کے درمیان ایک انوکھے پوسٹر نے سیاسی حلقوں اور محکمہ پولیس میں ہلچل مچا دی ہے۔ جمعہ کو گومتی نگر ایکسٹینشن کے چھوٹا بھرواره کے رہنے والے شیوم یادو نے سماج وادی پارٹی کے ریاستی دفتر کے باہر ایک پوسٹر لگا کر ایس پی صدر اکھلیش یادو سے اپنے خاندان کے تحفظ اور انصاف کی اپیل کی۔ پوسٹر میں 24 مطلوب ملزمان کے نام اور تصاویر درج ہیں، جس میں کہا گیا ہے کہ وہ 11 اکتوبر 2026 سے مفرور ہیں اور کئی ماہ گزرنے کے باوجود ان کی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔ پوسٹر میں اکھلیش یادو سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ متاثرہ اور اس کے خاندان کو مجرموں سے بچائیں اور ان کے لیے انصاف کو یقینی بنائیں۔ متاثرہ شیوم یادو کے مطابق، 11 اکتوبر کو تقریباً 50 سے 60 لوگ جعلی دستاویزات اور معاہدوں کا استعمال کرتے ہوئے اس کی آبائی زمین پر قبضہ کرنے پہنچے۔ جب اس نے احتجاج کیا اور اپنے والد ستیش یادو کو بلایا جو ایس پی بوتھ انچارج تھے، حملہ آوروں نے ان پر چاقو، اینٹوں اور پتھروں سے حملہ کر دیا۔ شیوم کے سینے میں بھی چھرا گھونپا گیا تھا۔ اس کے چچا، سونو یادو، جو اسے بچانے آئے تھے، ان کی بائیں ٹانگ پر چاقو کے وار سے زخم آیا اور وہ اب بھی لوہیا اسپتال میں زیر علاج ہے۔ شیوم نے بتایا کہ اس کے والد کا اس حملے کے چار دن بعد انتقال ہو گیا تھا، اور اسے یہ خبر میکس ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد گھر واپس آنے کے 10 دن بعد معلوم ہوئی۔ واقعے کے بعد، متاثرہ کے چچا کی شکایت پر، سنگین دفعات کے تحت بی بی ڈی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی، جس میں ایک حملہ آور اور دوسرے نامعلوم حملہ آوروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ شیوم یادو نے الزام لگایا کہ پولیس نے اب تک قتل کیس میں دوسری طرف سے صرف آٹھ لوگوں کو گرفتار کیا ہے، جب کہ 24 اہم ملزمان 11 اکتوبر سے آزاد ہیں۔ شیوم یادو نے بتایا کہ اس نے اے سی پی اور ڈی سی پی سمیت کئی سینئر پولیس افسران کو ملزمین کی گرفتاری کے لیے درخواستیں دی ہیں، لیکن ابھی تک کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی ہے۔

پریاگ راج میں سیلون کے اندر گواہ کا قتل

حجام کی کنپٹی طمنچہ لگا کر داغیں چار گولیاں

پریاگ راج: 27 نومبر (پی این ایس)

جمعرات کی شام تقریباً 6:30 بجے اللہ پور علاقے میں ایک نوجوان کو دن دیہاڑے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ تین حملہ آوروں نے 32 سالہ اروند پاسی پر اس وقت چار گولیاں چلائیں جب وہ یو کو بینک کے قریب شیرو باربر شاپ پر شیو کروا رہے تھے۔ واقعے کے دوران، حملہ آوروں میں سے ایک نے حجام کی کنپٹی کی طرف پستول اٹھا رکھی تھی تاکہ کسی کو مداخلت کرنے سے روکا جا سکے۔ اروند کو تشویشناک حالت میں اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اروند پورہ دلیل اللہ پور کے رہنے والے کشن لال کا بیٹا تھا۔ اس کی خالہ کے گھر شادی تھی، اور وہ شیو کروانے سیلون گیا ہوا تھا۔ اسے ایک بار سر میں، ایک بار پیٹھ میں اور دو بار پیٹ کے قریب گولی ماری گئی۔ پانچ بھائیوں میں چوتھے نمبر پر اروند کا ایک نو سال کا بیٹا ہے۔ اہل خانہ کے مطابق اروند ساجن مہتر قتل کیس کا مرکزی عینی شاہد تھا، جو 26 ستمبر 2025 کو اللہ پور میں ہوا تھا۔ وہ اس کیس کا بھرپور دفاع کر رہا تھا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ اسے اپنی گواہی واپس لینے اور سمجھوتہ کرنے کے لیے مسلسل دھمکیاں مل رہی تھیں۔ اس سلسلے میں مقامی پولیس اسٹیشن اور اے سی پی آفس میں کئی شکایتیں درج کرائی گئیں۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ قتل کے پیچھے گواہی کو روکنے کی سازش تھی۔ پولیس اب ساجن قتل کیس میں نامزد ملزمان کے کردار کی تفتیش کر رہی ہے۔ اس بات کا تعین کرنے کے لیے بھی تفتیش جاری ہے کہ آیا یہ سازش ملزمان نے جیل میں رچی تھی یا ضمانت پر باہر جانے والوں نے شوٹروں کو بھیجا تھا۔ عینی شاہدین اور اہل خانہ کے مطابق تین حملہ آور سیلون میں داخل ہوئے۔ ایک نے حجام کی کنپٹی کی طرف پستول اٹھا رکھی تھی، جبکہ باقی حملہ آوروں نے اروند پر گولی چلا دی۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ حملہ آور کے کئی ساتھی بھی دکان کے باہر موجود تھے۔ اس سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اروند کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جا رہی تھی۔ متوفی کا بھائی امیت بھی جارج ٹاؤن پولیس اسٹیشن میں ہسٹری شیٹر ہے۔ یہ علاقہ گینگ وار کی لپیٹ میں ہے۔ اس واقعہ کے بعد پولیس کو اہل خانہ کے غصے کا سامنا کرنا پڑا۔ ڈی سی پی سٹی ساگر جین نے بتایا کہ جائے وقوعہ اور آس پاس کے علاقوں کے سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے۔

اعظم خان کی رہائی کے بعد اکھلیش اور سنجے سنگھ سے ملاقات

لکھنؤ: 27 نومبر (پی این ایس) جیل سے رہائی کے بعد ایس پی لیڈر اعظم خان پہلی بار لکھنؤ پہنچے اور اکھلیش کے ساتھ اسٹیج شیئر کیا۔ ایس پی نے یوپی انتخابات کے لیے اپنا انتخابی منشور جاری کر دیا ہے۔ اس دوران اعظم خان نے اپنے غم کا اظہار کیا اور کئی لوگوں سے ملاقات کی۔ اس دوران اعظم کا AAP ایم پی سنجے سنگھ کے ساتھ ایک ویڈیو بھی سامنے آیا ہے۔ اعظم اور سنجے سنگھ ایک دوسرے کو گلے لگاتے اور پر جوش انداز میں ایک دوسرے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اور بات کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دونوں بہت خوش دکھائی دیے۔ اعظم اور سنجے نے خوشگوار ماحول میں طویل گفتگو کی۔ انہوں نے ایک دوسرے کی خیریت دریافت کی اور ایک دوسرے کے سیاسی مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ سنجے سنگھ نے ایس پی کے منشور کی بھی تعریف کی۔ ملاقات کے دوران دونوں اطراف کے حامیوں نے ایک دوسرے کا پرتپاک استقبال بھی کیا۔ یہ ویڈیو لکھنؤ ایئرپورٹ کا بتایا جا رہا ہے۔ سنجے سنگھ اعظم کی گرفتاری اور ای ڈی کی کارروائی کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ سنجے سنگھ نے ای ڈی کے ذریعہ اعظم خان کی گرفتاری کی سخت مخالفت کی تھی اور اسے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی کارروائی قرار دیتے ہوئے تنقید کی تھی۔ سنجے سنگھ کی طرف سے اعظم خان کی حمایت نے ان کے سیاسی تعلقات کے بارے میں وسیع بحث کو جنم دیا ہے۔ اس دوران جیل سے رہائی کے بعد ان کی اچانک ملاقات نے ویڈیو وائرل ہونے کے ساتھ ہی سرخیوں میں جگہ بنائی۔ اعظم ایس پی کا منشور جاری کرنے کے لیے لکھنؤ پہنچے تھے۔ شام کو رات کے کھانے کے بعد اعظم گھر واپس آیا۔ اکھلیش نے ایس پی کے بعد ان کی اچانک ملاقات کی لانچنگ تقریب میں اعظم خان پر خصوصی توجہ دی اور شام دیر گئے انہیں ان کی اپنی کار میں ہوائی اڈے تک لے گئے۔ اکھلیش کے اس نئے اقدام کے بعد اعظم خان کے نئے کردار کو لے کر سیاسی بحث تیز ہو گئی ہے۔

یوپی میں انتخابی سرگرمیاں تیز، چندر شیکھر اور اعظم خان کے جذباتی بیانات

لکھنؤ: 27 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے پہلے اپوزیشن لیڈر اپنی آنکھوں میں آنسو لیے اپنی کہانیاں سنا رہے ہیں۔ یہ آنسو جلسوں میں بہہ رہے ہیں۔ یہ آنسو اپوزیشن کے دونوں اتحادوں سے بہہ رہے ہیں، انڈیا بلاک اور سماجک پریورتن مورچہ، مزید برآں، اپوزیشن بہوجن سماج پارٹی گزشتہ تین دہائیوں سے اپنے آنسوؤں سے سیاست کا آٹا گوندھ رہی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آنے والے دنوں میں اتر پردیش کی سیاست میں ووٹروں کے آنسو کس کے دل کو پگھلا دیں گے؟ اتر پردیش اسمبلی کے انتخابات تقریباً ڈھائی سے تین ماہ میں ہونے کی امید ہے۔ ریاست میں عوامی جذبات کو متاثر کرنے والے سیاسی مناظر ابھرنے لگے ہیں۔ جمعرات کو سوشل چینج فرنٹ کا حصہ آزاد سماج پارٹی (اے ایس پی) کے سربراہ چندر شیکھر آزاد کو ایک ریلی میں اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ دریں اثنا، سماج وادی پارٹی کے رہنما اعظم خان، جو انڈیا بلاک کے رکن ہیں، کو پچھلے تین چار دنوں میں کم از کم دو بار آنسو بہاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ جمعرات کو لکھنؤ میں اسدالدین اویسی کی پارٹی اے آئی ایم آئی ایم اور چندر شیکھر آزاد کی پارٹی اے ایس پی کی سماجی تبدیلی مورچہ کی طرف سے ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی۔ ریلی میں، چندر شیکھر نے اس درد کو بیان کیا جو انہوں نے احتجاج کے دوران برداشت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ تہاڑ جیل میں قید کے دوران ان کے پیشاب میں کئی دنوں تک خون آتا رہا۔ وہ نہ کھا سکتے تھے نہ کھڑا ہو سکتے تھے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ وہ ایک انتہائی غریب گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ جب اس نے اپنی تعلیم مکمل کی تو اس کے والد کو کینسر کی تشخیص ہوئی۔ غربت کی وجہ سے وہ علاج کے لیے گھر گھر بھٹکتا رہا لیکن اپنے والد کو نہ بچا سکا۔ انہوں نے ریلی میں موجود ہجوم سے کہا کہ میں نے یہ سب آپ کے آنسو پونچھنے کے لیے کیا۔